موضوعاتی کلامِ اقبالؒ

موضوعات کے اعتبار سے علامہ اقبال کے اشعار کا حسین مجموعہ



ڈاکٹر ھارون الرشید تبسم

موضوعاتی کلامِ اقبالؒ

موضوعات کے اعتبار سے علامہ اقبال کے اشعار کا حسین مجموعہ

ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم

بک کارنر

جہلم، پاکستان

Mozuati Kalam-e-Iqbal
By: Dr. Haroon Rasheed Tabassum
Jhelum: Book Corner. 2017
424p.
1. Iqbaliat - Poetry
ISBN: 978-969-662-079-2

اشاعت: 23 مارچ 2017ء

موضوعاتی کلامِ اقبالؒ

تالیف: ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم
حروف خوانی: ذوالفقار احسن، محمد طارق طیب

Publisher:
Gagan Shahid & Amar Shahid
Book Corner
Printers, Publishers & Booksellers
Jhelum. Pakistan.

ناشر:
گگن شاہد، امر شاہد
بک کارنر
پرنٹرز، پبلشرز اینڈ بک سیلرز، جہلم، پاکستان

+92 (544) 614977, (544) 621953 info@bookcorner.com.pk
Find us on facebook: book corner showroom 0321-5440882

WWW.BOOKCORNER.COM.PK

مطبع: زاہد بشیر پرنٹرز، لاہور

انتساب

ہر انسان کے پاس لفظوں کا ذخیرہ ہوتا ہے

لیکن اُن کا مناسب استعمال

اُسے عقل مندی کے درجوں پر پہنچا دیتا ہے۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا اقبال بلند رکھنے

میں لفظوں کا جائز استعمال کارفرما ہے۔

ابھی تو چند لفظوں میں سمیٹا ہے تجھے میں نے

ابھی میری کتابوں میں تیری تفسیر باقی ہے

❖○○○❖

پروفیسر ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم

ولدیت : محمد ایوب مغل (۱۹۲۹ء۔ ۱۸ مارچ ۱۹۸۲ء)

تاریخ پیدائش: ۲ اکتوبر ۱۹۵۵ء

پتہ رہائش : ۳۱۹ وائی علامہ اقبال کالونی سرگودھا فون ۳۷۱۱۷۷۔۰۴۸

ای میل : drharoonsgd@gmail.com

ریٹائرمنٹ : یکم اکتوبر ۲۰۱۵ء (گریڈ ۲۰)

سابق صدر شعبہ اردو ۔ گورنمنٹ انبالہ مسلم کالج سرگودھا

تعلیم : ایم فل (اقبالیات: ۱۹۹۳ء)

پی ایچ ڈی (اردو: ۲۰۰۲ء)

کتب : ادبی: ۴۷ ۔ نصابی: ۲۷

ذمہ داریاں : صدر: بزم علم و فن سرگودھا ۔ صدر: نظریہ پاکستان اکادمی سرگودھا

صدر: پاکستان ادب اکادمی سرگودھا ۔ چیئرمین: پاکستان لٹریری کونسل

جنرل سیکرٹری: سرگودھا رائٹرز اکیڈمی ۔ ڈپٹی چیف وارڈن: سول ڈیفنس سرگودھا

کمپیئر: ریڈیو پاکستان سرگودھا

خواب : شہادت

اشاعت : ۱۵ فروری ۲۰۱۷ء

کلام اقبال کی موضوعاتی ترتیب

کلام اقبال کا موضوعاتی آئینہ

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا جہانِ فکر کسی ایک مرکز پر مقید نہیں ہے۔ متحرک، ہمہ گیر، مضطرب اور لفظوں کے شہنشاہ اقبال کا ہر دور میں اقبال بلند رہا ہے۔ ان کے چہرے کی لالی ان کے لفظوں میں اتر آئی۔ کشمیری جاہ و جلال اور رعب و دبدبہ ان کے لفظوں کے لیے گھن گرج ثابت ہوا۔ خارجی کیفیت سے بالاتر اقبال کے ہاں جہانِ فکر کا آبِ رواں اُردو ادب کو لازوال دولت دے گیا۔ علم و حکمت کے چشمے ہمیشہ جاری و ساری رہے۔ ان کے ذہن سے اٹھنے والی رنگوں کی قوسِ قزاح بے باکی سے ادبی افق پر جلوہ نما رہی۔ دانا راز میں لفظوں کے وہ راز اگل دیئے کہ ان کا ہر شعر عقیدت، مروت، خلوص کا مظہر ثابت ہوا۔

حقیقت شناس اقبال کے کلام میں سوز و گداز، عمیق فکر، ولولہ تازہ اور جوشِ بیاں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے کلام میں مقصدیت اک رُوح کی حیثیت رکھتی ہے۔ ان کی پوری زندگی اور ان کا کلام شکستہ دلوں کو حوصلہ دے کر جچ اکبر کا باعث بنا رہا۔ وہ خارق شجاعت کی صورت زندگی گزارتے رہے۔ ان کا کلام خونِ جگر کا مظہر ہے۔ انھوں نے نفسانی خواہشات سے بالاتر ہو کر ایماں کی حرارت سے قلوب و اذہان کو منور کیا۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا خزینہ نظم و نثر بحرِ بے کراں ہے۔ انھوں نے اپنے والد گرامی شیخ نور محمد کی تلقین مدِ نظر رکھتے ہوئے قرآن پاک پڑھا، سوچا اور اس روح پرور صحیفہ آسمانی نے ان کی ذات پر لاتعداد علوم کی بارش کر دی۔ قرآن پاک ان کی شاعری کا منبع بن گیا۔ فکر کی بلندیاں اسی کتاب سے حاصل ہوئیں۔

حیاتِ انسانی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جو اقبال کے موضوعِ فکر میں شامل نہ ہو۔ زندگی

کا دستور، زندگی کا منشور، زندگی کا نور، زندگی کا سرور اور زندگی کا عرفان قرآن مجید سے کشید کر کے اقبال نے تعمیر انسانیت کا راستہ ہموار کیا۔ سراغ زندگی، من کی دنیا، تن کی دنیا، سوز و مستی، جذب و شوق، آئین جواں، حق گوئی، بے باکی، آہ سحر، نور بصیرت، سوز جگر، کلیم سر بکف، حقیقت آشنائی، ذوق نظر، اہل نظر، چشم دل، چشمہ آفتاب، مرغ چمن، لالہ دل سوز، سر خاک شہید ایسے حسن معنی سے لبریز لفظوں اور تراکیب سے ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے موضوعاتی جہاں آباد کیا۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کا موضوعاتی جہاں ''بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدور پیدا'' کے مصداق خدا، خودی اور کائنات کے گرد گھومتا ہے۔ شاعر تمیز الرحمٰن، تجربات کا آئینہ دار اور حسن تخیل کا خزینہ دار ہوتا ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے شاعر کو دیدہ بینا کا درجہ دے کر قوم کے لیے چشم وا قرار دیا ہے۔ یہ اقبال ہی کا فن ہے کہ جس کا زاویہ نظر فن اور فنکار کے گرد گھومتا ہے اور حقیقتوں کے تاج محل تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ تاج محل ''خودی'' کی بنیادوں پر تعمیر ہوتا ہے۔

جتلائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

اقبال نے لفظوں کی آبرو اور حرمت کا خیال رکھا ہے۔ ان کے نت نئے موضوعات، علوم سرود رفتہ ہیں۔ انھوں نے راز گلشن کے ہر کونے کو نوید سحر عطا کی ہے۔

فغان نیم شب شاعر کی بار گوش ہوتی ہے
نہ ہو جب چشم محفل آشنائے لطف بے خوابی
کسی کا شعلہ فریاد ہو، ظلمت ربا کیوں کر
گراں ہے شب پرستوں پر سحر کی آسماں تابی
صدا تربت سے آئی شکوہ اہل جہاں کم گو
نوارا تلخ تری زن چو ذوق نغمہ کم یابی

دنیا بھر میں شاعری کے جتنے رویے مروج رہے، اقبال ان سب کا محور و مرکز ہے۔

اقبال کی شاعری انسان کے حسن، توانائیوں، پہنائیوں اور جولانیوں کے گرد گھومتی ہے۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے عہد میں بھی فن برائے فن اور فن برائے زندگی کی مباحث جاری رہیں۔ ڈاکٹر علامہ محمد اقبال فن کی مقصدیت کے علمبردار ہیں۔ انھوں نے دبستان زیست کو اخلاقیات کا درس دیا۔ زندگی اور ادب کا مرکزی نکتہ تعمیر انسانیت اور تعمیر خودی ہے۔ اقبال نے اپنی تخلیق کے کسی بھی شہ پارے کو فن کے جمالیاتی پہلو سے گرنے نہ دیا۔ اقبال کے ہاں معاشرتی تنقید مثبت رویوں کی آئینہ دار ہے۔ زندگی کی حرارت، زندگی کی مہارت، زندگی کی عبارت اور زندگی کی مدارت، فنی تقاضوں سے مزین کر کے نردبان حیات تیار کیا۔ اقبال کے لاتعداد موضوعات سوچ کی پگڈنڈی سے گزرتے ہوئے انسان اور انسانیت کی معراج تک پہنچتے ہیں۔ انھوں نے انسانی جذبوں اور اسلامی جذبوں کی پاسداری کرتے ہوئے ماضی، حال اور مستقبل میں تعلق پیدا کیا۔ ان کی شخصیت اور ان کا فن ہم قدم رہے۔ اقبال فرماتے ہیں:

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈھ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے
بسمل نہیں ہے تو، تو تڑپنا بھی چھوڑ دے

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے جزیات اور کل دونوں کا ملاپ رکھا۔ کائنات کے جتنے رنگ، کائنات کا جتنا حسن، کائنات کی جتنی رعنائی، کائنات کی جتنی وسعتیں اور انسان کی ذات کے جتنے پرت ہیں اقبال کی شاعری کے موضوعات بھی ان سے کم نہیں ہیں۔ ''شعاع امید'' کے مطالعہ سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اقبال کا کلام اک روشنی ہے، ایسی روشنی جو اپنا راستہ خود ہموار کرتی ہے۔ اقبال کے موضوعات، ظلمت کدہ حیات کو کرنوں سے منور کرتے ہیں۔ اقبال کی قندیل شعر ہمیشہ سے منور ہے۔

مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر

اقبال کے فلسفہ حیات اور نظام حیات میں توازن پایا جاتا ہے۔ وہ کہیں مذہب کی بات کرتے ہیں تو کہیں اپنی ملت پر قیاس کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ انھیں مخلوق خدا کی وحدت کا احساس رہتا ہے۔ تقسیم، تباہی کا راستہ ہے۔ اتحاد، امن وسلامتی کی راہ ہے۔ اقبال کا طائر خیال انسانوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی دعوت دیتا ہے۔

اس دور میں اقوام کی صحبت بھی ہوئی عام
پوشیدہ نگاہوں سے رہی وحدت آدم
تفریق ملل حکمت افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملت آدم
مکہ نے دیا خاک جنیوا کو یہ پیغام
جمعیت اقوام یا جمعیت آدم
اقوام میں مخلوق خدا بٹتی ہے اس سے
قومیت اسلام کی جڑ کٹتی ہے اس سے
حکمت مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی
ٹکڑے ٹکڑے جس طرح سونے کو کر دیتا ہے گاز
بستہ رنگ خصوصیت نہ ہو میری زباں
نوع انساں قوم ہو میری وطن میرا جہاں

''موضوعاتی کلام اقبال'' آپ کے ہاتھ میں ہے۔ بحر اقبالیات سے چند موضوعات کا انتخاب کیا ہے۔ یہ موضوعات محققین کے لیے ذخیرۂ معلومات ثابت ہوں گے۔ اقبال کا لفظیاتی اور موضوعاتی جہان بحر بے کراں کی مانند ہے۔ فکر اقبال کے مختلف موضوعات پر کام کرنے والوں کے لیے اس کتاب میں متعدد اشعار کا انتخاب کیا گیا ہے۔ صحت لفظی اور حوالہ جات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ نقابت، خطابت، سیاست، صحافت اور نظامت سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ان

کے مطلوبہ موضوعات کے لیے اس کتاب میں اقبالیاتی نگینے موجود ہیں۔ کتاب کو ضخامت سے بچاتے ہوئے اہم ترین موضوعات کا انتخاب کیا گیا ہے۔ امید ہے اقبالیاتی محققین اس سے استفادہ کریں گے۔

آیۂ کائنات کا معنی دیر یاب تو
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو

جلوتیان مدرسہ کور نگاہ و مردہ ذوق
خلوتیان مے کدہ کم طلب و تہی کدو

میں کہ مری غزل میں ہے آتش رفتہ کا سراغ
میری تمام سرگذشت کھوئے ہوؤں کی جستجو

باد صبا کی موج سے نشوونمائے آرزو
خون دل و جگر سے میری نوا کی پرورش

خون دل و جگر سے ہے میری نوا کی پرورش
ہے رگ ساز میں رواں صاحب ساز کا لہو

ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم
319-Y علامہ اقبال کالونی سرگودھا
048-3711717
drharoonsgd@gmail.com

آب

آب میں مثلِ ہوا جاتا ہے توسن میرا
خارِ ماہی سے نہ اٹکا کبھی دامن میرا

بانگِ درا،ص:۹۳

سرِ کنارۂ آبِ رواں کھڑا ہوں میں
خبر نہیں مجھے لیکن کہاں کھڑا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۹۴

مغاں کہ دانۂ انگور آب می سازند
ستارہ می شکنند آفتاب می سازند

بانگِ درا،ص:۲۲۳

جنتِ نظارہ ہے نقشِ ہوا بالائے آب
موجِ مضطر توڑ کر تعمیر کرتی ہے حباب

بانگِ درا،ص:۲۳۱

شب سکوت افزا، ہوا آسودہ، دریا نرم سیر
تھی نظر حیراں کہ یہ دریا ہے یا تصویرِ آب!

بانگِ درا،ص:۲۵۵

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بیکراں ہے زندگی

بانگِ درا، ص:۲۵۹

ہو گیا مانندِ آب ارزاں مسلماں کا لہو
مضطرب ہے تو کہ تیرا دل نہیں دانائے راز

بانگِ درا، ص:۲۶۴

جہانِ آب و گِل سے عالمِ جاوید کی خاطر
نبوت ساتھ جس کو لے گئی، وہ ارمغاں تو ہے!

بانگِ درا، ص:۲۶۹

خودی کے نگہباں کو ہے زہرِ ناب
وہ ناں جس سے جاتی رہے اس کی آب

بالِ جبریل، ص:۴۲۰

اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تند و تیز!
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۵

تیرے خم و پیچ میں میری بہشتِ بریں
خاک تری عنبریں! آب ترا تابناک!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۶

☆-☆-☆

آبجُو

یہ استغنا ہے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثلِ حبابِ آبجو رہنا

بانگِ درا،ص:۷۵

تو ہے محیطِ بیکراں، میں ہوں ذرا سی آبجو
یا مجھے ہمکنار کر یا مجھے بیکنار کر!

بالِ جبریل،ص:۲۹۹

خودی وہ بحر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں
تو آبجو اسے سمجھا اگر تو چارہ نہیں!

بالِ جبریل،ص:۳۳۶

صحبتِ اہلِ صفا، نور و حضور و سُرور
سرخوش و پُرسوز ہے لالہ لبِ آبجو!

بالِ جبریل،ص:۳۸۳

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آبجو سے کیے بحرِ بیکراں پیدا!

ضربِ کلیم،ص:۵۶۳

یہ آبجو کی روانی، یہ ہمکناریِ خاک
مری نگاہ میں ناخوب ہے یہ نظارہ

ضربِ کلیم،ص:۵۸۸

☆-☆-☆

آب و گل

اپنی جولاں گاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں
آب و گِل کے کھیل کو اپنا جہاں سمجھا تھا میں

بالِ جبریل، ص:۳۱۰

کمالِ ترک نہیں آب و گِل سے مہجوری
کمالِ ترک ہے تسخیرِ خاکی و نوری!

بالِ جبریل، ص:۳۳۳

گراں گرچہ ہے صحبتِ آب و گِل
خوش آئی اسے محنتِ آب و گِل

بالِ جبریل، ص:۴۱۷

کس طرح قابو میں آئے آب و گِل؟
کس طرح بیدار ہو سینے میں دل؟

بالِ جبریل، ص:۴۳۱

ہے فلسفہ میرے آب و گِل میں
پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں

ضربِ کلیم، ص:۴۸۰

دل و نظر بھی اسی آب و گِل کے ہیں اعجاز؟
نہیں، تو حضرتِ انساں کی انتہا کیا ہے؟

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۷

☆-☆-☆

آباء

مگر وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا

بانگِ درا، ص:۱۸۰

تھے تو آبا وہ تمہارے ہی، مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پہ ہاتھ دھرے منتظرِ فردا ہو!

بانگِ درا، ص:۲۰۱

تیرے آبا کی نگہ بجلی تھی جس کے واسطے
ہے وہی باطل ترے کاشانۂ دل میں مکیں

بانگِ درا، ص:۳۲۱

دہ خدایا! یہ زمیں تیری نہیں، تیری نہیں!
تیرے آبا کی نہیں تیری نہیں، میری نہیں!

بالِ جبریل، ص:۳۱۱

میں اصل کا خاص سومناتی
آبا مرے لاتی و مناتی

ضربِ کلیم، ص:۳۸۰

☆-☆-☆

آبرو

آہ! اے مسلی! سمندر کی ہے تجھ سے آبرو
رہنما کی طرح اس پانی کے صحرا میں ہے تو

بانگِ درا، ص:۱۳۳

جو موج دریا لگی یہ کہنے سفر سے قائم ہے شان میری
گہر یہ بولا صدف نشینی ہے مجھ کو سامان آبرو کا!

بانگِ درا، ص:۱۳۶

جو گھر سے اقبالؔ دور ہوں میں، تو ہوں نہ محزوں عزیز میرے
مثالِ گوہر وطن کی فرقت کمال ہے میری آبرو کا!

بانگِ درا، ص:۱۳۸

یہ رسمِ بزمِ فنا ہے اے دل! گناہ ہے جنبشِ نظر بھی
رہے گی کیا آبرو ہماری جو تو یہاں بے قرار ہو گا

بانگِ درا، ص:۱۴۱

اے چاند! حسن تیرا فطرت کی آبرو ہے
طوفِ حریمِ خاکی تیری قدیم خو ہے

بانگِ درا، ص:۱۷۱

تری زندگی اسی سے، تری آبرو اسی سے
جو رہی خودی تو شاہی، نہ رہی تو رو سیاہی!

بالِ جبریل، ص:۳۳۷

گرمیِ آرزو فراق! شورشِ ہائے وہُو فراق!
موج کی جستجو فراق! قطرہ کی آبرو فراق!

بالِ جبریل، ص:۴۰۶

کھو دیئے انکار سے تو نے مقاماتِ بلند
چشمِ یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو!

بالِ جبریل، ص:۴۳۶

میرے ماموں کو نہیں پہچانتے شاید حضور
وہ صبا رفتار! شاہی اصطبل کی آبرو!

بالِ جبریل، ص:۴۶۱

عشق اب پیرویِ عقلِ خداداد کرے
آبرو کوچۂ جاناں میں نہ برباد کرے

ضربِ کلیم، ص:۵۶۵

☆-☆-☆

آتش

مگر ایک ہستی ہے دنیا میں ایسی
وہ آتش ہے، میں سامنے اس کے پارا

بانگِ درا، ص:۵۸

عجاب اکسیر ہے آوارۂ کوئے محبت کو
میری آتش کو بھڑکاتی ہے تیری دیر پیوندی

بالِ جبریل، ص:۳۰۶

غضب ہے عینِ کرم میں بخیل ہے فطرت
کہ لعلِ ناب میں آتش تو ہے شرارہ نہیں!

بالِ جبریل، ص:۳۳۶

وہ آتش آج بھی تیرا نشیمن پھونک سکتی ہے
طلب صادق نہ ہو تیری تو پھر کیا شکوۂ ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۵۰

کیا عجب! مری نواہائے سحر گاہی سے
زندہ ہو جائے وہ آتش کہ تری خاک میں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۵۷

سرشکِ دیدۂ نادر بہ داغِ لالہ فشاں!
چناں کہ آتشِ اُو را دگر فرونہ نشاں!

بالِ جبریل، ص:۴۳۵

کہتا تھا عزازیل خداوندِ جہاں سے
پرکالۂ آتش ہوئی آدم کی کفِ خاک!

بالِ جبریل، ص:۴۵۴

زمانہ اب بھی نہیں جس کے سوز سے فارغ
میں جانتا ہوں وہ آتش ترے وجود میں ہے!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۱

آدم

اپنے حسنِ عالم آرا سے جو تو محرم نہیں
ہمسرِ یک ذرۂ خاکِ درِ آدم نہیں!

بانگِ درا، ص:۴۹

نرا نظارہ ہی اے بوالہوس! مقصد نہیں اس کا
بنایا ہے کسی نے کچھ سمجھ کر چشمِ آدم کو

بانگِ درا، ص:۷۳

شجر ہے فرقہ آرائی، تعصب ہے ثمر اس کا
یہ وہ پھل ہے کہ جنت سے نکلواتا ہے آدم کو

بانگِ درا، ص:۷۴

لکھا تھا عرش کے پائے پہ اِک اکسیر کا نسخہ
چھپاتے تھے فرشتے جس کو چشمِ روحِ آدم علیہ السلام سے

بانگِ درا، ص:۱۱۱

میری ہستی پیرہن عریانیٔ عالم کی ہے
میرے مٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے

بانگِ درا، ص:۱۹۶

اسی طلسمِ کہن میں اسیر ہے آدم
بغل میں اس کی ہیں اب تک بتانِ عہدِ عتیق

بالِ جبریل، ص:۳۲۷

دلِ بیدار فاروقی، دلِ بیدار کرّاری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

بال جبریل، ص:۳۲۹

طلسمِ بود و عدم جس کا نام ہے آدم
خدا کا راز ہے قادر نہیں ہے جس پہ سخن

ضرب کلیم، ص:۵۱۹

تفریقِ ملل حکمتِ افرنگ کا مقصود
اسلام کا مقصود فقط ملّتِ آدم!

ضرب کلیم، ص:۵۲۰

مکّے نے دیا خاکِ جنیوا کو یہ پیغام
جمعیتِ اقوام کہ جمعیتِ آدم؟

ضرب کلیم، ص:۵۲۰

☆-☆-☆

آرزو

اس چمن میں مَیں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو

بانگِ درا، ص:۴۴

مرتا ہوں خامشی پر، یہ آرزو ہے میری
دامن میں کوہ کے اک چھوٹا سا جھونپڑا ہو

بانگِ درا، ص:۴۷

زیر و بالا ایک ہیں تیری نگاہوں کے لیے
آرزو ہے کچھ اسی چشمِ تماشا کی مجھے

بانگِ درا، ص:۳۹

آرزو نورِ حقیقت کی ہمارے دل میں ہے
لیلیٰ ذوقِ طلب کا گھر اسی محمل میں ہے

بانگِ درا، ص:۳۹

چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے

بانگِ درا، ص:۶۳

تیرا آئینہ تھا آزادِ غبارِ آرزو
آنکھ کھلتے ہی چمک اٹھا شرارِ آرزو

بانگِ درا، ص:۶۶

دوا ہر دکھ کی ہے مجروح تیغ آرزو رہنا
علاج زخم ہے آزاد احسانِ رفو رہنا

بانگِ درا،ص:۷۴

محل میری آرزوؤں کا ہرا ہونے کو تھا
آہ! کیا جانے کوئی میں کیا سے کیا ہونے کو تھا!

بانگِ درا،ص:۷۷

تھی زبانِ داغ پہ جو آرزو ہر دل میں ہے
لیلیٰ معنی وہاں بے پردہ، یاں محمل میں ہے

بانگِ درا،ص:۸۹

آرزو کو خون رلواتی ہے بیدادِ اجل
مارتا ہے تیر تاریکی میں صیادِ اجل

بانگِ درا،ص:۹۰

☆-☆-☆

آزاد

آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی، تو چھوڑ کر دعا لے!

بانگِ درا، ص:۳۸

اس جہاں میں اک معیشت اور سو افتاد ہے
روح کیا اس دیس میں اس فکر سے آزاد ہے؟

بانگِ درا، ص:۳۹

آزاد فکر سے ہوں، عزلت میں دن گزاروں
دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہے

بانگِ درا، ص:۴۷

آنکھ میری اور کے غم میں سرشک آباد ہو
امتیازِ ملت و آئیں سے دل آزاد ہو!

بانگِ درا، ص:۴۹

مردہ عالم زندہ جس کی شورشِ قُم سے ہوا
آدمی آزاد زنجیرِ توہم سے ہوا

بانگِ درا، ص:۱۳۳

ان کی تہذیب نے ہر بند سے آزاد کیا
لا کے کعبے سے صنم خانے میں آباد کیا

بانگِ درا، ص:۲۰۳

گلۂ جور نہ ہو شکوۂ بیداد نہ ہو
عشق آزاد ہے، کیوں حسن بھی آزاد نہ ہو

بانگِ درا، ص:۳۰۵

اثر کرے نہ کرے سن تو لے مری فریاد
نہیں ہے داد کا طالب یہ بندۂ آزاد!

بالِ جبریل، ص:۳۰۰

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا، نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی، وہاں جینے کی پابندی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۶

وجود انھیں کا طوافِ بتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر تمام زناری!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۵

☆-☆-☆

آسماں

اے ہمالہ! اے فصیلِ کشورِ ہندوستاں!
چومتا ہے تیری پیشانی کو جھک کر آسماں

بانگِ درا، ص: ۲۱

تھے دیارِ نو زمین و آسماں میرے لیے
وسعتِ آغوشِ مادر، اک جہاں میرے لیے

بانگِ درا، ص: ۲۵

کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گفتار پر
ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر

بانگِ درا، ص: ۳۸

بجلی چمک کے ان کو کٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو

بانگِ درا، ص: ۴۷

صفحۂ ایام سے داغِ مدادِ شب مٹا!
آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا!

بانگِ درا، ص: ۴۸

اگر کج رو ہیں انجم، آسماں تیرا ہے یا میرا؟
مجھے فکرِ جہاں کیوں ہو، جہاں تیرا ہے یا میرا؟

بالِ جبریل، ص: ۲۹۸

اپنی جولاں گاہ زیرِ آسماں سمجھا تھا میں
آب و گِل کے کھیل کو اپنا جہاں سمجھا تھا میں

بالِ جبریل، ص: ۳۱۰

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے

بالِ جبریل، ص: ۳۳۱

فضا تری مہ و پرویں سے ہے ذرا آگے
قدم اٹھا یہ مقام آسماں سے دور نہیں

بالِ جبریل، ص: ۳۳۲

یہ پورب، یہ پچھم، چکوروں کی دنیا
مرا نیلگوں آسماں بیکرانہ!

بالِ جبریل، ص: ۴۵۷

☆-☆-☆

آشیانہ

وہ پیاری پیاری صورت، وہ کامنی سی مورت
آباد جس کے دم سے تھا میرا آشیانا

بانگِ درا، ص:۳۷

وہ دن گئے کہ قید سے میں آشنا نہ تھا
زیبِ درختِ طور میرا آشیانہ تھا

بانگِ درا، ص:۵۵

جگایا بلبلِ رنگیں نوا کو آشیانے میں
کنارے کھیت کے شانہ ہلایا اس نے دہقاں کا

بانگِ درا، ص:۵۶

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

بانگِ درا، ص:۷۰

بیابانِ محبت دشتِ غربت بھی، وطن بھی ہے
یہ ویرانہ قفس بھی، آشیانہ بھی، چمن بھی ہے

بانگِ درا، ص:۷۵

مری اسیری پہ شاخِ گل نے یہ کہہ کے صیاد کو رُلایا
کہ ایسے پُر سوز نغمہ خواں کا گراں نہ تھا مجھ پہ آشیانہ

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۷

شاخِ گل پہ چہک و لیکن
کر اپنی خودی میں آشیانہ!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۹

خودی کی موت سے ہندی شکستہ بالوں پہ
قفس ہوا ہے حلال اور آشیانہ حرام!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۲

پرندوں کی دنیا کا درویش ہوں میں
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ!

بالِ جبریل، ص:۴۵۷

وہ فکرِ گستاخ جس نے عریاں کیا ہے فطرت کی طاقتوں کو
اسی کی بیتاب بجلیوں سے خطر میں ہے اُس کا آشیانہ!

بالِ جبریل، ص:۴۲۲

☆-☆-☆

آغوش

یہ مری آغوش میں بیٹھے ہوئے جنبش ہے کیا
روشنی سے کیا بغل گیری ہے تیرا مدعا؟

بانگِ درا، ص:۹۳

زندگانی ہے مری مثلِ ربابِ خاموش
جس کی ہر رنگ کے نغموں سے ہے لبریز آغوش

بانگِ درا، ص:۱۲۳

فطرت بے ہوش ہو گئی ہے
آغوش میں شب کے سو گئی ہے

بانگِ درا، ص:۱۲۸

چاندنی پھیکی ہے اس نظارۂ خاموش میں
صبحِ صادق سو رہی ہے رات کی آغوش میں

بانگِ درا، ص:۱۳۹

ہیں ابھی صدہا گہر اس ابر کی آغوش میں
برق ابھی باقی ہے اس کے سینۂ خاموش میں

بانگِ درا، ص:۱۵۳

کیا یہی ہے معاشرت کا کمال؟
مرد بیکار و زن تہی آغوش!

ضربِ کلیم، ص:۵۵۵

آغوش میں اس کی وہ تجلی ہے کہ جس میں
کھو جائیں گے افلاک کے سب ثابت و سیار!

بالِ جبریل، ص:۴۳۷

یا وسعتِ افلاک میں تکبیرِ مسلسل
یا خاک کے آغوش میں تسبیح و مناجات!

بالِ جبریل، ص:۳۷۱

میں نے پایا ہے اسے اشکِ سحر گاہی میں!
جس دُرِ ناب سے خالی ہے صدف کی آغوش!

بالِ جبریل، ص:۳۶۷

خفتہ ہنگامے ہیں میری ہستی خاموش میں
پرورش پائی ہے میں نے صبح کی آغوش میں

بانگِ درا، ص:۲۳۷

☆-☆-☆

آفتاب

اے آفتاب! روح و روانِ جہاں ہے تو
شیرازہ بندِ دفترِ کون و مکاں ہے تو

بانگِ درا،ص:۴۳

طشتِ گردوں میں ٹپکتا ہے شفق کا خونِ ناب
نشترِ قدرت نے کیا کھولی ہے فصدِ آفتاب؟

بانگِ درا،ص:۵۳

ہوئی ہے زندہ دمِ آفتاب سے ہر شے
اماں مجھی کو تہِ دامنِ سحر نہ ملی

بانگِ درا،ص:۱۱۵

فرقتِ آفتاب میں کھاتی ہے پیچ و تابِ صبح
چشمِ شفق ہے خوں فشاں اخترِ شام کے لیے

بانگِ درا،ص:۱۲۳

قبر کی ظلمت میں ہے ان آفتابوں کی چمک
جن کے دروازوں پہ رہتا تھا جبیں گستر فلک

بانگِ درا،ص:۱۵۰

زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انھیں کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری!

ضربِ کلیم،ص:۵۰۵

ہوا حریف مہ و آفتاب تو جس سے
رہی نہ تیرے ستاروں میں وہ درخشانی

ضربِ کلیم، ص:۴۹۴

فیض یہ کس کی نظر کا ہے؟ کرامت کس کی ہے؟
وہ کہ ہے جس کی نگہ مثلِ شعاعِ آفتاب!

بالِ جبریل، ص:۴۴۳

یہ آفتاب کیا، یہ سپہرِ بریں ہے کیا؟
سمجھا نہیں تسلسلِ شام و سحر کو مَیں

بالِ جبریل، ص:۴۴۰

کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ سازگار؟
خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نورِ آفتاب؟

بالِ جبریل، ص:۴۱۱

☆-☆-☆

آگ

کیا جہنم معصیت سوزی کی اک ترکیب ہے؟
آگ کے شعلوں میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟

بانگِ درا، ص:۴۰

اب کہاں وہ بانکپن! وہ شوخیِ طرزِ بیاں!
آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں

بانگِ درا، ص:۸۹

مجھے پھونکا ہے سوزِ قطرۂ اشکِ محبت نے
غضب کی آگ تھی پانی کے چھوٹے سے شرارے میں

بانگِ درا، ص:۱۳۸

آگ تکبیر کی سینوں میں دبی رکھتے ہیں!
زندگی مثلِ بلالِ حبشی ﷜ رکھتے ہیں!

بانگِ درا، ص:۱۶۸

نغمے بیتاب ہیں تاروں سے نکلنے کے لیے
طور مضطر ہے اسی آگ میں جلنے کے لیے!

بانگِ درا، ص:۱۶۹

آگ اس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقیں!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۸

اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

ضرب کلیم، ص:۶۰۹

بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس!

ضرب کلیم، ص:۶۰۵

مجھے سزا کے لیے بھی نہیں قبول وہ آگ
کہ جس کا شعلہ نہ ہو تند و سرکش و بیباک!

ضرب کلیم، ص:۵۸۶

کھلتے جاتے ہیں اسی آگ سے اسرار حیات
گرم اسی آگ سے ہے معرکۂ بود و نبود!

ضرب کلیم، ص:۵۵۹

☆-☆-☆

آنکھ

روشن تو وہ ہوتی ہے، جہاں بیں نہیں ہوتی
جس آنکھ کے پردوں میں نہیں ہے نگہِ پاک!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۰

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق
میں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہو

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۳

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا
شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

ضربِ کلیم، ص:۶۳۳

ہوا ہے بندۂ مومن فسونیِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نمناک!

ضربِ کلیم، ص:۶۰۱

ملے گا منزلِ مقصود کا اسی کو سراغ
اندھیری شب میں ہے چیتے کی آنکھ جس کا چراغ!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۷

دید تیری آنکھ کو اس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

بانگِ درا،ص:۳۶

ہوں زمیں پر، گذر فلک پہ مرا
دیکھ تو کس قدر رسا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۴۱

یہ حکم تھا کہ گلشن کُن کی بہار دیکھ
ایک آنکھ لے کے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ

بانگِ درا،ص:۴۵

جتائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

بانگِ درا،ص:۶۱

☆-☆-☆

آواز

چھیڑتی جا اس عراقِ دلنشیں کے ساز کو
اے مسافر! دل سمجھتا ہے تری آواز کو

بانگِ درا، ص:۴۳

شام کو آواز چشموں کی سلاتی ہے مجھے
صبح فرشِ سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے

بانگِ درا، ص:۶۴

ہم وطن شمشاد کا، قمری کا میں ہمراز ہوں
اس چمن کی خامشی میں گوش برآواز ہوں

بانگِ درا، ص:۶۵

چمک بخشی مجھے، آواز تجھ کو
دیا ہے سوز مجھ کو، ساز تجھ کو

بانگِ درا، ص:۹۴

اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز

بانگِ درا، ص:۱۳۱

اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
سجدہ کرتی ہے سحر جس کو وہ ہے آج کی رات

بانگِ درا، ص:۲۳۹

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ!

بالِ جبریل، ص:۳۶۸

کیا خبر اس کو کہ ہے یہ راز کیا!
دوست کیا ہے، دوست کی آواز کیا!

بالِ جبریل، ص:۴۲۶

صفِ جنگاہ میں مردانِ خدا کی تکبیر
جوشِ کردار سے بنتی ہے خدا کی آواز!

بالِ جبریل، ص:۴۴۲

آئی آواز غم انگیز ہے افسانہ ترا
اشکِ بیتاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا

بانگِ درا، ص:۲۰۰

☆-☆-☆

آئینہ

لٹکے ہوئے دروازوں پہ باریک ہیں پردے
دیواروں کو آئینوں سے ہے میں نے سجایا

بانگِ درا،ص:۲۹

ذوقِ گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں
میرے آئینے سے یہ جوہر نکلتا کیوں نہیں

بانگِ درا،ص:۴۳

پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

بانگِ درا،ص:۴۷

تیرا آئینہ تھا آزادِ غبارِ آرزو
آنکھ کھلتے ہی چمک اٹھا شرارِ آرزو

بانگِ درا،ص:۶۶

پریشاں ہوں میں مشتِ خاک، لیکن کچھ نہیں کھلتا
سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں

بانگِ درا،ص:۶۹

موجِ دود آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنجِ آب آورد سے معمور ہے دامن مرا

بانگِ درا،ص:۲۲۷

شفقِ صبح کو دریا کا خرام آئینہ
نغمۂ شام کو خاموشیٔ شام آئینہ

بانگِ درا،ص:۲۵۱

حقیقت پہ ہے جامۂ حرف تنگ!
حقیقت ہے آئینۂ گفتار زنگ!

بالِ جبریل،ص:۳۲۱

جو مرا دل ہے مرے سینے میں ہے
میرا جو ہر میرے آئینے میں ہے!

بالِ جبریل،ص:۳۳۳

تیرے جلوہ کا نشیمن ہو مرے سینے میں
عکس آباد ہو تیرا مرے آئینے میں

بانگِ درا،ص:۱۱۸

☆-☆-☆

ابلیس، شیطان، اہرمن، عزازیل

جمہور کے ابلیس ہیں اربابِ سیاست
باقی نہیں اب میری ضرورت تہِ افلاک!

بالِ جبریل، ص: ۴۵۴

گو فکرِ خداداد سے روشن ہے زمانہ
آزادیٔ افکار ہے ابلیس کی ایجاد!

بالِ جبریل، ص: ۴۶۰

بنایا ایک ہی ابلیس آگ سے تو نے
بنائے خاک سے اس نے دو صد ہزار ابلیس!

ضربِ کلیم، ص: ۶۰۵

ممکن ہے کہ یہ داشتۂ پیرکِ افرنگ
ابلیس کے تعویذ سے کچھ روز سنبھل جائے!

ضربِ کلیم، ص: ۶۱۸

کون کر سکتا ہے اس کی آتشِ سوزاں کو سرد
جس کے ہنگاموں میں ہو ابلیس کا سوزِ دروں

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۴۸

اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسا
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۸

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن
چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مرد درویش جس کو حق نے
دیے ہیں انداز خسروانہ

ہوا وری سے شیطاں کہنہ اندیش
گناہ تازہ تر لائے کہاں سے!

ارمغان حجاز، ص:۶۷۱

کہتا تھا عزازیل خداوند جہاں سے
پرکالۂ آتش ہوئی آدم کی کفِ خاک!

بال جبریل، ص:۴۵۳

شعر سے روشن ہے جانِ جبرئیل و اہرمن
رقص و موسیقی سے ہے سوز و سرورِ انجمن

ضرب کلیم، ص:۵۹۵

مری نگاہ میں ہے یہ سیاست لا دیں
کنیزِ اہرمن و دوں نہاد و مُردہ ضمیر

ضرب کلیم، ص:۶۱۳

☆-☆-☆

احمد مرسل ﷺ

عشق کا دل بھی وہی، حسن کا جادو بھی وہی
اُمتِ احمد و مرسل ﷺ بھی وہی، تو بھی وہی

بانگِ درا، ص:۱۶۸

کس یکجائی سے اب عہد غلامی کر لو
ملتِ احمد مرسل ﷺ کو مقامی کر لو!

بانگِ درا، ص:۲۰۱

☆-☆-☆

اخوّت

جس کے پھولوں میں اخوت کی ہوا آئی نہیں
اس چمن میں کوئی لطفِ نغمہ پیرائی نہیں

بانگِ درا،ص:۴۲

خود کشی شیوہ تمہارا، وہ غیور و خود دار
تم اخوت سے گریزاں، وہ اخوت پہ نثار

بانگِ درا،ص:۲۰۳

یہی مقصود فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی!

بانگِ درا،ص:۲۷۰

ہوس نے کر دیا ہے ٹکڑے ٹکڑے نوعِ انساں کو
اخوت کا بیاں ہو جا، محبت کی زباں ہو جا

بانگِ درا،ص:۲۷۳

ضمیر اس مدنیت کا دیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اخوت کا ہے نسب پہ قیام

ضربِ کلیم،ص:۵۲۳

☆-☆-☆

اذان

اذاں ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

بانگِ درا،ص:۸۱

بڑی باریک ہیں واعظ کی چالیں
لرز جاتا ہے آوازِ اذاں سے!

بانگِ درا،ص:۹۹

جاگے کنول کی اذاں سے طائرانِ نغمہ سنج
ہے ترنم ریز قانونِ سحر کا تار تار

بانگِ درا،ص:۱۵۴

مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیلِ رواں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

رہ گئی رسمِ اذاں، روحِ بلالی ﷛ نہ رہی
فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی

بانگِ درا،ص:۲۰۳

سُنی نہ مصر و فلسطین میں وہ اذاں میں نے
دیا تھا جس نے پہاڑوں کو رعشۂ سیماب!

بالِ جبریل،ص:۳۲۹

دیدۂ انجم میں ہے تیری زمیں، آسماں
آہ! کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں

بالِ جبریل، ص:۳۹۱

پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
خاموش اذانیں ہیں تری بادِ سحر میں

بالِ جبریل، ص:۳۹۶

اسی خاک میں دب گئی تیری آگ
سحر کی اذاں ہو گئی، اب تو جاگ!

بالِ جبریل، ص:۴۳۳

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
مُلا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور!

بالِ جبریل، ص:۴۳۸

☆-☆-☆

اسلافِ سلف

عطا اسلاف کا جذبِ دروں کر
شریکِ زمرۂ لَا یَحْزَنُوْنَ کر

بالِ جبریل، ص:۳۷۹

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

بانگِ درا، ص:۲۶۵

حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبت روحانی ہے؟

بانگِ درا، ص:۲۰۳

بجلیاں جس میں ہوں آسودہ وہ خرمن، تم ہو
بیچ کھاتے ہیں جو اسلاف کے مدفن، تم ہو

بانگِ درا، ص:۲۰۱

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

بانگِ درا، ص:۱۸۰

سر زمیں دلّی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے
ذرّے ذرّے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے

بانگِ درا، ص:۱۴۵

یادِ ایامِ سلف سے دل کو تڑپاتا ہوں میں
بہرِ تسکیں تیری جانب دوڑتا آتا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۷۷

فسانۂ ستمِ انقلاب ہے یہ محل
کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ محل

بانگِ درا،ص:۹۵

رنگِ تصویرِ کہن میں بھر کے دکھلا دے مجھے
قصۂ ایامِ سلف کا کہہ کے تڑپا دے مجھے

بانگِ درا،ص:۱۳۳

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟
ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

بانگِ درا،ص:۲۰۳

☆-☆-☆

اسلام

اس قفس کی ہم پہ تو حقیقت نہیں کھلتی
ہو گا یہ کسی اور ہی اسلام کا بانی

بانگِ درا،ص:۶۰

پاک اس اُجڑے گلستاں کی نہ ہو کیونکر زمیں!
خانقاہِ عظمتِ اسلام ہے یہ سر زمیں

بانگِ درا،ص:۱۳۵

اے مسلماں ملتِ اسلام کا دل ہے یہ شہر!
سیکڑوں صدیوں کی کشت و خوں کا حاصل ہے یہ شہر!

بانگِ درا،ص:۱۳۶

ہے اگر قومیتِ اسلام پابندِ مقام
ہند ہی بنیاد ہے اس کی، نہ فارس ہے، نہ شام

بانگِ درا،ص:۱۴۷

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

بانگِ درا،ص:۱۶۰

نخلِ اسلام نمونہ ہے برومندی کا
پھل ہے یہ سیکڑوں صدیوں کی چمن بندی کا

بانگِ درا،ص:۲۰۵

عام حریت کا جو دیکھا تھا خواب اسلام نے
اے مسلماں آج تو اس خواب کی تعبیر دیکھ!

بانگِ درا، ص:۲۶۶

حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگذر؟

ضربِ کلیم، ص:۴۹۱

روح اسلام کی ہے نورِ خودی، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور!

ضربِ کلیم، ص:۴۹۲

لفظِ اسلام سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے، فقرِ غیور!

ضربِ کلیم، ص:۴۹۳

☆-☆-☆

اضطراب

میں سوئی جو اک شب تو دیکھا یہ خواب
بڑھا اور جس سے مرا اضطراب

بانگِ درا، ص:۳۶

میں جوشِ اضطراب سے سیماب وار بھی
آگاہِ اضطرابِ دلِ بے قرار بھی

بانگِ درا، ص:۴۵

میں نے پوچھا اس کرن سے "اے سراپا اضطراب!
تیری جانِ ناشکیبا میں ہے کیسا اضطراب!

بانگِ درا، ص:۲۳۷

ساحلِ دریا پہ میں اک رات تھا محوِ نظر
گوشۂ دل میں چھپائے اک جہانِ اضطراب

بانگِ درا، ص:۲۵۵

اِک اضطرابِ مسلسل غیاب ہو، کہ حضور!
میں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۱

روحِ مسلماں میں ہے آج وہی اضطراب
رازِ خدائی ہے یہ کہہ نہیں سکتی زباں!

بالِ جبریل، ص:۳۹۲

تیری نگاہ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل، غیاب و جستجو؛ عشق، حضور و اضطراب!

بال جبریل،ص:۳۰۶

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں!

ضرب کلیم،ص:۵۴۴

روح سلطانی رہے باقی تو پھر کیا اضطراب
ہے مگر کیا اس یہودی کی شرارت کا جواب؟

ارمغان حجاز،ص:۶۵۰

☆-☆-☆

اعجاز

نطق کو سو ناز ہیں تیرے لبِ اعجاز پر
محوِ حیرت ہے ثریا رفعتِ پرواز پر

بانگِ درا،ص:۲۶

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمنِ باطل جلا دے شعلۂ آواز سے

بانگِ درا،ص:۵۳

اس چمن میں ہوں گے پیدا بلبلِ شیراز بھی
سیکڑوں ساحر بھی ہوں گے، صاحبِ اعجاز بھی

بانگِ درا،ص:۹۰

چاند، جو صورت گرِ ہستی کا اک اعجاز ہے
پہنے سیمابی قبا محوِ خرامِ ناز ہے

بانگِ درا،ص:۱۵۱

جھوٹ بھی مصلحت آمیز ترا ہوتا ہے
تیرا اندازِ تملق بھی سراپا اعجاز

بانگِ درا،ص:۱۷۶

اعجاز اس چراغِ ہدایت کا ہے یہی
روشن تراز سحر ہے زمانے میں شامِ ہند

بانگِ درا،ص:۱۷۷

حیرتی ہوں. میں تری تصویر کے اعجاز کا
رخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا

بانگ درا، ص:۲۲۷

اعجاز ہے کسی کا یا گردش زمانہ!
ٹوٹا ہے ایشیا میں سحر فرنگیانہ!

بال جبریل، ص:۳۳۶

یہ اعجاز ہے ایک صحرا نشیں کا
بشیری ہے آئینہ دار نذیری

بال جبریل، ص:۳۱۰

دل و نظر بھی اسی آب و گل کے ہیں اعجاز؟
نہیں، تو حضرت انساں کی انتہا کیا ہے؟

ارمغان حجاز، ص:۲۶۷

☆-☆-☆

افرنگ

مجھ کو تو سکھا دی ہے، افرنگ نے زندیقی
اس دور کے مُلا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی!

بالِ جبریل، ص:۳۱۱

افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند!
مدّت سے ہے آوارۂ افلاک مرا فکر

بالِ جبریل، ص:۳۱۲

وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پُرکار و سخن ساز ہے! نمناک نہیں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۲۵

نہ کر افرنگ کا اندازہ اس کی تابناکی سے
کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اس جوہر کی بّراقی!

بالِ جبریل، ص:۳۵۰

نگہ آلودۂ اندازِ افرنگ!
طبیعت غزنوی، قسمت ایازی!

بالِ جبریل، ص:۳۴۷

آہ مکتب کا جوانِ گرم خوں!
ساحرِ افرنگ کا صیدِ زبوں!

بالِ جبریل، ص:۳۴۸

زہراب ہے اس قوم کے حق میں مے افرنگ
جس قوم کے بچے نہیں خود دار و ہنر مند

بال جبریل، ص:۳۶۳

ترا وجود سراپا تجلی افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر!

ضرب کلیم، ص:۴۹۵

کل ساحل دریا پہ کہا مجھ سے خضر نے
تو ڈھونڈ رہا ہے سم افرنگ کا تریاق؟

ضرب کلیم، ص:۵۰۵

سب اپنے بنائے ہوئے زنداں میں ہیں محبوس
خاور کے ثوابت ہوں کہ افرنگ کے سیار!

ضرب کلیم، ص:۵۰۶

☆-☆-☆

افکار

مکتبوں میں کہیں رعنائیِ افکار بھی ہے؟
خانقاہوں میں کہیں لذتِ اسرار بھی ہے؟

بالِ جبریل، ص:۳۵۶

پردہ اٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

بالِ جبریل، ص:۳۹۳

مری فطرت آئینۂ روزگار
غزالانِ افکار کا مرغزار

بالِ جبریل، ص:۴۱۷

جرأت ہے تو افکار کی دنیا سے گزر جا
ہیں بحرِ خودی میں ابھی پوشیدہ جزیرے!

بالِ جبریل، ص:۳۵۹

گو فکرِ خداداد سے روشن ہے زمانہ
آزادیِ افکار ہے ابلیس کی ایجاد!

بالِ جبریل، ص:۳۶۰

افکار کے نغمہ ہائے بے صوت
ہیں ذوقِ عمل کے واسطے موت!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۰

آہ! اس راز سے واقف ہے نہ مُلّا، نہ فقیہ
وحدتِ افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۷

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد!

ضربِ کلیم،ص:۴۹۷

شاعر کی نوا مُردہ و افسردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست! نہ خوابیدہ نہ بیدار!

ضربِ کلیم،ص:۵۰۲

افکار جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے

ضربِ کلیم،ص:۵۰۳

☆-☆-☆

افلاک

خیمۂ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

بانگِ درا، ص:۲۰۷

پھر یہ انساں آں سوئے افلاک ہے جس کی نظر
قدسیوں سے بھی مقاصد میں ہے جو پاکیزہ تر

بانگِ درا، ص:۲۳۲

یہ مشتِ خاک، یہ صرصر، یہ وسعتِ افلاک
کرم ہے یا کہ ستم، تیری لذّتِ ایجاد!

بالِ جبریل، ص:۳۰۰

افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند!
مدّت سے ہے آوارۂ افلاک مرا فکر

بالِ جبریل، ص:۳۱۲

ستارہ کیا مری تقدیر کی خبر دے گا
وہ خود فراخیِ افلاک میں ہے خوار و زبوں

بالِ جبریل، ص:۳۱۹

کب تک رہے محکومیِ انجم میں مری خاک
یا میں نہیں، یا گردشِ افلاک نہیں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۲۶

اک شرعِ مسلمانی، اک جذبِ مسلمانی
ہے جذبِ مسلمانی سرِّ فلک الافلاک!

بالِ جبریل، ص:۳۳۳

نہ ہے ستارے کی گردش، نہ بازیٔ افلاک
خودی کی موت ہے تیرا زوالِ نعمت وجاہ!

بالِ جبریل، ص:۳۳۸

افلاک سے آتا ہے نالوں کا جواب آخر
کرتے ہیں خطاب آخر، اٹھتے ہیں حجاب آخر

بالِ جبریل، ص:۳۳۳

حادثہ وہ جو ابھی پردۂ افلاک میں ہے
عکس اس کا مرے آئینۂ ادراک میں ہے

بالِ جبریل، ص:۳۵۶

☆-☆-☆

اُمت

خطۂ قسطنطنیہ، یعنی قیصر کا دیار
مہدیِ اُمت کی سطوت کا نشانِ پایدار

بانگِ درا، ص: ۱۳۶

دل ہمارے یادِ عہدِ رفتہ سے خالی نہیں
اپنے شاہوں کو یہ اُمت بھولنے والی نہیں

بانگِ درا، ص: ۱۵۳

ہم کو جمعیتِ خاطر یہ پریشانی تھی
ورنہ اُمت ترے محبوب ﷺ کی دیوانی تھی؟

بانگِ درا، ص: ۱۶۳

جھلکتی ہے تری اُمت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

بانگِ درا، ص: ۱۹۷

اے بادِ صبا! کملی والے ﷺ سے جا کہیو پیغام مرا
قبضے سے اُمت بیچاری کے دیں بھی گیا، دنیا بھی گئی

بانگِ درا، ص: ۲۷۷

خودی کے ساز میں ہے عمرِ جاوداں کا سُراغ!
خودی کے سوز سے روشن ہیں اُمتوں کے چراغ!

بالِ جبریل، ص: ۳۰۷

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ اُمت روایات میں کھو گئی!

بالِ جبریل، ص:۴۶۶

دلِ مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے اُمتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

ضربِ کلیم، ص:۴۹۸

یہ نکتہ پہلے سکھایا گیا کس اُمت کو
وصالِ مصطفوی ﷺ، افتراقِ بولہبی!

ضربِ کلیم، ص:۵۲۵

ہوئی ہے زیرِ فلک اُمتوں کی رسوائی
خودی سے جب ادب و دیں ہوئے ہیں بیگانہ!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۳

☆-☆-☆

امتحان

چمن کو چھوڑ کے نکلا ہوں مثلِ نکہتِ گل
ہوا ہے صبر کا منظور امتحاں مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۶

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

تو سمجھتا ہے، یہ ساماں ہے دل آزاری کا
امتحاں ہے ترے ایثار کا، خود داری کا

بانگِ درا،ص:۲۰۶

ختم ہو جائے گا لیکن امتحاں کا دور بھی
ہیں پسِ نُہ پردۂ گردوں ابھی دور اور بھی!

بانگِ درا،ص:۲۳۰

آگ ہے، اولادِ ابراہیم علیہ السلام ہے، نمرود ہے!
کیا کسی کو پھر کسی کا امتحاں مقصود ہے؟

بانگِ درا،ص:۲۵۷

قلزمِ ہستی سے تو ابھرا ہے مانندِ حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی

بانگِ درا،ص:۲۵۹

تری فطرت امیں ہے ممکناتِ زندگانی کی
جہاں کے جوہرِ مضمر کا گویا امتحاں تو ہے!

بانگِ درا،ص:۲۶۹

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

بالِ جبریل،ص:۳۵۳

فراغت دے اسے کارِ جہاں سے
کہ چھوٹے ہر نفس کے امتحاں سے

ارمغانِ حجاز،ص:۶۷۱

☆-☆-☆

امروز

عجیب چیز ہے احساس زندگانی کا
عقیدہ ''عشرتِ امروز'' ہے جوانی کا

بانگِ درا،ص:۱۳۶

اہلِ محفل کو دکھا دیں اثرِ صیقلِ عشق
سنگِ امروز کو آئینۂ فردا کر دیں

بانگِ درا،ص:۱۳۲

صورتِ آئینہ سب کچھ دیکھ، اور خاموش رہ
شورشِ امروز میں محوِ سرودِ دوش رہ!

بانگِ درا،ص:۱۸۲

گل بداماں ہے مری شب کے لہو سے میری صبح
ہے ترے امروز سے ناآشنا فردا ترا

بانگِ درا،ص:۱۸۴

احساس عنایت کر آثارِ مصیبت کا
امروز کی شورش میں اندیشۂ فردا دے

بانگِ درا،ص:۲۱۳

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

بانگِ درا،ص:۲۲۳

وہی ہے صاحب امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہر فردا

بالِ جبریل، ص:۳۱۶

کسی نے دوش دیکھا ہے نہ فردا
فقط امروز ہے تیرا زمانہ!

بالِ جبریل، ص:۳۸۱

شفق نہیں، مغربی افق پر، یہ جوئے خوں ہے! یہ جوئے خوں ہے!
طلوع فردا کا منتظر رہ کہ دوش و امروز ہے فسانہ!

بالِ جبریل، ص:۴۲۲

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا

ضربِ کلیم، ص:۴۷۰

☆-☆-☆

انجم

تنہائی شب میں ہے حزیں کیا؟
انجم نہیں تیرے ہم نشیں کیا؟

بانگِ درا، ص:۱۳۹-

چمن ہے انجم کی وحشت ناک وسعت میں مگر
بے کسی اس کی کوئی دیکھے ذرا وقتِ سحر

بانگِ درا، ص:۱۵۱

پا چکا فرصت درود فصلِ انجم سے سپہر
کشتِ خاور میں ہوا ہے آفتاب آئینہ کار

بانگِ درا، ص:۱۵۳

آنکھوں سے ہیں ہماری غائب ہزاروں انجم
داخل ہیں وہ بھی لیکن اپنی برادری میں

بانگِ درا، ص:۱۷۳

قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں، تم بھی نہیں
جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں

بانگِ درا، ص:۲۰۱

مثلِ انجم افق پہ روشن بھی ہوئے
بت ہندی کی محبت میں برہمن بھی ہوئے

بانگِ درا، ص:۲۰۳

تازہ انجم کا فضائے آسماں میں ہے ظہور
دیدۂ انساں سے نامحرم ہے جن کی موج نور

بانگِ درا، ص:۲۱۵

کرے سے اٹھ کے تجلّی جانستاں آتش فشاں کھولی
سبق آموز تابانی ہوں انجم جس کے جوہر سے

بانگِ درا، ص:۲۱۸

اے تجھ سے دیدۂ مہ و انجم فروغ گیر
اے تیری ذات باعثِ تکوینِ روزگار

بانگِ درا، ص:۲۲۳

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا

بانگِ درا، ص:۲۲۹

☆-☆-☆

انسان

مطلعِ اوّل فلک جس کا ہو، وہ دیواں ہے تُو
سُوئے خلوت گاہِ دل دامن کشِ انساں ہے تُو

بانگِ درا، ص:۳۳

یہ تلاشِ متصل شمعِ جہاں افروز ہے
توسنِ ادراکِ انساں کو خرام آموز ہے

بانگِ درا، ص:۳۵

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

بانگِ درا، ص:۳۶

آدمی واں بھی حصارِ غم میں ہے محصور کیا؟
اس ولایت میں بھی ہے انساں کا دل مجبور کیا؟

بانگِ درا، ص:۳۹

تم بتا دو راز جو اس گنبدِ گرداں میں ہے
موت اک چبھتا ہوا کانٹا دلِ انساں میں ہے

بانگِ درا، ص:۴۰

شورشِ میخانۂ انساں سے بالا تر ہے تو
زینتِ بزمِ فلک ہو جس سے، وہ ساغر ہے تو

بانگِ درا، ص:۴۸

بستۂ رنگِ خصوصیت نہ ہو میری زباں
نوعِ انساں قوم ہو میری، وطن میرا جہاں

بانگِ درا، ص:۴۹

قافلہ تیرا رواں بے منتِ بانگِ درا
گوشِ انساں سُن نہیں سکتا تری آوازِ پا

بانگِ درا، ص:۵۳

شرر بن کے رہتی ہے انساں کے دل میں
وہ ہے نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا

بانگِ درا، ص:۵۸

کوئی اب تک نہ یہ سمجھا کہ انساں
کہاں جاتا ہے، آتا ہے کہاں سے؟

بانگِ درا، ص:۹۹

☆-☆-☆

انقلاب

نسلِ ستم انقلاب ہے یہ محل
کوئی زمانِ سلف کی کتاب ہے یہ محل

بانگِ درا، ص:۹۵

ہے ازل سے یہ مسافر سوئے منزل جا رہا
آسماں سے انقلابوں کا تماشا دیکھتا

بانگِ درا، ص:۱۳۹

چشمِ فرانسیس بھی دیکھ چکی انقلاب
جس سے دگرگوں ہوا مغربیوں کا جہاں

بالِ جبریل، ص:۳۹۱

جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی
روحِ امم کی حیات کشمکشِ انقلاب!

بالِ جبریل، ص:۳۹۲

کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

بالِ جبریل، ص:۴۱۱

مدرسۂ عقل کیا شے ہے؟ ذوقِ انقلاب!
مدرسۂ فکر و عمل کیا شے ہے؟ ملت کا شباب!

بالِ جبریل، ص:۴۳۲

دلوں میں ولولۂ انقلاب ہے پیدا
قریب آ گئی شاید جہانِ پیر کی موت!

ضربِ کلیم، ص: ۶۰۰

تری خودی میں اگر انقلاب ہو پیدا
عجب نہیں ہے کہ یہ چار سُو بدل جائے!

ضربِ کلیم، ص: ۶۴۷

اس سے بڑھ کر اور کیا فکر و عمل کا انقلاب!
پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۵

☆-☆-☆

بات

جو بات مجھ میں ہے تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں
بھلا پہاڑ کہاں، جانور غریب کہاں!

بانگِ درا،ص:۳۱

بات سچی ہے بے مزا لگتی
میں کہوں گی مگر خدا لگتی

بانگِ درا،ص:۳۳

گائے سن کر یہ بات شرمائی
آدمی کے گلے سے پچھتائی

بانگِ درا،ص:۳۳

یہ دستورِ زباں بندی ہے کیسا تیری محفل میں؟
یہاں تو بات کرنے کو ترستی ہے زباں میری

بانگِ درا،ص:۶۸

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

بانگِ درا،ص:۸۳

یہ امتیاز لیکن اک بات ہے ہماری
جگنو کا دن وہی ہے جو رات ہے ہماری

بانگِ درا،ص:۸۴

بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں، سزا چاہتا ہوں

بانگ درا، ص:۱۰۶

میں نے اے اقبالؔ! یورپ میں اسے ڈھونڈا عبث
بات جو ہندوستاں کے ماہ سیماؤں میں تھی

بانگ درا، ص:۱۳۹

یہ ترے نام پہ تلوار اٹھائی کس نے؟
بات جو بگڑی ہوئی تھی، وہ بنائی کس نے؟

بانگ درا، ص:۱۶۳

یہ شکایت نہیں، ہیں ان کے خزانے معمور
نہیں محفل میں جنھیں بات بھی کرنے کا شعور

بانگ درا، ص:۱۶۶

☆-☆-☆

باطل

صفحۂ ایام سے داغِ مدادِ شب مٹا!
آسماں سے نقشِ باطل کی طرح کوکب مٹا!

بانگِ درا،ص:۴۸

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمنِ باطل جلا دے شعلۂ آواز سے

بانگِ درا،ص:۵۳

میں جبھی تک تھا کہ تیری جلوہ پیرائی نہ تھی
جو نمودِ حق سے مٹ جاتا ہے وہ باطل ہوں میں

بانگِ درا،ص:۱۰۷

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا ہم نے
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا ہم نے

بانگِ درا،ص:۱۶۶

شعلہ بن کر پھونک دے خاشاکِ غیر اللہ کو
خوفِ باطل کیا کہ ہے غارت گرِ باطل بھی تو

بانگِ درا،ص:۱۹۳

صفحۂ دہر سے باطل کو مٹایا کس نے؟
نوعِ انساں کو غلامی سے چھڑایا کس نے؟

بانگِ درا،ص:۲۰۱

ہر مسلماں رگِ باطل کے لیے نشتر تھا
اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا

بانگِ درا،ص:۲۰۳

کھینچ کر خنجر کرن کا، پھر ہو سرگرمِ ستیز
پھر سکھا تاریکیٔ باطل کو آدابِ گریز

بانگِ درا،ص:۳۱۲

یورپ میں جس گھڑی حق و باطل کی چھڑ گئی
حق خنجر آزمائی پہ مجبور ہو گیا

بانگِ درا،ص:۳۲۶

☆-☆-☆

باغ

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا

بانگِ درا،ص:۳۷

باغ ہے فردوس یا اک منزلِ آرام ہے؟
یا رُخِ بے پردۂ حسنِ ازل کا نام ہے؟

بانگِ درا،ص:۳۹

تیرے احساں کا نسیمِ صبح کو اقرار تھا
باغ تیرے دم سے گویا طبلۂ عطار تھا

بانگِ درا،ص:۵۱

نشانِ برگِ گل تک بھی نہ چھوڑ اس باغ میں گلچیں!
تری قسمت سے رزم آرائیاں ہیں باغبانوں میں

بانگِ درا،ص:۷۰

ایک ہی قانونِ عالمگیر کے ہیں سب اثر
بوئے گل کا باغ سے، گلچیں کا دنیا سے سفر

بانگِ درا،ص:۹۰

شبنم کی طرح پھولوں پہ رو، اور چمن سے چل
اس باغ میں قیام کا سودا بھی چھوڑ دے

بانگِ درا،ص:۱۰۸

نعرہ زن رہتی ہے کوئل باغ کے کاشانہ میں
چشمِ انساں سے نہاں، پتوں کے عزلت خانہ میں

بانگِ درا،ص:۱۵۳

مضطرب باغ کے ہر غنچے میں ہے بوئے نیاز
تو ذرا چھیڑ تو دے، تشنۂ مضراب ہے ساز

بانگِ درا،ص:۱۶۹

وہ پرانی روشیں باغ کی ویراں بھی ہوئیں
ڈالیاں پیرہنِ برگ سے عریاں بھی ہوئیں

بانگِ درا،ص:۱۷۰

گرچہ میرے باغ میں شبنم کی شادابی نہیں
آنکھ میری مایہ دارِ اشکِ عنابی نہیں

بانگِ درا،ص:۲۲۷

☆-☆-☆

باقی

موت کا نسخہ ابھی باقی ہے اے دردِ فراق!
چارہ گر دیوانہ ہے، میں لا دوا کیونکر ہوا؟

بانگِ درا،ص:۱۰۰

جب تلک باقی ہے تو دنیا میں، باقی ہم بھی ہیں
صبح ہے تو اس چمن میں گوہرِ شبنم بھی ہیں

بانگِ درا،ص:۱۴۷

مصر و بابل مٹ گئے، باقی نشاں تک بھی نہیں
دفترِ ہستی میں ان کی داستاں تک بھی نہیں

بانگِ درا،ص:۱۵۲

ہو چکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

بانگِ درا،ص:۱۵۳

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز ﷺ اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

آبرو باقی تری ملت کی جمعیت سے تھی
جب یہ جمعیت گئی، دنیا میں رسوا تو ہوا

بانگِ درا،ص:۱۹۰

وقتِ فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

بانگِ درا،ص:۲۰۶

کی عرض نصف مال ہے فرزند و زن کا حق
باقی جو ہے وہ ملتِ بیضا پہ ہے نثار

بانگِ درا،ص:۲۲۳

مذہب سے ہم آہنگیٔ افراد ہے باقی
دیں زخمہ ہے، جمعیت ملت ہے اگر ساز

بانگِ درا،ص:۲۳۵

اثر کچھ خواب کا غنچوں میں باقی ہے تو اے بلبل
"نوارا تلخ ترمی زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی"

بانگِ درا،ص:۲۶۷

☆-☆-☆

بت

نکالا کعبے سے پتھر کی مورتوں کو کبھی
کبھی بتوں کو بنایا حرم نشیں میں نے

بانگِ درا،ص:۸۲

سچ کہہ دوں اے برہمن! گر تو برا نہ مانے
تیرے صنم کدوں کے بت ہوگئے پرانے

بانگِ درا،ص:۸۸

نظارۂ دیرینہ زمانے کو دکھا دے
اے مصطفوی خاک میں اس بت کو ملا دے

بانگِ درا،ص:۱۶۰

بت صنم خانوں میں کہتے ہیں مسلمان گئے
ہے خوشی، ان کو کہ کعبے کے نگہبان گئے

بانگِ درا،ص:۱۶۶

ہم پوچھتے ہیں مسلم عاشق مزاج سے
اُلفت بتوں سے ہے تو برہمن سے بیر کیا؟

بانگِ درا،ص:۲۸۶

بتوں سے تجھ کو اُمیدیں، خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے!

بالِ جبریل،ص:۳۳۰

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکمِ اذاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

بالِ جبریل، ص:۴۷۸

وہ علم اپنے بتوں کا ہے آپ ابراہیم
کیا ہے جس کو خدا نے دل و نظر کا ندیم

ضربِ کلیم، ص:۴۸۸

ہزار پارہ ہے کہسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بتوں کا زناری

ضربِ کلیم، ص:۶۳۹

عقل کو ملتی نہیں اپنے بتوں سے نجات!
عارف و عامی تمام بندۂ لات و منات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۳

☆-☆-☆

بجلی

کیا وہاں بجلی بھی ہے، دہقاں بھی ہے، خرمن بھی ہے؟
قافلے والے بھی ہیں؟ اندیشۂ رہزن بھی ہے؟

بانگِ درا، ص:۳۹

بجلی چمک کے ان کو کٹیا مری دکھا دے
جب آسماں پہ ہر سو بادل گھرا ہوا ہو

بانگِ درا، ص:۴۷

گری اس تبسم کی بجلی اجل پر
اندھیرے کا ہو نور میں کیا گزارا؟

بانگِ درا، ص:۵۸

ابر رحمت تھا کہ تھی عشق کی بجلی یارب!
جل گئی مزرعِ ہستی تو اگا دانۂ دل

بانگِ درا، ص:۶۱

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی ہیں گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

بانگِ درا، ص:۷۰

لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے
بجلیاں بیتاب ہوں جن کو جلانے کے لیے

بانگِ درا، ص:۹۹

جمع کر خرمن تو پہلے دانہ دانہ چن کے تو
آ ہی نکلے گی کوئی بجلی جلانے کے لیے

بانگِ درا،ص:۱۰۰

چمن افروز ہے صیاد میری خوشنوائی تک
رہی بجلی کی بیتابی، سو میرے آشیاں تک ہے

بانگِ درا،ص:۱۰۲

تڑپ بجلی سے پائی، حور سے پاکیزگی پائی
حرارت لی نفسہائے مسیح ابن مریم علیہ السلام سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

عشق کی گرمی سے شعلے بن گئے چھالے مرے
کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے

بانگِ درا،ص:۱۲۰

☆-☆-☆

بحر

کبھی صحرا، کبھی گلزار ہے مسکن میرا
شہر و ویرانہ مرا، بحر مرا، بن میرا

بانگِ درا، ص:۴۷

موج ہے نام مرا، بحر ہے پایاب مجھے
ہو نہ زنجیر کبھی حلقۂ گرداب مجھے

بانگِ درا، ص:۶۳

مدتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا
مدتوں بے تاب موجِ بحر کی صورت رہا

بانگِ درا، ص:۶۳

واں بھی موجوں کی کشاکش سے جو دل گھبراتا
چھوڑ کر بحر، کہیں زیبِ گلو ہو جاتا

بانگِ درا، ص:۸۶

سوتوں کو ندیوں کا شوق، بحر کا ندیوں کو عشق
موجۂ بحر کو تپش ماہِ تمام کے لیے

بانگِ درا، ص:۱۲۳

ہے گرمِ خرامِ موجِ دریا
دریا سوئے بحر جادہ پیما

بانگِ درا، ص:۱۲۶

تھا یہاں ہنگامہ ان صحرا نشینوں کا کبھی
بحر بازی گاہ تھا جن کے سفینوں کا کبھی

بانگِ درا، ص:۱۳۳

بلندی آسمانوں میں، زمینوں میں تری پستی
روانی بحر میں، افتادگی تیری کنارے میں

بانگِ درا، ص:۱۳۸

ہو قید مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزادِ وطن صورتِ ماہی

بانگِ درا، ص:۱۶۰

رہزنِ ہمت ہوا ذوقِ تن آسانی ترا
بحر تھا صحرا میں تو، گلشن میں مثلِ جو ہوا

بانگِ درا، ص:۱۸۹

☆-☆-☆

بدن

یہ نکتہ میں نے سیکھا بو الحسن سے
کہ جاں مرتی نہیں مرگِ بدن سے

بالِ جبریل، ص:۳۷۹

ہری شاخِ ملت ترے نم سے ہے
نفس اس بدن میں ترے دم سے ہے

بالِ جبریل، ص:۴۱۶

اسی سے ہوئی ہے بدن کی نمود
کہ شعلے میں پوشیدہ ہے موجِ دود!

بالِ جبریل، ص:۴۱۷

بخاکِ بدن دانۂ دل فشاں
کہ ایں دانہ دارد ز حاصل نشاں!

بالِ جبریل، ص:۴۳۳

اگر لہو ہے بدن میں تو خوف ہے، نہ ہراس
اگر لہو ہے بدن میں تو دل ہے بے وسواس

بالِ جبریل، ص:۴۵۵

پسند روح و بدن کی ہے وانمود اس کو
کہ ہے نہایتِ مومن خودی کی عریانی!

ضربِ کلیم، ص:۵۱۳

اگر نہ ہو تجھے اُلجھن تو کھول کر کہہ دوں
وجودِ حضرتِ انساں، نہ رُوح ہے، نہ بدن!

ضربِ کلیم،ص:۵۱۹

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
ترے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے!

ضربِ کلیم،ص:۵۲۷

چشمِ آدم سے چھپاتے ہیں مقاماتِ بلند
کرتے ہیں روح کو خوابیدہ، بدن کو بیدار

ضربِ کلیم،ص:۵۹۱

بدن اس تازہ جہاں کا ہے اسی کی کفِ خاک
روح اس تازہ جہاں کی ہے اسی کی تکبیر!

ضربِ کلیم،ص:۵۹۲

☆-☆-☆

برہمن

پڑھا خوابیدگانِ دَیر پہ افسونِ بیداری
برہمن کو دیا پیغام خورشیدِ درخشاں کا

بانگِ درا، ص:۵۶

دیکھ مسجد میں شکستِ رشتۂ تسبیحِ شیخ
بتکدے میں برہمن کی پختہ زُنّاری بھی دیکھ

بانگِ درا، ص:۱۸۳

سطوتِ توحید قائم جن نمازوں سے ہوئی
وہ نمازیں ہند میں نذرِ برہمن ہو گئیں

بانگِ درا، ص:۱۸۷

مثلِ انجم افقِ قوم پہ روشن بھی ہوئے
بتِ ہندی کی محبت میں برہمن بھی ہوئے

بانگِ درا، ص:۲۰۳

برہمن سرشار ہے اب تک مئے پندار میں
شمعِ گوتم جل رہی ہے محفلِ اغیار میں

بانگِ درا، ص:۲۳۹

پیکر اگر نظر سے نہ ہو آشنا تو کیا
ہے شیخ بھی مثالِ برہمن صنم تراش

بانگِ درا، ص:۲۴۶

اے شیخ و برہمن! سنتے ہو کیا اہلِ بصیرت کہتے ہیں؟
گردوں نے کتنی بلندی سے ان قوموں کو دے پٹکا ہے

بانگِ درا، ص:۲۸۵

ہم پوچھتے ہیں مسلمِ عاشق مزاج سے
اُلفت بتوں سے ہے تو برہمن سے بیر کیا؟

بانگِ درا، ص:۲۸۶

کیا خوب ہوئی آشتی شیخ و برہمن
اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا

بانگِ درا، ص:۲۸۹

من کی دنیا میں نہ پایا میں نے افرنگی کا راج
من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے شیخ و برہمن

بالِ جبریل، ص:۳۲۳

☆-☆-☆

بستی

دور سے دیدۂ امید کو ترساتا ہوں
کسی بستی سے جو خاموش گزر جاتا ہوں

بانگِ درا، ص:۴۸

تھم ذرا بےتابیِ دل! بیٹھ جانے دے مجھے
اور اس بستی پہ چار آنسو گرانے دے مجھے

بانگِ درا، ص:۴۹

نور کا طالب ہوں گھبراتا ہوں اس بستی میں مَیں
طفلکِ سیماب پا ہوں مکتبِ ہستی میں مَیں

بانگِ درا، ص:۵۴

میں بھی آباد ہوں اس نور کی بستی میں مگر
جل گیا پھر مری تقدیر کا اختر کیوں کر؟

بانگِ درا، ص:۵۵

سوئے گورِ غریباں جب گئی زندوں کی بستی سے
تو یوں بولی نظارا دیکھ کر شہرِ خموشاں کا

بانگِ درا، ص:۵۶

سونی پڑی ہوئی ہے مدت سے دل کی بستی
آ، اک نیا شوالہ اس دیس میں بنا دیں

بانگِ درا، ص:۸۸

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

بانگِ درا، ص:۱۰۱

کبھی جو آوارۂ جنوں تھے، وہ بستیوں میں پھر آبسیں گے
برہنہ پائی وہی رہے گی، مگر نیا خار زار ہوگا

بانگِ دار، ص:۱۴۰

دیارِ مغرب کے رہنے والو! خدا کی بستی دکاں نہیں ہے!
کھرا جسے تم سمجھ رہے ہو وہ اب زرِ کم عیار ہوگا!

بانگِ درا، ص:۱۴۱

خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوشِ ارم
جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبر ﷺ کے قدم

بانگِ درا، ص:۱۴۶

☆-☆-☆

بلبل

کام مجھ کو دیدۂ حکمت کے الجھیڑوں سے کیا
دیدۂ بلبل سے میں کرتا ہوں نظارہ ترا

بانگِ درا،ص:۲۳

ٹہنی پہ کسی شجر کی تنہا
بلبل تھا کوئی اُداس بیٹھا

بانگِ درا،ص:۳۵

واں بھی جل مرتا ہے سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟
اس چمن میں بھی گل و بلبل کا ہے افسانہ کیا؟

بانگِ درا،ص:۳۹

بستان و بلبل و گل و بو ہے یہ آگہی
اصلِ کشاکشِ من و تو ہے یہ آگہی

بانگِ درا،ص:۴۵

ہاں! خود نمائیوں کی تجھے جستجو نہ ہو!
منت پذیر نالۂ بلبل کا تو نہ ہو!

بانگِ درا،ص:۵۰

کس زباں سے اے گلِ پژمردہ تجھ کو گل کہوں
کس طرح تجھ کو تمنائے دلِ بلبل کہوں

بانگِ درا،ص:۶۱

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۸۳

اعجازِ گفتگو نے دھوکے دیئے ہیں، ورنہ
نغمہ ہے بوئے بلبل، بو پھول کی چہک ہے

بانگِ درا،ص:۸۵

چمن زارِ محبت میں خموشی موت ہے بلبل
یہاں کی زندگی پابندیٔ رسمِ فغاں تک ہے

بانگِ درا،ص:۱۰۳

جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے
خوبیٔ قسمت سے آخر مل گیا وہ گل مجھے

بانگِ درا،ص:۱۴۰

☆-☆-☆

بلند

رہنے دے جستجو میں خیالِ بلند کو
حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو

بانگِ درا، ص۵۱

پوری کرے خدائے محمد ﷺ تری مراد
کتنا بلند تیری محبت کا ہے مقام!

بانگِ درا، ص:۲۴۷

صفتِ برق چمکتا ہے مرا فکرِ بلند
کہ بھٹکتے نہ پھریں ظلمتِ شب میں راہی!

بالِ جبریل، ص:۳۶۸

تیرے در و بام پر وادیٔ ایمن کا نور
تیرا منارِ بلند جلوہ گہِ جبرئیل

بالِ جبریل، ص:۳۸۸

اُس کا مقام بلند، اُس کا خیال عظیم
اُس کا سرور، اُس کا شوق، اس کا نیاز، اس کا ناز

بالِ جبریل، ص:۳۸۹

اے امامِ عاشقانِ درد مند
یاد ہے مجھکو ترا حرفِ بلند

بالِ جبریل، ص:۴۲۶

آسمانوں پہ مرا فکرِ بلند!
میں زمیں پہ خوار و زارو دردمند!

بالِ جبریل،ص:۴۴۳

کھو دیئے انکار سے تو نے مقاماتِ بلند
چشمِ یزداں میں فرشتوں کی رہی کیا آبرو!

بالِ جبریل،ص:۴۳۶

قبائل ہوں ملت کی وحدت میں گم
کہ ہو نام افغانیوں کا بلند

بالِ جبریل،ص:۴۳۶

میں پائمال و خوار و پریشان و دردمند
تیرا مقام کیوں ہے ستاروں سے بھی بلند؟

بالِ جبریل،ص:۴۶۱

☆-☆-☆

بندہ

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا

بانگِ درا،ص:۳۰

بندے کلیم ؑ جس کے، پربت جہاں کے سینا
نوح ؑ نبی کا آ کر ٹھیرا جہاں سفینا

بانگِ درا،ص:۸۷

تمھارے پیامی نے سب راز کھولا
خطا اس میں بندے کی سرکار کیا تھی

بانگِ درا،ص:۹۸

بٹھا کے عرش پہ رکھا ہے تو نے اے واعظ!
خدا وہ کیا ہے جو بندوں سے احتراز کرے

بانگِ درا،ص:۱۰۶

خدا کے عاشق تو ہیں ہزاروں، بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اس کا بندہ بنوں گا جس کو خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

بانگِ درا،ص:۱۳۱

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

بانگِ درا،ص:۱۶۵

شکر شکوے کو کیا حسنِ ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

بانگِ درا، ص:۱۰۰

تمیزِ بندہ و آقا فسادِ آدمیت ہے
حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں!

بانگِ درا، ص:۲۷۱

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا، نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی، وہاں جینے کی پابندی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۶

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں، غلامی میں
زرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغنا!

بالِ جبریل، ص:۳۱۵

☆-☆-☆

بندۂ مومن

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
قوتِ فرماں روا کے سامنے بیباک ہے

بانگِ درا، ص:۵۳

ہوں آتشِ نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش
میں بندۂ مومن ہوں، نہیں دانۂ اسپند!

بالِ جبریل، ص:۳۱۳

علم کی حد سے پرے بندۂ مومن کے لیے
لذتِ شوق بھی ہے، نعمتِ دیدار بھی ہے

بالِ جبریل، ص:۳۵۶

ہاتھ ہے اللہ کا، بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفریں، کار کشا، کار ساز

بالِ جبریل، ص:۳۸۹

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

ضربِ کلیم، ص:۴۷۶

سب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۲

ہوا ہے بندۂ مومن فسونیِ افرنگ
اسی سبب سے قلندر کی آنکھ ہے نمناک!

ضربِ کلیم، ص:۲۰۱

جانتا ہوں میں یہ اُمت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۴

مقام بندۂ مومن کا ہے ورائے سپہر
زمیں سے تابہ ثریا تمام لات و منات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۸

حدیثِ بندۂ مومن دل آویز
جگر پر خوں، نفس روشن، نگہ تیز!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۳

☆-☆-☆

بہار

تیرے فردوسِ تخیل سے ہے قدرت کی بہار
تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالم سبزہ وار

بانگِ درا، ص:۳۶

اک چراگاہ ہری بھری تھی کہیں
تھی سراپا بہار جس کی زمیں

بانگِ درا، ص:۴۳

آئی بہار کلیاں پھولوں کی ہنس رہی ہیں
میں اس اندھیرے گھر میں قسمت کو رو رہا ہوں

بانگِ درا، ص:۴۷

جس کی بہار تو ہو یہ ایسا چمن نہیں
قابل تری نمود کے یہ انجمن نہیں

بانگِ درا، ص:۵۱

ہم آہنگی سے ہے محفل جہاں کی
اسی سے ہے بہار اس بوستاں کی

بانگِ درا، ص:۹۳

چمن سے روتا ہوا موسمِ بہار گیا
شباب سیر کو آیا تھا، سوگوار گیا!

بانگِ درا، ص:۱۱۳

میں باغباں ہوں محبت بہار ہے اس کی
بنا مثالِ ابد پائدار ہے اس کی

بانگِ درا،ص:۱۱۵

ہے مرے باغِ سخن کے لیے تو بادِ بہار
میرے بیتاب تخیل کو دیا تو نے قرار

بانگِ درا،ص:۱۱۶

زندگی اقوام کی بھی ہے یونہی بے اعتبار
رنگہائے رفتہ کی تصویر ہے ان کی بہار

بانگِ درا،ص:۱۵۱

اس قدر ہو گی ترنم آفریں بادِ بہار
نکہتِ خوابیدہ غنچے کی نوا ہو جائے گی

بانگِ درا،ص:۱۹۳

☆-☆-☆

بے تاب

مضطرب رکھتا ہے میرا دل بیتاب مجھے
عین ہستی ہے تڑپ صورتِ سیماب مجھے

بانگِ درا،ص:۶۳

مدتوں تیرے خود آراؤں سے ہم صحبت رہا
مدتوں بے تاب موجِ بحر کی صورت رہا

بانگِ درا،ص:۶۳

حسن کے اس عام جلوے میں بھی یہ بیتاب ہے
زندگی اس کی مثالِ ماہیِ بے آب ہے

بانگِ درا،ص:۹۳

لاؤں وہ تنکے کہیں سے آشیانے کے لیے
بجلیاں بیتاب ہوں جن کو جلانے کے لیے

بانگِ درا،ص:۹۹

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بیتاب! تو
پہلے گوہر تھا، بنا اب گوہرِ نایاب تو

بانگِ درا،ص:۱۱۳

ہے مرے باغِ سخن کے لیے تو بادِ بہار
میرے بیتاب تخیل کو دیا تو نے قرار

بانگِ درا،ص:۱۱۶

مرے خورشید! کبھی تو بھی اٹھا اپنی نقاب
بہرِ نظارہ تڑپتی ہے نگاہِ بیتاب

بانگِ درا، ص:۱۱۸

بیتاب ہے اس جہاں کی ہر شے
کہتے ہیں جسے سکوں، نہیں ہے

بانگِ درا، ص:۱۱۹

میرے پہلو میں دلِ مضطر نہ تھا، سیماب تھا
ارتکابِ جرمِ الفت کے لیے بیتاب تھا

بانگِ درا، ص:۱۲۰

لے کے آیا ہے جہاں میں عادتِ سیماب تو
تیری بیتابی کے صدقے، ہے عجب بیتاب تو

بانگِ درا، ص:۱۲۲

☆-☆-☆

بے خبر

سوداگری نہیں، یہ عبادت خدا کی ہے!
اے بے خبر! جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

بانگِ درا،ص:۱۰۸

عروسِ شب کی زلفیں تھیں ابھی نا آشنا خم سے
ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذت رم سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

ہاتھ جس گلچیں کا ہے محفوظ نوکِ خار سے
عشق جس کا بے خبر ہے ہجر کے آزار سے

بانگِ درا،ص:۱۵۶

بے خبر! تو جوہرِ آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے!

بانگِ درا،ص:۱۹۳

بے خبر ہوں گرچہ ان کی وسعتِ مقصد سے میں
آفرینش دیکھتا ہوں ان کی اس مرقد سے میں

بانگِ درا،ص:۲۱۳

آہ! بدقسمت رہے آوازِ حق سے بے خبر
غافل اپنے پھل کی شیرینی سے ہوتا ہے شجر

بانگِ درا،ص:۲۳۹

پختہ تر ہے گردشِ پیہم سے جامِ زندگی
ہے یہی اے بے خبر رازِ دوامِ زندگی!

بانگِ درا،ص:۲۵۸

ربط و ضبطِ ملتِ بیضا ہے مشرق کی نجات
ایشیا والے ہیں اس نکتے سے اب تک بے خبر

بانگِ درا،ص:۲۶۵

تیغ و تفنگ دستِ مسلماں میں ہے کہاں
ہو بھی تو دل ہیں موت کی لذت سے بے خبر!

ضربِ کلیم،ص:۴۹۰

لیکن اے شہباز یہ مرغانِ صحرا کے اچھوت
ہیں فضائے نیلگوں کے پیچ و خم سے بے خبر!

ضربِ کلیم،ص:۶۳۲

☆-☆-☆

بے نیازی

ذرا سی پھر ربوبیت سے شانِ بے نیازی لی
ملک سے عاجزی، افتادگی تقدیرِ شبنم سے

بانگِ درا، ص:۱۱۱

بے نیازی سے ہے پیدا میری فطرت کا نیاز
سوز و سازِ جستجو مثلِ صبا رکھتا ہوں میں

بانگِ درا، ص:۱۲۳

گدائے میکدہ کی شانِ بے نیازی دیکھ
پہنچ کے چشمۂ حیواں پہ توڑتا ہے سبو!

بانگِ درا، ص:۳۰۵

وہی میری کم نصیبی، وہی تیری بے نیازی!
میرے کام کچھ نہ آیا یہ کمالِ نے نوازی!

بانگِ درا، ص:۳۰۹

کہاں سے تو نے اے اقبالؔ سیکھی ہے یہ درویشی
کہ چرچا پادشاہوں میں ہے تیری بے نیازی کا!

بالِ جبریل، ص:۳۲۳

جمالِ عشق و مستی نے نوازی
جلالِ عشق و مستی بے نیازی

بالِ جبریل، ص:۳۷۵

نہ محتاجِ سلطاں، نہ مرعوبِ سلطاں
محبت ہے آزادی و بے نیازی!

بالِ جبریل، ص:۴۳۸

نہ میں اعجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۵

اس فقر سے آدمی میں پیدا
اللہ کی شانِ بے نیازی!

ضربِ کلیم، ص:۵۵۱

خاکی و نوری نہاد، بندۂ مولا صفات
ہر دو جہاں سے غنی، اس کا دلِ بے نیاز

بالِ جبریل، ص:۳۸۹

☆-☆-☆

بیدار

محبت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے
کیا ہے اپنے بختِ خفتہ کو بیدار قوموں نے

بانگِ درا،ص:۷۵

جو ہے بیدار انساں میں وہ گہری نیند سوتا ہے
شجر میں، پھول میں، حیواں میں، پتھر میں، ستارے میں

بانگِ درا،ص:۱۳۸

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

بانگِ درا،ص:۱۵۵

کس کی شمشیر جہانگیر، جہاندار ہوئی؟
کس کی تکبیر سے دنیا تری بیدار ہوئی؟

بانگِ درا،ص:۱۶۵

آنکھ کو بیدار کر دے وعدۂ دیدار سے
زندہ کر دے دل کو سوزِ جوہرِ گفتار سے

بانگِ درا،ص:۱۸۹

خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اس کو حکمراں کی ساحری

بانگِ درا،ص:۲۶۰

دلِ بیدار فاروقی، دلِ بیدار کرّاری
مسِ آدم کے حق میں کیمیا ہے دل کی بیداری

بالِ جبریل، ص:۳۲۹

عزائم کو سینوں میں بیدار کر دے
نگاہِ مسلماں کو تلوار کر دے

بالِ جبریل، ص:۳۹۷

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں!

بالِ جبریل، ص:۴۱۲

جگر سے وہی تیر پھر پار کر!
تمنا کو سینوں میں بیدار کر!

بالِ جبریل، ص:۴۱۶

☆-☆-☆

بیزار

ان میں کاہل بھی ہیں، غافل بھی ہیں، ہشیار بھی ہیں
سیکڑوں ہیں کہ ترے نام سے بیزار بھی ہیں

بانگِ درا،ص:۱۶۶

کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار؟
ہو گئی کس کی نگہ طرزِ سلف سے بیزار؟

بانگِ درا،ص:۲۰۳

مندر سے تو بیزار تھا پہلے ہی سے "بدری"
مسجد سے نکلتا نہیں، ضدی ہے "مسیتا"

بانگِ درا،ص:۲۸۹

چمک سورج میں کیا باقی رہے گی
اگر بیزار ہو اپنی کرن سے!

بالِ جبریل،ص:۳۷۹

خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہے؟
خرد بیزار دل سے دل خرد سے!

بالِ جبریل،ص:۳۸۰

تن بے رُوح سے بیزار ہے حق
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

بالِ جبریل،ص:۳۸۲

میں ناخوش و بیزار ہوں مرمر کی سلوں سے
میرے لیے مٹی کا حرم اور بنا دو!

بال جبریل، ص:۳۰۲

پرانی سیاست گری خوار ہے
زمیں میر و سلطاں سے بیزار ہے!

بال جبریل، ص:۳۱۵

یہ ثابت بھی ہے اور سیار بھی!
عناصر کے پھندوں سے بیزار بھی!

بال جبریل، ص:۳۱۷

آئی یہ صدا سلسلۂ فقر ہوا بند
ہیں اہل نظر کشور پنجاب سے بیزار!

بال جبریل، ص:۳۵۱

☆-☆-☆

بیگانہ

مرے غم و پیچ کو نجومی کی آنکھ پہچانتی نہیں ہے
ہدف سے بیگانہ تیر اس کا، نظر نہیں جس کی عارفانہ!

بالِ جبریل، ص:۳۲۲

اللہ کا سو شکر، کہ پروانہ نہیں میں
دریوزہ گرِ آتشِ بیگانہ نہیں میں

بالِ جبریل، ص:۴۰۷

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی!

بالِ جبریل، ص:۳۹۷

کوئی بتائے مجھے یہ غیاب ہے کہ حضور
سب آشنا ہیں یہاں، ایک میں ہوں بیگانہ!

بالِ جبریل، ص:۳۴۳

نگہ پیدا کر اے غافل تجلی عین فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا

بالِ جبریل، ص:۳۱۴

آہ! شودر کے لیے ہندوستاں غم خانہ ہے
دردِ انسانی سے اس بستی کا دل بیگانہ ہے

بانگِ درا، ص:۲۳۹

قمر اپنے لباسِ نو میں بیگانہ سا لگتا تھا
نہ تھا واقف ابھی گردش کے آئینِ مسلّم سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

مانندِ خامہ تیری زباں پر ہے حرفِ غیر
بیگانہ شے پہ نازشِ بیجا بھی چھوڑ دے

بانگِ درا،ص:۱۰۷

واں بھی انساں اپنی اصلیت سے بیگانے ہیں کیا؟
امتیازِ ملت و آئیں کے دیوانے ہیں کیا؟

بانگِ درا،ص:۳۹

تمام عارف و عامی خودی سے بیگانہ!
کوئی بتائے یہ مسجد ہے یا کہ میخانہ!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۸۳

☆-☆-☆

پاک

پاک رکھ اپنی زباں، تلمیذِ رحمانی ہے تو!
ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

بانگِ درا،ص:۵۳

پاک اس اُجڑے گلستاں کی نہ ہو کیونکر زمیں!
خانقاہِ عظمتِ اسلام ہے یہ سر زمیں

بانگِ درا،ص:۱۳۵

قبر اس تہذیب کی یہ سر زمینِ پاک ہے
جس سے تاکِ گلشنِ یورپ کی رگ نمناک ہے

بانگِ درا،ص:۱۳۶

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بیباک
عدل اس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک

بانگِ درا،ص:۲۰۳

پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

بانگِ درا،ص:۲۰۵

''کشتیِ مسکین'' و ''جانِ پاک'' و ''دیوارِ یتیم''
علمِ موسیٰ علیہ السلام بھی ہے تیرے سامنے حیرت فروش

بانگِ درا،ص:۲۵۶

ضمیر پاک و نگاہِ بلند و مستیٔ شوق
نہ مال و دولتِ قاروں نہ فکرِ افلاطوں!

بالِ جبریل، ص:۳۱۹

دل سوز سے خالی ہے، نگہ پاک نہیں ہے
پھر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک نہیں ہے

بالِ جبریل، ص:۳۲۵

نگاہ پاک ہے تیری تو پاک ہے دل بھی
کہ دل کو حق نے کیا ہے نگاہ کا پیرو

بالِ جبریل، ص:۳۶۶

ترا جوہر ہے نوری، پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو

بالِ جبریل، ص:۳۷۶

☆-☆-☆

پانی

کوئی پہاڑ یہ کہتا تھا اک گلہری سے
تجھے ہو شرم، تو پانی میں جا کے ڈوب مرے

بانگِ درا،ص:۳۱

صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو

بانگِ درا،ص:۴۷

ہو دل فریب ایسا کہسار کا نظارہ
پانی بھی موج بن کر اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہو

بانگِ درا،ص:۴۷

آغوش میں زمیں کی سویا ہوا ہو سبزہ
پھر پھر کے جھاڑیوں میں پانی چمک رہا ہو

بانگِ درا،ص:۴۷

خالی شرابِ عشق سے لالے کا جام ہو
پانی کی بوند گریۂ شبنم کا نام ہو

بانگِ درا،ص:۵۰

چرخ نے بالی چرا لی ہے عروسِ شام کی؟
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیمِ خام کی؟

بانگِ درا،ص:۵۳

پرتوِ مہر کے دم سے ہے اُجالا تیرا
سیمِ سیال ہے پانی ترے دریاؤں کا

بانگِ درا،ص:۵۴

میں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا
گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی

بانگِ درا،ص:۶۰

یہ استغنا ہے پانی میں نگوں رکھتا ہے ساغر کو
تجھے بھی چاہیے مثلِ حباب آبجو رہنا

بانگِ درا،ص:۷۵

سایہ دیا شجر کو، پرواز دی ہوا کو
پانی کو دی روانی، موجوں کو بے کلی دی

بانگِ درا،ص:۸۴

☆-☆-☆

پتھر

نکالا کعبے سے پتھر کی مورتوں کو کبھی
کبھی بتوں کو بنایا حرم نشیں میں نے

بانگِ درا، ص:۸۳

ایک پتھر کے جو ٹکڑے کا نصیبا جاگا
خاتمِ دستِ سلیماں کا نگیں بن کے رہا

بانگِ درا، ص:۸۶

پتھر کی مورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے
خاکِ وطن کا مجھ کو ہر ذرّہ دیوتا ہے

بانگِ درا، ص:۸۸

سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے

بانگِ درا، ص:۱۰۶

ہم سے پہلے تھا عجب تیرے جہاں کا منظر
کہیں مسجود تھے پتھر، کہیں معبود شجر

بانگِ درا، ص:۱۶۳

ہو نکو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچو گے جو مل جائیں صنم پتھر کے؟

بانگِ درا، ص:۲۰۱

پتھر ہے اس کے واسطے موجِ نسیم بھی
نازک بہت ہے آئینۂ آبروئے مرد

بانگِ درا، ص:۲۲۲

کلی بولی سریرِ آرا ہماری ہے وہ شہزادی
درخشاں جس کی ٹھوکر سے ہوں پتھر بھی نگیں بن کر

بانگِ درا، ص:۲۲۳

فرنگی شیشہ گر کے فن سے پتھر ہو گئے پانی
مری اکسیر نے شیشے کو بخشی سختیِ خارا!

بالِ جبریل، ص ۳۱۷

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بوقلمونی
وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ نگیں ہے

ضربِ کلیم، ص:۴۹۹

☆-☆-☆

پردہ

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے،
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روحِ قرآنی

ضربِ کلیم، ص:۴۹۳

اس جلوۂ بے پردہ کو پردوں میں چھپا دیکھ!
ایامِ جدائی کے ستم دیکھ، جفا دیکھ!

بالِ جبریل، ص:۳۴۳

تری نوا سے ہے بے پردہ زندگی کا ضمیر
کہ تیرے ساز کی فطرت نے کی ہے مضرابی!

بالِ جبریل، ص:۴۲۳

اٹھا ساقیا پردہ اس راز سے
لڑا دے ممولے کو شہباز سے!

بالِ جبریل، ص:۴۱۵

کیوں خالق و مخلوق میں حائل رہیں پردے
پیرانِ کلیسا کو کلیسا سے اٹھا دو

بالِ جبریل، ص:۴۰۲

عالمِ نو ہے ابھی پردۂ تقدیر میں
میری نگاہوں میں ہے اس کی سحر بے حجاب

بالِ جبریل، ص:۳۹۲

پردہ اٹھا دوں اگر چہرۂ افکار سے
لا نہ سکے گا فرنگ میری نواؤں کی تاب

بال جبریل،ص:۳۹۲

یہ ڈراما دکھائے گا کیا سین؟
پردہ اٹھنے کی منتظر ہے نگاہ

بال جبریل،ص:۲۸۳

کیوں ساز کے پردے میں مستور ہو لے تیری
تو نغمۂ رنگیں ہے، ہر گوش پہ عریاں ہو

بال جبریل،ص:۲۸۰

پردہ چہرے سے اٹھا، انجمن آرائی کر
چشم مہر و مہ و انجم کو تماشائی کر

بال جبریل،ص:۲۷۹

☆-☆-☆

پرواز

زمیں سے نوریانِ آسماں پرواز کہتے تھے
یہ خاکی زندہ تر، پایندہ تر، تابندہ تر نکلے!

بانگِ درا، ص:۲۷۳

آیا ہے مگر اس سے عقیدوں میں تزلزل
دنیا تو ملی، طائرِ دیں کر گیا پرواز

بانگِ درا، ص:۱۰۵

خوگرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں!
موت اس گلشن میں جز سنجیدنِ پَر کچھ نہیں!

بانگِ درا، ص:۲۳۳

حیرتی ہوں میں تری تصویر کے اعجاز کا
رخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا

بانگِ درا، ص:۲۲۰

کچھ شک نہیں پرواز میں آزاد ہے تو بھی
حد ہے تری پرواز کی لیکن سرِ دیوار

بالِ جبریل، ص:۲۱۹

شوقِ پرواز میں مہجور نشیمن بھی ہوئے
بے عمل تھے ہی جواں دین سے بدظن بھی ہوئے

بانگِ درا، ص:۲۰۳

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

بانگِ درا، ص:۱۹۹

اڑا جو پستیِ دنیا سے تو سوئے گردوں
سکھائی تجھ کو ملائک نے رفعتِ پرواز

بانگِ درا، ص:۱۹۷

شاعر کے فکر کو پرِ پرواز خامشی
سرمایہ دارِ گرمیِ آواز خامشی

بانگِ درا، ص:۱۷۸

ہم صیاد نہیں، اور پر و بال بھی ہیں
پھر سبب کیا ہے نہیں تجھ کو دماغِ پرواز

بانگِ درا، ص:۱۷۷

☆-☆-☆

پروانہ

گیسوئے اُردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائیِ دل سوزیِ پروانہ ہے

بانگِ درا،ص:۲۷

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب!
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب!

بانگِ درا،ص:۳۳

واں بھی جل مرتا ہے سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟
اس چمن میں بھی گل و بلبل کا ہے افسانہ کیا؟

بانگِ درا،ص:۳۹

پروانہ تجھ سے کرتا ہے اے شمع! پیار کیوں؟
یہ جانِ بے قرار ہے تجھ پہ نثار کیوں؟

بانگِ درا،ص:۴۰

پروانہ اور ذوقِ تماشائے روشنی!
کیڑا ذرا سا اور تمنائے روشنی!

بانگِ درا،ص:۴۱

ٹپک اے شمع! آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری

بانگِ درا،ص:۶۸

جلانا دل کا ہے گویا سراپا نور ہو جانا
یہ پروانہ جو سوزاں ہو تو شمعِ انجمن بھی ہے

بانگِ درا،ص:۷۶

پروانہ اک پتنگا، جگنو بھی اک پتنگا
وہ روشنی کا طالب، یہ روشنی سراپا

بانگِ درا،ص:۸۴

اپنے پروانوں کو پھر ذوقِ خود افروزی دے
برقِ دیرینہ کو فرمانِ جگر سوزی دے

بانگِ درا،ص:۱۴۹

میں تو جلتی ہوں کہ ہے مضمر مری فطرت میں سوز
تو فروزاں ہے کہ پروانوں کو ہو سودا ترا

بانگِ درا،ص:۱۸۳

☆-☆-☆

پریشاں

مطمئن ہے تو، پریشاں مثلِ بُو رہتا ہوں میں
زخمیِ شمشیرِ ذوقِ جستجو رہتا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۴۴

یہ حکم تھا کہ گلشنِ کُن کی بہار دیکھ
ایک آنکھ لے کے خوابِ پریشاں ہزار دیکھ

بانگِ درا،ص:۴۵

رحمتِ تیغِ دریا سے گریزاں ہوں میں
وسعتِ بحر کی فرقت میں پریشاں ہوں میں

بانگِ درا،ص:۶۲

پریشاں ہوں میں مشتِ خاک، لیکن کچھ نہیں کھلتا
سکندر ہوں کہ آئینہ ہوں یا گردِ کدورت ہوں

بانگِ درا،ص:۶۹

مگر غنچوں کی صورت ہوں دلِ دردآشنا پیدا
چمن میں مشتِ خاک اپنی پریشاں کر کے چھوڑوں گا

بانگِ درا،ص:۷۱

بجھ کے بزمِ ملتِ بیضا پریشاں کر گئی
اور دیا تہذیبِ حاضر کا فروزاں کر گئی

بانگِ درا،ص:۱۳۶

جوئے سیماب رواں پھٹ کر پریشاں ہو گئی
مضطرب بوندوں کی اک دنیا نمایاں ہو گئی

بانگِ درا،ص:۱۵۷

تھی تو موجود ازل سے ہی تری ذاتِ قدیم
پھول تھا زیبِ چمن، پر نہ پریشاں تھی شمیم

بانگِ درا،ص:۱۶۳

قمریاں شاخِ صنوبر سے گریزاں بھی ہوئیں
پتیاں پھول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں

بانگِ درا،ص:۱۷۰

کیوں میری چاندنی میں پھرتا ہے تو پریشاں
خاموش صورتِ گل، مانندِ بو پریشاں

بانگِ درا،ص:۱۷۳

☆-☆-☆

پوشیدہ

ذرّے ذرّے میں ترے خوابیدہ ہیں شمس و قمر
یوں تو پوشیدہ ہیں تیری خاک میں لاکھوں گہر

بانگِ درا،ص:۴۷

ہے شانِ آہ کی ترے دودِ سیاہ میں
پوشیدہ کوئی دل ہے تری جلوہ گاہ میں؟

بانگِ درا،ص:۴۴

ہاتھ کی جنبش میں، طرزِ دید میں پوشیدہ ہے
تیری صورت آرزو بھی تیری نوزائیدہ ہے

بانگِ درا،ص:۶۶

جو تو سمجھے تو آزادی ہے پوشیدہ محبت میں
غلامی ہے اسیرِ امتیازِ ما و تو رہنا

بانگِ درا،ص:۷۵

حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں؟

بانگِ درا،ص:۸۴

ابھی امکاں کے ظلمت خانے سے ابھری ہی تھی دنیا
مذاقِ زندگی پوشیدہ تھا پہنائے عالم سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

دل ہر ذرہ میں پوشیدہ کسک ہے اس کی
نور یہ وہ ہے کہ ہر شے میں جھلک ہے اس کی

بانگِ درا،ص:۱۱۷

اس رہ میں مقام بے محل ہے
پوشیدہ قرار میں اجل ہے

بانگِ درا،ص:۱۱۹

سیکڑوں نخل ہیں، کاہیدہ بھی، بالیدہ بھی ہیں
سیکڑوں بطنِ چمن میں ابھی پوشیدہ بھی ہیں

بانگِ درا،ص:۲۰۵

چمن کے تشنہ، مراتش کے بیابان میں ہے
اور پوشیدہ مسلمان کے ایمان میں ہے

بانگِ درا،ص:۲۰۷

☆-☆-☆

پھول

ہو نہ یہ پھول، تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو

بانگِ درا،ص:۲۰۷

کبھی یہ پھول ہم آغوشِ مدعا نہ ہوا
کسی کے دامنِ رنگیں سے آشنا نہ ہوا

بانگِ درا،ص:۱۵۸

آہ! جب گلشن کی جمعیت پریشاں ہو چکی
پھول کو بادِ بہاری کا پیام آیا تو کیا

بانگِ درا،ص:۱۸۵

سورج نے جاتے جاتے شامِ سیہ قبا کو
طشتِ افق سے لیکر لالے کے پھول مارے

بانگِ درا،ص:۱۷۳

قمریاں شاخِ صنوبر سے گریزاں بھی ہوئیں
پتیاں پھول کی جھڑ جھڑ کے پریشاں بھی ہوئیں

بانگِ درا،ص:۱۷۰

پتیاں پھولوں کی گرتی ہیں خزاں میں اس طرح
دستِ طفلِ خفتہ سے رنگیں کھلونے جس طرح

بانگِ درا،ص:۱۵۲

جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھولوں کے پیرہن میں

بانگِ درا،ص:۱۲۱

شورخ تو ہو گی، تو گودی سے اتاریں گے تجھے
گر گیا پھول جو سینے کا تو ماریں گے تجھے

بانگِ درا،ص:۱۱۷

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں؟

بانگِ درا،ص:۸۴

سرخ پوشاک ہے پھولوں کی، درختوں کی ہری
تیری محفل میں کوئی سبز، کوئی لال پری

بانگِ درا،ص:۵۴

☆-☆-☆

پیام

پیام سجدہ کا یہ زیروبم ہوا مجھ کو
جہاں تمام سوادِ حرم ہوا مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۳

اوروں کا ہے پیام اور، میرا پیام اور ہے
عشق کے دردمند کا طرزِ کلام اور ہے

بانگِ درا،ص:۱۱۳

مدیرِ مخزن سے کوئی اقبالؔ جا کے میرا پیام کہہ دے
جو کام کچھ کر رہی ہیں قومیں، انھیں مذاقِ سخن نہیں ہے

بانگِ درا،ص:۱۳۶

آئے ہیں آپ لے کے شفا کا پیام کیا؟
رکھتے ہیں اہلِ درد مسیحا سے کام کیا؟

بانگِ درا،ص:۱۹۸

جاتا ہوں میں حضور رسالت ﷺ پناہ میں
لے جاؤں گا خوشی سے اگر ہو کوئی پیام

بانگِ درا،ص:۲۳۷

یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبح گاہی
کہ خودی کے عارفوں کا ہے مقام پادشاہی!

بالِ جبریل،ص:۳۳۷

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا!

بالِ جبریل، ص:۳۳۹

ذرا دیکھ اے ساقیِ لالہ فام
سناتی ہے یہ زندگی کا پیام!

بالِ جبریل، ص:۴۱۵

تری نماز میں باقی جلال ہے، نہ جمال
تری اذاں میں نہیں ہے مری سحر کا پیام!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۶

"وہ موت ہے مسلماں کے لیے برگِ حشیش
جس موت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام!"

ضربِ کلیم، ص:۵۱۸

☆-☆-☆

پیدا

فضائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
سفر خاکی شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ

ضربِ کلیم،ص:۵۲۵

ہر شاخ سے یہ نکتۂ پیچیدہ ہے پیدا
پودوں کو بھی احساس ہے پہنائے فضا کا!

ضربِ کلیم،ص:۵۱۳

پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شرر سے

ضربِ کلیم،ص:۵۰۳

لیکن مجھے پیدا کیا اس دیس میں تو نے
جس دیس کے بندے ہیں غلامی پہ رضا مند!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۵

یہ سحر جو کبھی فردا ہے کبھی ہے امروز
نہیں معلوم کہ ہوتی ہے کہاں سے پیدا

ضربِ کلیم،ص:۴۷۶

دلِ بیدار پیدا کر کہ دل خوابیدہ ہے جب تک
نہ تیری ضرب ہے کاری، نہ میری ضرب ہے کاری!

بالِ جبریل،ص:۳۲۹

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صہبا!

بال جبریل،ص:۳۱۵

نگہ پیدا کر اے غافل تجلی عین فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا

بال جبریل،ص:۳۱۳

حرم کے دل میں سوز آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی!

بال جبریل،ص:۳۰۳

ترے ہنگاموں کی تاثیر یہ پھیلی بن میں
بے زبانوں میں بھی پیدا ہے مذاق گفتار

بانگ درا،ص:۲۸۸

☆-☆-☆

پیرہن

یہ پیرہن شام کو دے رہے تھے
ستاروں کو تعلیم تابندگی تھی

بانگِ درا،ص:۵۷

تکمہ کوئی گرا ہے مہتاب کی قبا کا؟
ذرہ ہے یا نمایاں سورج کے پیرہن میں؟

بانگِ درا،ص:۸۴

جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھولوں کے پیرہن میں

بانگِ درا،ص:۱۲۱

الٰہی عقلِ خجستہ پے کو ذرا سی دیوانگی سکھا دے
اسے ہے سودائے بخیہ کاری، مجھے سرِ پیرہن نہیں ہے

بانگِ درا،ص:۱۳۵

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے

بانگِ درا،ص:۱۶۰

میری ہستی پیرہن عریانیِ عالم کی ہے
میرے مٹ جانے سے رسوائی بنی آدم کی ہے

بانگِ درا،ص:۱۹۶

ذوقِ حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیل ﷺ
ورنہ خاکستر ہے تیری زندگی کا پیرہن

بانگِ درا، ص:۲۲۰

تجھے کیوں فکر ہے اے گل! دلِ صد چاک بلبل کی
تو اپنے پیرہن کے چاک تو پہلے رفو کر لے!

بانگِ درا، ص:۲۴۹

اچھا بھی اس کی ہے آخر خریدیں کب تلک
چھتریاں، رومال، مفلر، پیرہن جاپان سے

بانگِ درا، ص:۲۸۵

پھول ہیں صحرا میں یا پریاں قطار اندر قطار
اُودے اُودے، نیلے نیلے، پیلے پیلے پیرہن

بالِ جبریل، ص:۳۲۲

☆-☆-☆

پیغام

گل کی کلی چٹک کر پیغام دے کسی کا
ساغر ذرا سا گویا مجھکو جہاں نما ہو

بانگِ درا،ص:۴۷

اُجالا جب ہوا رخصت جبینِ شب کی افشاں کا
نسیمِ زندگی پیغام لائی صبحِ خنداں کا

بانگِ درا،ص:۵۶

اک جہانِ تازہ کا پیغام تھا جن کا ظہور
کھا گئی عصرِ کہن کو جن کی تیغِ ناصبور

بانگِ درا،ص:۱۳۳

نقشِ توحید کا ہر دل پہ بٹھایا ہم نے
زیرِ خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

بانگِ درا،ص:۱۶۵

کوہ میں، دشت میں لے کر ترا پیغام پھرے
اور معلوم ہے تجھکو کبھی ناکام پھرے؟

بانگِ درا،ص:۱۶۶

پیغبرا! تو جوہرِ آئینۂ ایام ہے
تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے!

بانگِ درا،ص:۱۹۲

ہے جو ہنگامہ بپا یورشِ بلغاری کا
غافلوں کے لیے پیغام ہے بیداری کا

بانگِ درا، ص:۲۰۶

موت تجدیدِ مذاقِ زندگی کا نام ہے
خواب کے پردے میں بیداری کا اک پیغام ہے!

بانگِ درا، ص:۲۳۳

بندۂ مزدور کو جا کر مرا پیغام دے
خضر کا پیغام کیا، ہے یہ پیامِ کائنات

بانگِ درا، ص:۲۶۳

مکاں فانی، مکیں آنی، ازل تیرا، ابد تیرا،
خدا کا آخری پیغام ہے تو، جاوداں تو ہے!

بانگِ درا، ص:۲۶۹

☆-☆-☆

پیمانہ

نہ صہبا ہوں، نہ ساقی ہوں، نہ مستی ہوں، نہ پیمانہ
میں اس میخانۂ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

بانگِ درا،ص:۴۹

اٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بتخانے سے
مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے

بانگِ درا،ص:۹۰

آنکھ مل جاتی ہے ہفتاد و دو ملت سے تری
ایک پیمانہ ترا سارے زمانے کے لیے

بانگِ درا،ص:۹۹

جلوۂ آشام ہے یہ صبح کے میخانے میں
زندگی اس کی ہے خورشید کے پیمانے میں

بانگِ درا،ص:۱۱۸

بادہ دیرینہ ہو اور گرم ہو ایسا کہ گداز
جگرِ شیشہ و پیمانہ و مینا کر دیں

بانگِ درا،ص:۱۳۲

سوچ تو دل میں لقب ساقی کا ہے زیبا تجھے؟
انجمن پیاسی ہے اور پیمانہ بے صہبا ترا

بانگِ درا،ص:۱۸۴

رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے!

بانگِ درا،ص:۱۸۷

تو اگر خوددار ہے منت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسانگوں پیمانہ کر

بانگِ درا،ص:۱۹۱

آئی آواز غم انگیز ہے افسانہ ترا
اشکِ بیتاب سے لبریز ہے پیمانہ ترا

بانگِ درا،ص:۲۰۰

تو نہ مٹ جائے گا ایران کے مٹ جانے سے
نشۂ مے کو تعلق نہیں پیمانے سے

بانگِ درا،ص:۲۰۶

☆-☆-☆

تجارت

اقوام جہاں میں ہے رقابت تو اسی سے
تسخیر ہے مقصود تجارت تو اسی سے

بانگِ درا،ص:۱۶۰

ہوگو نام جو قبروں کی تجارت کر کے
کیا نہ بیچوگے جو مل جائیں صنم پتھر کے؟

بانگِ درا،ص:۲۰۱

فرما رہے تھے شیخ طریقِ عمل پہ وعظ
کفار ہند کے ہیں تجارت میں سخت کوش

بانگِ درا،ص:۲۸۷

دیکھیے چلتی ہے مشرق کی تجارت کب تک
شیشۂ دیں کے عوض جام و سبو لیتا ہے

بانگِ درا،ص:۲۸۸

ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جُوا ہے
سُود ایک کا لاکھوں کے لیے مرگِ مفاجات!

بالِ جبریل،ص:۳۹۹

یہ عیشِ فراواں، یہ حکومت، یہ تجارت
دلِ سینۂ بے نور میں محرومِ تسلی!

ضربِ کلیم،ص:۶۰۱

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

ارمغان حجاز،ص:۶۵۸

یہ علم، یہ حکمت، یہ سیاست، یہ تجارت
جو کچھ ہے وہ ہے فکرِ ملوکانہ کی ایجاد!

ارمغان حجاز،ص:۶۶۵

☆-☆-☆

تجلی

ایک جلوہ تھا کلیم طورِ سینا کے لیے
تو تجلی ہے سراپا چشمِ بینا کے لیے

بانگِ درا، ص:۴۱

آہ! وہ کشور بھی تاریکی سے کیا معمور ہے؟
یا محبت کی تجلی سے سراپا نور ہے؟

بانگِ درا، ص:۴۰

اے آفتاب! ہم کو ضیائے شعور دے
چشمِ خرد کو اپنی تجلی سے نور دے

بانگِ درا، ص:۴۳

جلتی ہے تو کہ برقِ تجلی سے دور ہے
بیدرد تیرے سوز کو سمجھے کہ نور ہے

بانگِ درا، ص:۴۵

ہر تقاضا عشق کی فطرت کا ہو جس سے خموش
آہ! وہ کامل تجلی مدّعا رکھتا ہوں میں

بانگِ درا، ص:۱۴۳

دلِ طورِ سینا و فاراں دو نیم
تجلی کا پھر منتظر ہے کلیم علیہ السلام!!

بالِ جبریل، ص:۴۱۵

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلی میں!
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی!

بالِ جبریل، ص:۳۱۲

حکیم و عارف و صوفی تمام مستِ ظہور
کسے خبر کہ تجلی ہے عین مستوری!

بالِ جبریل، ص:۳۳۳

ہے ذوقِ تجلی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۲۵

نگہ پیدا کر اے غافل تجلی عین فطرت ہے
کہ اپنی موج سے بیگانہ رہ سکتا نہیں دریا

بالِ جبریل، ص:۳۱۴

☆-☆-☆

تحقیق

کس طرح ہوا کند ترا نشترِ تحقیق؟
ہوتے نہیں کیوں تجھ سے ستاروں کے جگر چاک؟

ارمغانِ حجاز، ص:٦٦٩

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا
ہو کھیل مریدی کا تو ہرتا ہے بہت جلد!

ضربِ کلیم، ص:٥٢٣

حلقۂ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں
آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق

ضربِ کلیم، ص:٤٨٣

شیر مردوں سے ہوا بیشۂ تحقیق تہی
رہ گئے صوفی و مُلّا کے غلام اے ساقی!

بالِ جبریل، ص:٣٠٣

خیمہ زن ہو وادیِ سینا میں مانندِ کلیم
شعلۂ تحقیق کو غارت گرِ کاشانہ کر

بانگِ درا، ص:١٩٠

☆-☆-☆

تخیل

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

بانگِ درا، ص:۲۶

دیدۂ باطن پہ رازِ نظمِ قدرت ہو عیاں
ہو شناسائے فلک شمعِ تخیل کا دھواں

بانگِ درا، ص:۴۹

تلخیِ دوراں کے نقشے کھینچ کر رلوائیں گے
یا تخیل کی نئی دنیا ہمیں دکھلائیں گے

بانگِ درا، ص:۸۹

ہے مرے باغِ سخن کے لیے تو بادِ بہار
میرے بیتاب تخیل کو دیا تو نے قرار

بانگِ درا، ص:۱۱۶

سچ اگر پوچھے تو افلاسِ تخیل ہے وفا
دل میں ہر دم اک نیا محشر بپا رکھتا ہوں میں

بانگِ درا، ص۔۱۳۳

☆-☆-☆

ترانہ

کہہ ہم سے بھی اس کشورِ دلکش کا فسانہ
گاتا ہے قمر جس کی محبت کا ترانہ

بانگِ درا،ص:۲۱۵

اقبال کا ترانہ بانگِ درا ہے گویا
ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

سکوتِ شام جدائی ہوا بہانہ مجھے
کسی کی یاد نے سکھلا دیا ترانہ مجھے

بانگِ درا،ص:۱۳۶

اس چمن میں مرغِ دل گائے نہ آزادی کا گیت
آہ! یہ گلشن نہیں ایسے ترانے کے لیے

بانگِ درا،ص:۱۰۰

ادا ازل سے ترے عشق کا ترانہ بنی
نماز اس کے نظارے کا اک بہانہ بنی

بانگِ درا،ص:۸۱

☆-☆-☆

تربیت

نہ ہو طبیعت ہی جن کی قابل وہ تربیت سے نہیں سنورتے
ہوا نہ سرسبز رہ کے پانی میں عکسِ سروِ کنارِ جو کا

بانگِ درا،ص:۱۳۶

ہوئی ہے تربیت آغوشِ بیت اللہ میں تیری
دلِ شوریدہ ہے لیکن صنم خانے کا سودائی

بانگِ درا،ص:۱۵۵

تربیت عام تو ہے، جوہرِ قابل ہی نہیں
جس سے تعمیر ہو آدم کی یہ وہ گِل ہی نہیں

بانگِ درا،ص:۲۰۰

اہلِ زمیں کو نسخۂ زندگیِ دوام ہے
خونِ جگر سے تربیت پاتی ہے جو سخنوری

بانگِ درا،ص:۲۱۱

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر مرے اجداد کا سرمایۂ عزت ہوا

بانگِ درا،ص:۲۲۹

مرے حلقۂ سخن میں ابھی زیرِ تربیت ہیں
وہ گدا کہ جانتے ہیں رہ و رسمِ کج کلاہی!

بالِ جبریل،ص:۳۳۷

ہر کسی کی تربیت کرتی نہیں قدرت مگر
کم ہیں وہ طائر کہ ہیں دام و قفس سے بہرہ مند

بانگِ درا،ص:۲۵۳

خودی کی پرورش و تربیت پہ ہے موقوف
کہ مشتِ خاک میں پیدا ہو آتشِ ہمہ سوز!

ضربِ کلیم،ص:۵۳۷

محکوم کے حق میں ہے یہی تربیت اچھی
موسیقی و صورت گری و علمِ نباتات

ضربِ کلیم،ص:۵۴۰

☆-☆-☆

تصوف

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

مسکینی و محکومی و نومیدیٔ جاوید
جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد

ضربِ کلیم، ص:۴۹۷

تمدن، تصوف، شریعت، کلام
بتانِ عجم کے پجاری تمام!

بالِ جبریل، ص:۴۱۶

رندی سے بھی آگاہ، شریعت سے بھی واقف
پوچھو جو تصوف کی، تو منصور کا ثانی

بانگِ درا، ص:۶۰

کہتے تھے کہ پنہاں ہے تصوف میں شریعت
جس طرح کہ الفاظ میں مضمر ہوں معانی

بانگِ درا، ص:۵۹

☆-☆-☆

تعلیم

ہجر، ان قطروں کو لیکن وصل کی تعلیم ہے
دو قدم پر پھر وہی جو مثلِ تارِ سیم ہے

بانگِ درا، ص:۱۵۷

ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم
کیا خبر تھی کہ چلا آئے گا الحاد بھی ساتھ

بانگِ درا، ص:۲۰۹

مرشد کی یہ تعلیم تھی اے مسلمِ شوریدہ سر!
لازم ہے رہرو کے لیے دنیا میں سامانِ سفر

بانگِ درا، ص:۲۳۲

جب پیرِ فلک نے ورق ایام کا الٹا
آئی یہ صدا، پاؤ گے تعلیم سے اعزاز!

بانگِ درا، ص:۲۳۵

اسی قرآں میں ہے اب ترکِ جہاں کی تعلیم
جس نے مومن کو بنایا مہ و پرویں کا امیر

ضربِ کلیم، ص:۴۷۸

اس جنوں سے تجھے تعلیم نے بیگانہ کیا
جو یہ کہتا تھا خرد سے کہ بہانے نہ تراش!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۵

اور یہ اہلِ کلیسا کا نظامِ تعلیم
ایک سازش ہے فقط دین و مروّت کے خلاف!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۸

جوہر میں ہو لَا اِلٰہ تو کیا خوف
تعلیم ہو گو فرنگیانہ!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۹

نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیتِ زن کا نگہباں ہے فقط مرد

ضربِ کلیم، ص:۵۵۸

تعلیم کے تیزاب میں ڈال اس کی خودی کو
ہو جائے ملائم تو جدھر چاہے اسے پھیر!

ضربِ کلیم، ص:۶۱۶

☆-☆-☆

تقدیر

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۷

میں نے ناداروں کو سکھلایا سبق تقدیر کا
میں منعم کو دیا سرمایہ داری کا جنوں!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۴۷

مرد بے حوصلہ کرتا ہے زمانے کا گلہ
بندۂ حُر کے لیے نشترِ تقدیر ہے نوش!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۳

قوموں کی تقدیر وہ مردِ درویش
جس نے نہ ڈھونڈی سلطاں کی درگاہ!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۹

تقدیر تو مبرم نظر آتی ہے ولیکن
پیرانِ کلیسا کی دعا یہ ہے کہ ٹل جائے

ضربِ کلیم، ص:۶۱۸

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

بالِ جبریل، ص:۴۳۹

اگر محصور ہیں مردانِ تاتار!
نہیں اللہ کی تقدیر محصور!

بالِ جبریل، ص:٣٣٧

راز ہے راز ہے تقدیرِ جہانِ تگ و تاز
جوشِ کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

بالِ جبریل، ص:٣٣١

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا؟
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں!

بانگِ درا، ص:٢٧١

آزمودہ فتنہ ہے اک اور بھی گردوں کے پاس
سامنے تقدیر کے رسوائی تدبیر دیکھ!

بانگِ درا، ص:٢٦٦

☆-☆-☆

تقلید

تقلید کی روش سے تو بہتر ہے خود کشی
رستہ بھی ڈھونڈ، خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

بانگِ درا،ص:۱۰۷

گیا ہے تقلید کا زمانہ، مجاز رختِ سفر اٹھائے!
ہوئی حقیقت ہی جب نمایاں تو کس کو یارا ہے گفتگو کا؟

بانگِ درا،ص:۱۳۸

نہ کر تقلید اے جبریل میرے جذب و مستی کی
تن آساں عرشیوں کو ذکر و تسبیح و طواف اولیٰ!

بالِ جبریل،ص:۳۱۵

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ!

بالِ جبریل،ص:۳۶۸

حلقۂ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں
آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق

ضربِ کلیم،ص:۴۸۴

نظر آتے نہیں بے پردہ حقائق ان کو
آنکھ جن کی ہوئی محکومی و تقلید سے کور

ضربِ کلیم،ص:۵۳۱

کہنہ پیکر میں نئی روح کو آباد کرے
یا کہن روح کو تقلید سے آزاد کرے!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۵

پرورش پاتا ہے تقلید کی تاریکی میں
ہے مگر اس کی طبیعت کا تقاضا تخلیق!

ضربِ کلیم، ص:۵۹۱

یہاں مرض کا سبب ہے غلامی و تقلید
وہاں مرض کا سبب ہے نظامِ جمہوری!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۲

لیکن مجھے ڈر ہے کہ یہ آوازۂ تجدید
مشرق میں ہے تقلیدِ فرنگی کا بہانہ

ضربِ کلیم، ص:۶۳۰

☆-☆-☆

تلاش

غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش!
ہر گرگ کو ہے برّۂ معصوم کی تلاش!

ضربِ کلیم، ص:۶۰۷

نہ مصطفیٰ نہ رضا شاہ میں نمود اس کی
کہ روحِ شرق بدن کی تلاش میں ہے ابھی!

ضربِ کلیم، ص:۶۰۳

شعلے سے ٹوٹ کے مثلِ شرر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینۂ پر سوز میں خلوت کی تلاش!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۳

یہ دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
صنم کدہ ہے جہاں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

ضربِ کلیم، ص:۴۷۷

تو یہ کہتا ہے کہ دل کی کر تلاش
طالبِ دل باش و در پیکار باش!

بالِ جبریل، ص:۴۳۳

آیۂ کائنات کا معنیِ دیر یاب تو!
نکلے تری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو!

بالِ جبریل، ص:۴۰۳

تلاش اس کی فضاؤں میں کر نصیب اپنا
جہانِ تازہ مری آہِ صبح گاہ میں ہے!

بال جبریل، ص:۳۶۱

تازہ ویرانے کی سودائے محبت کو تلاش
اور آبادی میں تو زنجیریٔ کشت و نخیل!

بال جبریل، ص:۲۵۸

تعلیم پیرِ فلسفۂ مغربی ہے یہ
ناداں ہیں جن کو ہستیٔ غائب کی ہے تلاش

بال جبریل، ص:۴۳۶

ہوس بھی ہو تو نہیں مجھ میں ہمتِ تگ و تاز
حصولِ جاہ ہے وابستۂ مذاقِ تلاش

بال جبریل، ص:۴۳۸

☆-☆-☆

تمنا

قصاصِ خونِ تمنا کا مانگیے کس سے؟
گناہگار ہے کون اور خوں بہا کیا ہے؟

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۶۷

یہ عناصر کا پرانا کھیل! یہ دُنیائے دوں!
ساکنانِ عرشِ اعظم کی تمناؤں کا خوں!

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۴۷

یہ محبت کی حرارت! یہ تمنا! یہ نمود!
فصلِ گل میں پھول رہ سکتے نہیں زیرِ حجاب!

بالِ جبریل، ص: ۳۳۳

جگر سے وہی تیر پھر پار کر!
تمنا کو سینوں میں بیدار کر!

بالِ جبریل، ص: ۳۱۶

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں اُلجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے!

بانگِ درا، ص: ۲۵۰

یا رب دلِ مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو قلب کو گرما دے، جو روح کو تڑپا دے

بانگِ درا، ص: ۲۱۳

خود تجلی کو تمنا جن کے نظاروں کی تھی
وہ نگاہیں نا امید نور ایمن ہو گئیں

بانگِ درا،ص:۱۸۸

رفتار کی لذت کا احساس نہیں اس کو
فطرت ہی صنوبر کی محروم تمنا ہے!

بانگِ درا،ص:۱۷۹

لیکن یہ وصال کی تمنا
پیغام فراق تھی سراپا

بانگِ درا،ص:۱۴۸

بڑھا تسبیح خوانی کے بہانے عرش کی جانب
تمنائے دلی آخر بر آئی سعی پیہم سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

☆-☆-☆

تنہا

انجمن ہے ایک میری بھی جہاں رہتا ہوں میں
بزم میں اپنی اگر یکتا ہے تو، تنہا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۷۹

اچھا ہے دل کے ساتھ رہے پاسبانِ عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

بانگِ درا،ص:۱۰۸

ہے عجب مجموعۂ اضداد اے اقبال! تو
رونقِ ہنگامۂ محفل بھی ہے، تنہا بھی ہے

بانگِ درا،ص:۱۳۲

یہ کیفیت ہے مری جانِ ناشکیبا کی
مری مثال ہے طفلِ صغیرِ تنہا کی

بانگِ درا،ص:۱۳۶

خوف کہتا ہے کہ "یثرب کی طرف تنہا نہ چل"
شوق کہتا ہے کہ "تو مسلم ہے، بیباکانہ چل"

بانگِ درا،ص:۱۶۱

چاک اس بلبلِ تنہا کی نوا سے دل ہوں
جاگنے والے اسی بانگِ درا سے دل ہوں

بانگِ درا،ص:۱۷۰

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے، تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں، اور بیرونِ دریا کچھ نہیں

بانگِ درا،ص:۱۹۰

نہیں ضبطِ نوا ممکن تو اڑ جا اس گلستاں سے
کہ اس محفل سے خوشتر ہے کسی صحرا کی تنہائی

بانگِ درا،ص:۲۲۳

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں!

بالِ جبریل،ص:۳۵۳

کھڑے ہیں دور وہ عظمت فزائے تنہائی
منارِ خواب گہِ شہسوار چغتائی

بانگِ درا،ص:۹۵

☆-☆-☆

تہذیب

تمھاری تہذیب اپنے خنجر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا، ناپائدار ہو گا

بانگِ درا،ص:۱۴۱

قبر اس تہذیب کی یہ سر زمینِ پاک ہے
جس سے تاکِ گلشنِ یورپ کی رگ نم ناک ہے

بانگِ درا،ص:۱۳۶

ان کو تہذیب نے ہر بند سے آزاد کیا
لا کے کعبے سے صنم خانے میں آباد کیا

بانگِ درا،ص:۲۰۳

تیرے سرودِ رفتہ نغمے علوم نو
تہذیب تیرے قافلہ ہائے کہن کی گرد

بانگِ درا،ص:۲۲۳

نسل، قومیت، کلیسا، سلطنت، تہذیب، رنگ
"خواجگی" نے خوب چن چن کے بنائے مُسکرات

بانگِ درا،ص:۲۶۳

دوئی ملک و دیں کے لیے نامرادی
دوئی چشمِ تہذیب کی نابصیری

بالِ جبریل،ص:۲۱۰

فسادِ قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب
کہ روح اس مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف!

ضربِ کلیم،ص:۵۴۳

کیا فائدہ کچھ کہہ کے بنوں اور بھی معتوب
پہلے ہی خفا مجھ سے ہیں تہذیب کے فرزند

ضربِ کلیم،ص:۵۵۷

میں کھٹکتا ہوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار! تو چھلنی میں چھاج!

ضربِ کلیم،ص:۶۱۶

کہاں فرشتۂ تہذیب کی ضرورت ہے
نہیں زمانۂ حاضر کو اس میں دشواری

ضربِ کلیم،ص:۶۱۳

☆-☆-☆

تہذیبِ حاضر

وہ مذہب تھا اقوامِ عہدِ کہن کا
یہ تہذیبِ حاضر کی سوداگری ہے

بالِ جبریل، ص: ۴۵۰

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلی میں!
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی!

بالِ جبریل، ص: ۴۱۲

سُن اے تہذیبِ حاضر کے گرفتار
غلامی سے بتر ہے بے یقینی!

بالِ جبریل، ص: ۴۷۳

مجھے تہذیبِ حاضر نے عطا کی ہے وہ آزادی
کہ ظاہر میں تو آزادی ہے، باطن میں گرفتاری!

بالِ جبریل، ص: ۳۳۰

لبالب شیشۂ تہذیبِ حاضر ہے مے 'لا' سے
مگر ساقی کے ہاتھوں میں نہیں پیمانۂ 'اِلّا'

بالِ جبریل، ص: ۳۱۶

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیبِ حاضر کی
یہ صنّاعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے!

بانگِ درا، ص: ۲۷۳

حرارت ہے بلا کی بادۂ تہذیبِ حاضر میں
بھڑک اٹھا بھبوکا بن کے مسلم کا تنِ خاکی

بانگِ درا،ص:۲۲۵

بجھ کے بزمِ ملتِ بیضا پریشاں کر گئی
اور دیا تہذیبِ حاضر کا فروزاں کر گئی

بانگِ درا،ص:۱۳۶

☆-☆-☆

تیشہ

زندگانی کی حقیقت کوہکن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی!

بانگِ درا، ص:۲۵۹

بے محنتِ پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شررِ تیشہ سے ہے خانۂ فرہاد!

ضربِ کلیم، ص:۵۹۳

تیشے کی کوئی گردشِ تقدیر تو دیکھے
سیراب ہے پرویز، جگر تشنہ ہے فرہاد!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۵

صدائے تیشہ کہ بر سنگ میخورد و گراست
خبر بگیر کہ آوازِ تیشہ و جگراست

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۹

گھر میں پرویز کے شیریں تو ہوئی جلوہ نما
لے کے آئی ہے مگر تیشۂ فرہاد بھی ساتھ

بانگِ درا، ص:۲۰۹

☆-☆-☆

ثبات

ہر شے کو تیری جلوہ گری سے ثبات ہے
تیرا یہ سوز و ساز سراپا حیات ہے

بانگِ درا،ص:۴۳

سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں
ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں!

بانگِ درا،ص:۱۴۸

آنی و فانی تمام معجزہ ہائے ہنر
کارِ جہاں بے ثبات! کارِ جہاں بے ثبات!

بالِ جبریل،ص:۳۸۶

مرا دل، مری رزم گاہِ حیات!
گمانوں کے لشکر، یقیں کا ثبات!

بالِ جبریل،ص:۴۱۷

فریبِ نظر ہے سکون و ثبات
تڑپتا ہے ہر ذرۂ کائنات

بالِ جبریل،ص:۴۱۸

سمجھتے ہیں ناداں اسے بے ثبات
ابھرتا ہے مٹ مٹ کے نقشِ حیات

بالِ جبریل،ص:۴۱۹

آدم کو ثبات کی طلب ہے
دستورِ حیات کی طلب ہے

ضربِ کلیم، ص:۴۸۰

گرچہ اس دیرِ کہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
کہ نہیں میکدہ و ساقی و مینا کو ثبات!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۹

تری خودی سے ہے روشن ترا حریمِ وجود
حیات کیا ہے؟ اُسی کا سرور و سوز و ثبات

ضربِ کلیم، ص:۵۶۸

خیر اسی میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

☆-☆-☆

ثریا

مقام بندۂ مومن کا ہے ورائے سپہر
زمیں سے تابہ ثریا تمام لات و منات!

ارمغانِ حجاز، ص:۲۶۸

شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اسی دُرج کا دُرِ مکنوں!

ضربِ کلیم، ص:۵۵۶

ناوک ہے مسلماں! ہدف اس کا ہے ثریا
ہے سرِ سرا پردۂ جاں نکتۂ معراج

ضربِ کلیم، ص:۴۷۹

واقف ہو اگر لذتِ بیداریٔ شب سے
اُونچی ہے ثریا سے بھی یہ خاکِ پُراسرار!

بالِ جبریل، ص:۳۳۷

رفعت میں مقاصد کو ہمدوشِ ثریا کر
خودداریٔ ساحل دے، آزادیٔ دریا دے

بانگِ درا، ص:۳۱۳

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوجِ ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم!

بانگِ درا، ص:۲۰۳

گنوا دی ہم نے جو اسلاف سے میراث پائی تھی
ثریا سے زمیں پر آسماں نے ہم کو دے مارا

بانگِ درا،ص:۱۸۰

نطق کو سو ناز ہیں تیرے لبِ اعجاز پر
محوِ حیرت ہے ثریا رفعتِ پرواز پر

بانگِ درا،ص:۳۶

چوٹیاں تیری ثریا سے ہیں سرگرمِ سخن
تو زمیں پر اور پہنائے فلک تیرا وطن

بانگِ درا،ص:۲۳

مضموں فراق کا ہوں، ثریا نشاں ہوں میں
آہنگِ طبعِ ناظمِ کون و مکاں ہوں میں

بانگِ درا،ص:۳۶

☆-☆-☆

جاوید

ہے ابد کے نسخۂ دیرینہ کی تمہید عشق
عقلِ انسانی ہے فانی، زندۂ جاوید عشق

بانگِ درا،ص:١٥٦

جہانِ آب و گِل سے عالمِ جاوید کی خاطر
نبوت ساتھ جس کو لے گئی، وہ ارمغاں تو ہے!

بانگِ درا،ص:٢٦٩

مسکینی و محکومی و نومیدیٔ جاوید
جس کا یہ تصوف ہو وہ اسلام کر ایجاد

ضربِ کلیم،ص:٤٩٧

فطرت کو گوارا نہیں سلطانیٔ جاوید
ہر چند کہ یہ شعبدہ بازی ہے دلآویز

ضربِ کلیم،ص:٦١٠

ابنِ مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے؟
ہیں صفاتِ ذاتِ حق، حق سے جدا یا عینِ ذات؟

ارمغانِ حجاز،ص:٦٥٦

☆-☆-☆

جستجو

یہ ہیں سب ایک ہی سالک کی جستجو کے مقام
وہ جس کی شان میں آیا ہے علّم الاسما!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۵

تیری نگاہِ ناز سے دونوں مراد پا گئے
عقل، غیاب و جستجو! عشق، حضور و اضطراب!

بالِ جبریل،ص:۴۰۶

مَیں، کہ مری غزل میں ہے آتشِ رفتہ کا سراغ
میری تمام سرگزشت کھوئے ہوؤں کی جستجو!

بالِ جبریل،ص:۴۰۵

نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو، پاک دل و پاکباز

بالِ جبریل،ص:۳۸۹

تجھ سے مری زندگی سوز و تب و درد و داغ
تُو ہی مری آرزو، تُو ہی مری جستجو!

بالِ جبریل،ص:۳۷۳

گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نقشبند
میری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں!

بانگِ درا،ص:۲۹۷

ضمیرِ لالہ میں روشن چراغِ آرزو کر دے
چمن کے ذرّے ذرّے کو شہیدِ جستجو کر دے

بانگِ درا،ص:۲۶۸

یہ تڑپ یا ازل سے تیری خو ہے، کیا ہے یہ؟
رقص ہے، آوارگی ہے؟ جستجو ہے؟ کیا ہے یہ

بانگِ درا،ص:۲۳۷

فطرتِ ہستی شہیدِ آرزو رہتی نہ ہو
خوب تر پیکر کی اس کو جستجو رہتی نہ ہو

بانگِ درا،ص:۲۳۳

آہ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو، رہرو بھی تو، رہبر بھی تو، منزل بھی تو

بانگِ درا،ص:۱۹۳

☆-☆-☆

جنوں

کبھی جو آوارۂ جنوں تھے، وہ بستیوں میں پھر آ بسیں گے
برہنہ پائی وہی رہے گی، مگر نیا خار زار ہوگا

بانگِ درا، ص:۱۴۰

کیفیت باقی پرانے کوہ و صحرا میں نہیں
ہے جنوں تیرا نیا، پیدا نیا ویرانہ کر

بانگِ درا، ص:۱۹۱

دستِ جنوں کو اپنے بڑھا جیب کی طرح
مشہور تو جہاں میں ہے دیوانۂ حجاز

بانگِ درا، ص:۱۹۸

ہے مداوائے جنوں نشترِ تعلیمِ جدید
میرا سرجن رگِ ملت سے لہو لیتا ہے

بانگِ درا، ص:۲۸۸

سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا
غلط تھا اے جنوں شاید ترا اندازۂ صحرا!

بالِ جبریل، ص:۳۱۳

وہ حرفِ راز کہ مجھ کو سکھا گیا ہے جنوں
خدا مجھے نفسِ جبرئیل دے تو کہوں

بالِ جبریل، ص:۳۱۹

کیا صُوفی و مُلّا کو خبر میرے جنوں کی
اُن کا سرِ دامن بھی ابھی چاک نہیں ہے

بالِ جبریل،ص:۳۲۵

شعلہ ہے ترے جنوں کا بے سوز
سُن مجھ سے یہ نکتۂ دل افروز

بالِ جبریل،ص:۴۸۰

پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شرر سے

ضربِ کلیم،ص:۵۰۳

بتاؤں تجھ کو مسلماں کی زندگی کیا ہے
یہ ہے نہایتِ اندیشہ و کمالِ جنوں

ضربِ کلیم،ص:۵۱۰

☆-☆-☆

جوان

ابھی سحر ہے جوانانِ خرقہ پوش میں کیا!
کہ اک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں

بانگِ درا،ص:۱۳۹

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

شوقِ پرواز میں مہجورِ نشیمن بھی ہوئے
بے عمل تھے ہی جواں دین سے بدظن بھی ہوئے

بانگِ درا،ص:۲۰۳

خوش تو ہیں ہم بھی جوانوں کی ترقی سے مگر
لبِ خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ

بانگِ درا،ص:۲۰۹

وہ جواں، قامت میں ہے جو صورتِ سروِ بلند
تیری خدمت سے ہوا جو مجھ سے بڑھ کر بہرہ مند

بانگِ درا،ص:۲۹۹

تو کوئی چھوٹی سی بجلی ہے کہ جس کو آسماں
کر رہا ہے خرمنِ اقوام کی خاطر جواں

بانگِ درا،ص:۲۳۷

یہ مدرسہ، یہ جواں، یہ سُرور و رعنائی
انھیں کے دم سے ہے میخانۂ فرنگ آباد!

بالِ جبریل،ص:۳۶۲

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہیں بچوں کو بال و پر دے

بالِ جبریل،ص:۳۷۸

بدل کے بھیس پھر آتے ہیں ہر زمانے میں
اگرچہ پیر ہے آدم، جواں ہیں لات و منات

ضربِ کلیم،ص:۴۹۹

افکار جوانوں کے خفی ہوں کہ جلی ہوں
پوشیدہ نہیں مردِ قلندر کی نظر سے

ضربِ کلیم،ص:۵۰۳

☆-☆-☆

جوانی

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ!

بالِ جبریل،ص:۴۰۸

علم کی سنجیدہ گفتاری، بڑھاپے کا شعور
دنیوی اعزاز کی شوکت، جوانی کا غرور

بانگِ درا،ص:۲۲۸

عقل جس دم دہر کی آفات میں محصور ہو
یا جوانی کی اندھیری رات میں مستور ہو

بانگِ درا،ص:۱۵۷

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

بانگِ درا،ص:۱۵۵

ابدی بنتا ہے یہ عالمِ فانی جس سے
ایک افسانۂ رنگیں ہے جوانی جس سے

بانگِ درا،ص:۱۴۷

عجیب چیز ہے احساس زندگانی کا
عقیدہ ''عشرت امروز'' ہے جوانی کا

بانگِ درا،ص:۱۳۶

لکھی جائیں گی کتابِ دل کی تفسیریں بہت
ہوں گی اے خوابِ جوانی! تیری تعبیریں بہت

بانگِ درا، ص:۹۰

اب کہاں وہ بانکپن! وہ شوخیِ طرزِ بیاں!
آگ تھی کافورِ پیری میں جوانی کی نہاں

بانگِ درا، ص:۸۹

خم ہے سرِ تسلیم مرا آپ کے آگے
پیری ہے تواضع کے سبب میری جوانی

بانگِ درا، ص:۶۰

لیکن یہ سُنا اپنے مریدوں سے ہے میں نے
بے داغ ہے مانندِ سحر اس کی جوانی

بانگِ درا، ص:۵۹

☆-☆-☆

جوہر

ذوقِ گویائی خموشی سے بدلتا کیوں نہیں
میرے آئینے سے یہ جوہر نکلتا کیوں نہیں

بانگِ درا، ص:۳۳

جب سے آباد ترا عشق ہوا سینے میں
نئے جوہر ہوئے پیدا مرے آئینے میں

بانگِ درا، ص:۱۱۶

اٹھا کے صدمۂ فرقت وصال تک پہنچا
تری حیات کا جوہر کمال تک پہنچا

بانگِ درا، ص:۱۵۸

کر دے اسے اب چاند کی غاروں میں نظر بند!
فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی!

بالِ جبریل، ص:۳۱۲

نہ کر افرنگ کا اندازہ اس کی تابناکی سے
کہ بجلی کے چراغوں سے ہے اس جوہر کی براقی!

بالِ جبریل، ص:۳۵۰

ترا جوہر ہے نوری، پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو

بالِ جبریل، ص:۳۷۶

جو مرا دل ہے مرے سینے میں ہے
میرا جوہر میرے آئینے میں ہے،

بالِ جبریل، ص:۴۳۳

اگر جہاں میں مرا جوہر آشکار ہوا
قلندری سے ہوا ہے، تونگری سے نہیں!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۳

وجود کیا ہے؟ فقط جوہرِ خودی کی نمود
کر اپنی فکر کہ جوہر ہے بے نمود ترا

ضربِ کلیم، ص:۴۹۶

عقل مدت سے ہے اس پیچاک میں اُلجھی ہوئی
روح کس جوہر سے؟ خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے؟

ضربِ کلیم، ص:۵۱۷

☆-☆-☆

جہان

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی!
کوئی شے چھپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی

ارمغانِ حجاز، ص:۶۹۳

مری نوائے غم آلود ہے متاعِ عزیز
جہاں میں عام نہیں دولتِ دلِ ناشاد

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۸

خرد دیکھے اگر دل کی نگہ سے
جہاں روشن ہے نورِ لاالٰہ سے

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۵

وہ علم نہیں، زہر ہے احرار کے حق میں
جس علم کا حاصل ہے جہاں میں دو کفِ جو!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۹

رہے گا تو ہی جہاں میں یگانہ و یکتا
اتر گیا جو ترے دل میں لَاشَرِیْکَ لَہٗ

ضربِ کلیم، ص:۶۲۷

تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اقوام کی معاش!

ضربِ کلیم، ص:۶۰۷

جہاں میں لذتِ پرواز حق نہیں اس کا
وجود جس کا نہیں جذبِ خاک سے آزاد

بالِ جبریل، ص:۳۵۵

کہتا تھا عزازیل خداوندِ جہاں سے
پرکالۂ آتش ہوئی آدم کی کفِ خاک!

بالِ جبریل، ص:۳۵۳

زمیں پہ تو نہیں ہندیوں کو جا ملتی
مگر جہاں میں ہیں خالی سمندروں کی تہیں

بانگِ درا، ص:۲۸۷

پہلے خوددار تو مانندِ سکندر ہو لے
پھر جہاں میں ہوسِ شوکتِ دارائی کر

بانگِ درا، ص:۲۷۹

☆-☆-☆

چاند

کہیں مہر کو تاجِ زر مل رہا تھا
عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی

بانگِ درا،ص:۵۷

چھوٹے سے چاند میں ہے ظلمت بھی روشنی بھی
نکلا کبھی گہن سے، آیا کبھی گہن میں

بانگِ درا،ص:۸۳

یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا
واں چاندنی ہے جو کچھ، یاں درد کی کسک ہے

بانگِ درا،ص:۸۵

چمک تارے سے مانگی، چاند سے داغِ جگر مانگا
اڑائی تیرگی تھوڑی سی شب کی زلفِ برہم سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

کردے اسے اب چاند کی غاروں میں نظر بند!
فطرت نے مجھے بخشے ہیں جوہر ملکوتی!

بالِ جبریل،ص:۳۱۲

ہر شے مسافر، ہر چیز راہی!
کیا چاند تارے، کیا مرغ و ماہی!

بالِ جبریل،ص:۳۲۵

کرن چاند میں ہے، شرر سنگ میں
یہ بے رنگ ہے، ڈوب کر رنگ میں

بال جبریل، ص:۳۱۹

دریا، کہسار، چاند، تارے
کیا جانیں فراق و ناصبوری!

بال جبریل، ص:۳۵۳

تو معنیِ وَالنّجم نہ سمجھا تو عجب کیا
ہے تیرا مدوجزر ابھی چاند کا محتاج

بال جبریل، ص:۴۷۹

مجھ کو بھی نظر آتی ہے یہ بوقلمونی
وہ چاند، یہ تارا ہے، وہ پتھر، یہ نگیں ہے

بال جبریل، ص:۴۹۹

☆-☆-☆

چمن

کھلا جب چمن میں کتب خانۂ گل
نہ کام آیا مُلّا کو علمِ کتابی

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۱

اقبال کے نفس سے ہے لالے کی آگ تیز
ایسے غزل سرا کو چمن سے نکال دو!

ضربِ کلیم، ص:۶۰۹

مری نوا سے گریبانِ لالہ چاک ہوا
نسیمِ صبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی

ضربِ کلیم، ص:۶۰۳

دونوں سے کیا ہے تجھے تقدیر نے محرم
خاکِ چمن اچھی کہ سرا پردۂ افلاک!

ضربِ کلیم، ص:۵۷۸

چمن میں رختِ گل شبنم سے تر ہے
سمن ہے، سبزہ ہے، بادِ سحر ہے

بالِ جبریل، ص:۳۷۷

اگرچہ میرے نشیمن کا کر رہے ہیں طواف
مری نوا میں نہیں طائرِ چمن کا نصیب!

بالِ جبریل، ص:۳۷۱

تیرے نفس سے ہوئی آتشِ گُل تیز تر
مُرغِ چمن! ہے یہی تیری نوا کا صلہ!

بالِ جبریل، ص:۳۶۳

تہِ دام بھی غزل آشنا رہے طائرانِ چمن تو کیا
جو فغاں دلوں میں تڑپ رہی تھی نوائے زیرِ لبی رہی

بانگِ درا، ص:۲۸۱

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا!

بانگِ درا، ص:۲۶۸

نہیں یہ شانِ خود داری، چمن سے توڑ کر تجھکو
کوئی دستار میں رکھ لے، کوئی زیبِ گلو کر لے!

بانگِ درا، ص:۲۵۰

☆-☆-☆

چنگاری

یہ کلی بھی اس گلستانِ خزاں منظر میں تھی!
ایسی چنگاری بھی یارب اپنی خاکستر میں تھی!

بانگِ درا،ص:۲۱۳

آہ! سیمابِ پریشاں، انجمِ گردوں فروز
شوخ یہ چنگاریاں، ممنونِ شب ہے جن کا سوز

بالِ جبریل،ص:۲۳۲

اے ہمایوں زندگی تیری سراپا سوز تھی
تیری چنگاری چراغِ انجمن افروز تھی!

بانگِ درا،ص:۲۵۴

زندگی کی قوتِ پنہاں کو کر دے آشکار
تا یہ چنگاری فروغِ جاوداں پیدا کرے

بانگِ درا،ص:۲۶۰

پھر اٹھی ایشیا کے دل سے چنگاری محبت کی
زمیں جولانگہِ اطلس قبایانِ تتاری ہے!

بانگِ درا،ص:۲۷۵

وہ چنگاری خس و خاشاک سے کس طرح دب جائے
جسے حق نے کیا ہو نیستاں کے واسطے پیدا!

بالِ جبریل،ص:۳۱۷

اس اندیشے سے ضبطِ آہ میں کرتا رہوں کب تک
کہ مُغ زادے نہ لے جائیں تری قسمت کی چنگاری

بالِ جبریل، ص:۳۲۹

زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انھیں کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۵

عجب نہیں ہے اگر اس کا سوز ہے ہمہ سوز
کہ نیستاں کے لیے بس ہے ایک چنگاری!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۳

جلالِ پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے، تو رہ جاتی ہے چنگیزی!

بالِ جبریل، ص:۳۳۲

☆-☆-☆

حجازی

تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا
جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھڑایا

بانگِ درا، ص:۸۷

رو لے اب دل کھول کر اے دیدۂ خوننابہ بار!
وہ نظر آتا ہے تہذیبِ حجازی کا مزار!

بانگِ درا، ص:۱۳۳

عجمی خم ہے تو کیا، مے تو حجازی ہے مری
نغمہ ہندی ہے تو کیا، لے تو حجازی ہے مری

بانگِ درا، ص:۱۷۰

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

بانگِ درا، ص:۲۰۳

کیا خوب امیرِ فیصل کو سنوسی نے پیغام دیا
تو نام و نسب کا حجازی ہے، پر دل کا حجازی بن نہ سکا

بانگِ درا، ص:۲۹۱

قلندر جز دو حرفِ لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہِ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا!

بالِ جبریل، ص:۳۲۳

نہ میں اعجمی، نہ ہندی، نہ عراقی و حجازی
کہ خودی سے میں نے سیکھی دو جہاں سے بے نیازی!

ضربِ کلیم، ص: ۵۳۵

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
جس فقر کی اصل ہے حجازی

ضربِ کلیم، ص: ۵۵۰

☆-☆-☆

حرارت

تڑپ بجلی سے پائی، حور سے پاکیزگی پائی
حرارت لی نفسہائے مسیحؑ ابن مریمؑ سے

بانگِ درا،ص:۱۱۱

نبضِ موجودات میں پیدا حرارت اس سے ہے
اور مسلم کے تخیل میں جسارت اس سے ہے

بانگِ درا،ص:۱۹۶

زندہ رکھتی ہے زمانے کو حرارت تیری
کوکبِ قسمتِ امکاں ہے خلافت تیری

بانگِ درا،ص:۲۰۶

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا

بانگِ درا،ص:۲۹۱

جوشِ کردار سے شمشیرِ سکندر کا طلوع
کوہ الوند ہوا جس کی حرارت سے گداز!

بالِ جبریل،ص:۴۴۲

یہ محبت کی حرارت! یہ تمنا! یہ نمود!
فصلِ گل میں پھول رہ سکتے نہیں زیرِ حجاب!

بالِ جبریل،ص:۴۴۳

مجاہدانہ حرارت رہی نہ صوفی میں
بہانہ بے عملی کا بنی شرابِ الست!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۰

اب کہاں میرے نفس میں وہ حرارت، وہ گداز
بے تب و تابِ دروں میری صلوٰۃ اور درود!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۷

جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
محفل کا وہی ساز ہے بیگانۂ مضراب

ضربِ کلیم، ص:۵۷۱

آب و گِل تیری حرارت سے جہانِ سوز و ساز
ابلہِ جنت تری تعلیم سے دانائے کار

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۳

☆-☆-☆

حرام

غرض نشاط ہے شغلِ شراب سے جن کی
حلال چیز کو گویا حرام کرتے ہیں

بانگِ درا،ص:۱۳۹

"ذمّی کا مال لشکرِ مسلم پہ ہے حرام"
فتویٰ تمام شہر میں مشہور ہو گیا

بانگِ درا،ص:۲۱۷

بیتاب ہو رہا ہوں فراقِ رسول ﷺ میں
اک دم کی زندگی بھی محبت میں ہے حرام

بانگِ درا،ص:۲۴۷

میری مینائے غزل میں تھی ذرا سی باقی
شیخ کہتا ہے کہ ہے یہ بھی حرام اے ساقی!

بالِ جبریل،ص:۳۰۳

مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ
عشق ہے اصلِ حیات، موت ہے اس پر حرام

بالِ جبریل،ص:۳۸۶

وہی سجدہ ہے لائقِ اہتمام
کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پہ حرام

بالِ جبریل،ص:۴۲۰

شرع محبت میں ہے عشرتِ منزل حرام
شورشِ طوفاں حلال، لذتِ ساحل حرام
عشق پہ بجلی حلال، عشق پہ حاصل حرام
علم ہے ابن الکتاب، عشق ہے اُمّ الکتاب!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۳

کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید؟
ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلماں پہ حرام!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۳۹

شرعِ ملوکانہ میں جدتِ احکام دیکھ!
صور کا غوغا حلال، حشر کی لذت حرام

ارمغانِ حجاز،ص:۶۷۷

خود آگاہی نے سکھلا دی ہے جس کو تن فراموشی
حرام آئی ہے اس مردِ مجاہد پر زرہ پوشی

ارمغانِ حجاز،ص:۶۸۸

☆-☆-☆

حرم

کعبے میں، بتکدے میں ہے یکساں تری ضیا
میں امتیازِ دیر و حرم میں پھنسا ہوا

بانگِ درا، ص:۴۳

صیاد آپ، حلقۂ دامِ ستم بھی آپ!
بامِ حرم بھی، طائرِ بامِ حرم بھی آپ!

بانگِ درا، ص:۳۶

کانوں پہ ہو نہ میرے دیر و حرم کا احساں
روزن ہی جھونپڑی کا مجھ کو سحر نما ہو

بانگِ درا، ص:۴۷

حرم کے دل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

کوئی کارواں سے ٹوٹا، کوئی بدگماں حرم سے
کہ امیرِ کارواں میں نہیں خوئے دل نوازی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۹

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح تریاکی!

ضربِ کلیم، ص:۴۷۳

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق!

ضرب کلیم، ص:۴۸۴

جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے ید بیضا ہے پیران حرم کی آستیں

ارمغان حجاز، ص:۶۵۴

کہا اقبال نے شیخ حرم سے
تہِ محراب مسجد سو گیا کون؟

ارمغان حجاز، ص:۶۷۳

یہ راز ہم سے چھپایا ہے میر واعظ نے
کہ خود حرم ہے چراغ حرم کا پروانہ

ارمغان حجاز، ص:۶۸۳

☆-☆-☆

حُسن

دیدہ تیری آنکھ کو اس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

بانگِ درا، ص:۲۶

یہ حُسن، یہ پوشاک، یہ خوبی، یہ صفائی!
پھر اس پہ قیامت ہے یہ اُڑتے ہوئے گانا

بانگِ درا، ص:۳۰

شمع تو محفلِ صداقت کی
حسن کی بزم کا دیا ہوں میں

بانگِ درا، ص:۳۲

حسن ہو کیا خود نما، جب کوئی مائل ہی نہ ہو
شمع کو جلنے سے کیا مطلب، جو محفل ہی نہ ہو

بانگِ درا، ص:۳۳

صبحِ ازل جو حسن ہوا دلستانِ عشق
آواز کُن ہوئی تپش آموزِ جانِ عشق

بانگِ درا، ص:۳۵

گِلۂ جور نہ ہو، شکوۂ بیداد نہ ہو
عشق آزاد ہے، کیوں حسن بھی آزاد نہ ہو

بانگِ درا، ص:۲۰۵

یہ وہ عشق میں رہیں گرمیاں، نہ وہ حسن میں رہیں شوخیاں
نہ وہ غزنوی میں تڑپ رہی، نہ وہ خم ہے زلفِ ایاز میں

بانگِ درا، ص: ۲۸۱

عشق بھی ہو حجاب میں، حسن بھی ہو حجاب میں!
یا تو خود آشکار ہو یا مجھے آشکار کر!

بالِ جبریل، ص: ۲۹۹

وہ اپنے حُسن کی مستی سے ہیں مجبور پیدائی
مری آنکھوں کی بینائی میں ہیں اسبابِ مستوری!

بالِ جبریل، ص: ۳۵۲

ہے تہِ گردوں اگر حُسن میں تیری نظیر
قلبِ مسلماں میں ہے اور نہیں ہے کہیں!

بالِ جبریل، ص: ۳۹۰

☆-☆-☆

حضور

تیرا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر، ایسے امام سے گزر!

بالِ جبریل، ص:۳۲۱

اک اضطرابِ مسلسل، غیاب ہو کہ حضور!
میں خود کہوں تو مری داستاں دراز نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۱

عقل گو آستاں سے دور نہیں
اس کی تقدیر میں حضور نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۵

کوئی بتائے مجھے یہ غیاب ہے کہ حضور
سب آشنا ہیں یہاں، ایک میں ہوں بیگانہ!

بالِ جبریل، ص:۳۴۳

مجھے وہ درسِ فرنگ آج یاد آتے ہیں
کہاں حضور کی لذّت، کہاں حجابِ دلیل!

بالِ جبریل، ص:۳۵۵

تڑپ رہا ہے فلاطوں میانِ غیب و حضور
ازل سے اہلِ خرد کا مقام ہے اعراف!

بالِ جبریل، ص:۳۷۰

محبتِ اہلِ صفا، نور و حضور و سُرور
سر خوش و پُر سوز ہے لالہ لبِ آبجو!

بالِ جبریل، ص: ۳۸۳

تیری فضا دل فروز، میری نوا سینہ سوز
تجھ سے دلوں کا حضور، مجھ سے دلوں کی کشود

بالِ جبریل، ص: ۳۸۷

روح اسلام کی ہے نورِ خودی، نارِ خودی
زندگانی کے لیے نارِ خودی نور و حضور!

ضربِ کلیم، ص: ۴۹۲

فیضِ نظر کے لیے ضبطِ سخن چاہیے!
حرفِ پریشاں نہ کہہ اہلِ نظر کے حضور

ضربِ کلیم، ص: ۵۱۴

☆-☆-☆

حقیقت

آرزو نورِ حقیقت کی ہمارے دل میں ہے
لیلیٰ ذوقِ طلب کا گھر اسی محمل میں ہے

بانگِ درا، ص:۳۹

تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے
نہ سیہ روز رہے پھر، نہ سیہ کار رہے

بانگِ درا، ص:۵۵

میں خود بھی نہیں اپنی حقیقت کا شناسا
گہرا ہے مرے بحرِ خیالات کا پانی

بانگِ درا، ص:۶۰

الٹ جائیں گی تدبیریں، بدل جائیں گی تقدیریں
حقیقت ہے، نہیں میرے تخیل کی یہ خلاقی!

بالِ جبریل، ص:۳۵۱

زمانے کی یہ گردش جاودانہ
حقیقت ایک تُو، باقی فسانہ!

بالِ جبریل، ص:۳۸۱

ہاں ایک حقیقت ہے کہ معلوم ہے سب کو
تاریخِ امم جس کو نہیں ہم سے چھپاتی!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۶

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے

ضربِ کلیم، ص:۵۱۱

عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی میں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفتِ ماہِ تمام

ضربِ کلیم، ص:۵۱۸

کاروبارِ شہریاری کی حقیقت اور ہے
یہ وجودِ میر و سلطاں پر نہیں ہے منحصر

ارمغانِ حجاز، ص:۶۳۹

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

☆-☆-☆

حیا

جس کو شوہر کی رضا تابِ شکیبائی دے
اور نگاہوں کو حیا طاقتِ گویائی دے

بانگِ درا، ص:۸۶

شجرِ فطرتِ مسلم تھا حیا سے نمناک
تھا شجاعت میں وہ اک ہستیِ فوق الادراک

بانگِ درا، ص:۲۰۳

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی
خدا کرے کہ جوانی تری رہے بے داغ!

بالِ جبریل، ص:۴۰۸

نہ اس میں عصرِ رواں کی حیا سے بیزاری
نہ اس میں عہدِ کہن کے فسانہ و افسوں!

ضربِ کلیم، ص:۵۱۱

☆-☆-☆

حیات

ہر شے کو تیری جلوہ گری سے ثبات ہے
تیرا یہ سوز و ساز سراپا حیات ہے

بانگِ درا، ص:۴۳

آتی تھی کوہ سے صدا رازِ حیات ہے سکوں
کہتا تھا مورِ ناتواں لطفِ خرام اور ہے

بانگِ درا، ص:۱۱۵

ذرہ ذرہ ہو مرا پھر طرب اندوزِ حیات
ہو عیاں جوہرِ اندیشہ میں پھر سوزِ حیات

بانگِ درا، ص:۱۱۸

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن، تو سخن مرگِ دوام اے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی!
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناں گوں!

بالِ جبریل، ص:۳۱۹

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۹

آدم کو ثبات کی طلب ہے
دستورِ حیات کی طلب ہے

ضربِ کلیم، ص:۴۸۰

زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیلِ کم نظری قصۂ جدید و قدیم

ضربِ کلیم، ص:۴۸۸

ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقامِ حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحانِ ثبات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۷

☆-☆-☆

حیرت

ناتوانی ہی مری سرمایۂ قوت نہ ہو
رشکِ جامِ جم مرا آئینۂ حیرت نہ ہو

بانگِ درا، ص:۴۴

پوچھتا رہ رہ کے اس کے کوہ و صحرا کی خبر
اور وہ حیرت دروغِ مصلحت آمیز پر!

بانگِ درا، ص:۴۵

رہنے دے جستجو میں خیالِ بلند کو
حیرت میں چھوڑ دیدۂ حکمت پسند کو

بانگِ درا، ص:۵۱

جائے حیرت ہے بُرا سارے زمانے کا ہوں میں
مجھ کو یہ خلعت شرافت کا عطا کیونکر ہوا؟

بانگِ درا، ص:۱۰۰

حیرت آغاز و انتہا ہے
آئینے کے گھر میں اور کیا ہے؟

بانگِ درا، ص:۱۳۶

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے، لب پہ آسکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی!

بانگِ درا، ص:۱۹۵

تھی فرشتوں کو بھی حیرت کہ یہ آواز ہے کیا!
عرش والوں پہ بھی کھلتا نہیں یہ راز ہے کیا!

بانگِ درا،ص:۱۹۹

دنیا کے اس شہنشہِ انجم سپاہ کو
حیرت سے دیکھتا فلکِ نیل فام تھا

بانگِ درا،ص:۲۴۱

اک دانشِ نورانی، اک دانشِ برہانی
ہے دانشِ برہانی، حیرت کی فراوانی!

بالِ جبریل،ص:۳۱۱

کبھی حیرت، کبھی مستی، کبھی آہِ سحر گاہی
بدلتا ہے ہزاروں رنگ میرا دردِ مہجوری!

بالِ جبریل،ص:۳۵۲

☆-☆-☆

خاک

ذرّے ذرّے میں ترے خوابیدہ ہیں شمس و قمر
یوں تو پوشیدہ ہیں تیری خاک میں لاکھوں گہر

بانگِ درا، ص:۴۷

گوہر کو مشتِ خاک میں رہنا پسند ہے
بندش اگرچہ سست ہے مضموں بلند ہے

بانگِ درا، ص:۳۶

سمجھا ہے کہ ہے راگ عبادات میں داخل
مقصود ہے مذہب کی مگر خاک اڑانی

بانگِ درا، ص:۵۹

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے!
جو مشکل اب ہے یارب پھر وہی مشکل نہ بن جائے!

بالِ جبریل، ص:۳۰۲

خاکی ہوں مگر خاک سے رکھتا نہیں پیوند!
درویشِ خدا مست نہ شرقی ہے، نہ غربی

بالِ جبریل، ص:۳۱۳

ہے ذوقِ تجلّی بھی اسی خاک میں پنہاں
غافل! تو نرا صاحبِ ادراک نہیں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۲۵

مرقد کا شبستاں بھی اسے راس نہ آیا
آرام قلندر کو تہِ خاک نہیں ہے

ضربِ کلیم، ص:۵۰۲

زمانہ لے کے جسے آفتاب کرتا ہے
انھیں کی خاک میں پوشیدہ ہے وہ چنگاری!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۵

ہر چند کہ ہوں مردۂ صد سالہ و لیکن
ظلمت کدۂ خاک سے بیزار نہیں میں

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۳

جس خاک کے ضمیر میں ہے آتشِ چنار
ممکن نہیں کہ سرد ہو وہ خاکِ ارجمند

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۱

☆-☆-☆

خاموش

دور سے دیدۂ امید کو ترساتا ہوں
کسی بستی سے جو خاموش گزر جاتا ہوں

بانگِ درا،ص:۴۸

گل بسا داغ آہ! میت اس کی زیبِ دوش ہے!
آخری شاعر جہان آباد کا خاموش ہے!

بانگِ درا،ص:۸۹

خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا
قدرت ہے مراقبے میں گویا

بانگِ درا،ص:۱۲۸

غلغلوں سے جس کے لذت گیر اب تک گوش ہے
کیا وہ تکبیر اب ہمیشہ کے لیے خاموش ہے؟

بانگِ درا،ص:۱۳۳

اب یہاں میری گزر ممکن نہیں، ممکن نہیں
کس قدر خاموش ہے یہ عالمِ بے کاخ و کو!

بالِ جبریل،ص:۴۳۵

کھلتے نہیں اس قلزمِ خاموش کے اسرار
جب تک تو اسے ضربِ کلیمی سے نہ چیرے

بالِ جبریل،ص:۴۵۹

مشرق نہیں گو لذتِ نظارہ سے محروم!
لیکن صفتِ عالمِ لاہوت ہے خاموش!

ضربِ کلیم،ص:۵۷۰

خاموش ہے عالمِ معانی
کہتا نہیں حرفِ لن ترانی!

ضربِ کلیم،ص:۵۸۲

افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز

ضربِ کلیم،ص:۵۹۰

جس کے پرتو سے منور رہی تیری شبِ دوش
پھر بھی ہو سکتا ہے روشن وہ چراغِ خاموش!

ضربِ کلیم،ص:۶۳۳

☆-☆-☆

خرد

وہ آفتاب جس سے زمانے میں نور ہے
دل ہے، خرد ہے، روحِ رواں ہے، شعور ہے

بانگِ درا، ص:۴۳

مگر خبر نہ ملی آہ! رازِ ہستی کی
کیا خرد سے جہاں کو تہِ نگیں میں نے

بانگِ درا، ص:۸۴

گیسوئے تاب دار کو اور بھی تاب دار کر
ہوش و خرد شکار کر، قلب و نظر شکار کر!

بالِ جبریل، ص:۲۹۹

علاج آتشِ رومی کے سوز میں ہے ترا
تری خرد پہ ہے غالب فرنگیوں کا فسوں!

بالِ جبریل، ص:۳۲۰

بُرا نہ مان، ذرا آزما کے دیکھ اسے
فرنگ دل کی خرابی، خرد کی معموری!

بالِ جبریل، ص:۳۳۵

خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
ترا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۹

خرد ہوئی ہے زمان و مکاں کی زناری
نہ ہے زماں، نہ مکاں! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ضربِ کلیم، ص:۴۷۷

انجامِ خرد ہے بے حضوری
ہے فلسفہ زندگی سے دوری!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۰

خرد نے کہہ بھی دیا لَآ اِلٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ضربِ کلیم، ص:۴۹۷

خبر، عقل و خرد کی ناتوانی
نظر، دل کی حیاتِ جاودانی

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۰

☆-☆-☆

خلوت

ہو ہاتھ کا سرہانا سبزہ کا ہو بچھونا
شرمائے جس سے جلوت خلوت میں وہ ادا ہو

بانگِ درا، ص: ۴۷

حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اِک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں؟

بانگِ درا، ص: ۸۴

اگر ہو ذوق تو خلوت میں پڑھ زبورِ عجم
فغانِ نیم شبی بے نوائے راز نہیں

بانگِ درا، ص: ۳۲۶

خلوت کی گھڑی گزری، جلوت کی گھڑی آئی
چھٹنے کو ہے بجلی سے آغوشِ سحاب آخر!

بالِ جبریل، ص: ۳۴۴

خودی کی خلوتوں میں گم رہا مَیں
خدا کے سامنے گویا نہ تھا مَیں!

بالِ جبریل، ص: ۳۷۳

خودی کی جلوتوں میں مصطفائی [illegible]
خودی کی خلوتوں میں کبریائی

بالِ جبریل، ص: ۳۷۵

مقام اُس کا ہے دل کی خلوتوں میں
خدا جانے مقامِ دل کہاں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۷۶

خلوت میں خودی ہوتی ہے خود گیر و لیکن
خلوت نہیں اب دیر و حرم میں بھی میسر!

ضربِ کلیم، ص:۵۵۶

شعلہ سے ٹوٹ کے مثلِ شرر آوارہ نہ رہ
کر کسی سینۂ پرسوز میں خلوت کی تلاش!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۳

انجمن میں بھی میسر رہی خلوت اس کو
شمعِ محفل کی طرح سب سے جدا سب کا رفیق!

ضربِ کلیم، ص:۵۹۱

☆-☆-☆

خلیل

شانِ خلیل ہوتی ہے اس کے کلام سے عیاں
کرتی ہے اس کی قوم جب اپنا شعار آزری

بانگِ درا، ص:۲۱۱

ذوقِ حاضر ہے تو پھر لازم ہے ایمانِ خلیلؑ
ورنہ خاکستر ہے تیری زندگی کا پیرہن

بانگِ درا، ص:۲۳۰

نہ سلیقہ مجھ میں کلیم کا، نہ قرینہ تجھ میں خلیل کا
میں ہلاکِ جادوئے سامری، تو قتیلِ شیوۂ آزری

بانگِ درا، ص:۲۵۲

عذابِ دانشِ حاضر سے باخبر ہوں میں
کہ میں اس آگ میں ڈالا گیا ہوں مثلِ خلیلؑ

بالِ جبریل، ص:۳۵۵

صنم کدہ ہے جہاں اور مردِ حق ہے خلیلؑ
یہ نکتہ وہ ہے کہ پوشیدہ لا الٰہ میں ہے!

بالِ جبریل، ص:۳۶۰

یقیں مثلِ خلیلؑ آتش نشینی!
یقیں اللہ مستی، خود گزینی!

بالِ جبریل، ص:۳۷۳

مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلماں، کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سِرِّ کلیم علیہ السلام و خلیل علیہ السلام

بالِ جبریل، ص:۳۸۸

صدقِ خلیل علیہ السلام بھی ہے عشق صبرِ حسین علیہ السلام بھی ہے عشق!
معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق!

بالِ جبریل، ص:۴۰۳

☆-☆-☆

خوب

یہ وصل مدام ہو تو کیا خوب
انجام خرام ہو تو کیا خوب

بانگِ درا،ص:۱۴۸

خوب ہے تجھ کو شعارِ صاحب یثرب ﷺ کا پاس
کہہ رہی ہے زندگی تیری کہ تو مسلم نہیں

بانگِ درا،ص:۲۲۱

کیا خوب ہوئی آشتیٔ شیخ و برہمن
اس جنگ میں آخر نہ یہ ہارا نہ وہ جیتا

بانگِ درا،ص:۲۸۹

یا رب! یہ جہانِ گذراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنر مند؟

بالِ جبریل،ص:۳۱۳

تھا جو نا خوب، بتدریج وہی خوب، ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

ضربِ کلیم،ص:۴۷۸

تھی خوب حضورِ علما باب کی تقریر
بیچارہ غلط پڑھتا تھا اعرابِ سمٰوٰت!

ضربِ کلیم،ص:۵۰۸

وہی نگاہ کے نا خوب و خوب سے محرم
وہی ہے دل کے حلال و حرام سے آگاہ

ضربِ کلیم،ص:۵۳۲

جہاں خودی کا بھی ہے صاحبِ فراز و نشیب!
یہاں بھی معرکہ آرا ہے خوب سے نا خوب!

ضربِ کلیم،ص:۵۴۲

اس بحث کا کچھ فیصلہ میں کر نہیں سکتا
گو خوب سمجھتا ہوں کہ یہ زہر ہے، وہ قند

ضربِ کلیم،ص:۵۵۷

مقابلہ تو زمانے کا خوب کرتا ہوں
اگرچہ میں نہ سپاہی ہوں، نے امیرِ جنود!

ضربِ کلیم،ص:۵۷۳

☆-☆-☆

خودی

عطا درد ہوتا تھا شاعر کے دل کو
خودی تشنہ کام مے بے خودی تھی

بانگِ درا، ص: ۵۷

خودی سے اس طلسم رنگ و بُو کو توڑ سکتے ہیں
یہی توحید تھی جس کو نہ تو سمجھا، نہ میں سمجھا

بالِ جبریل، ص: ۳۱۳

حیات کیا ہے؟ خیال و نظر کی مجذوبی!
خودی کی موت ہے اندیشہ ہائے گوناں گوں!

بالِ جبریل، ص: ۳۱۹

خودی کی شوخی و تندی میں کبر و ناز نہیں
جو ناز ہو بھی، تو بے لذتِ نیاز نہیں

بالِ جبریل، ص: ۳۲۰

ہزار چشمہ ترے سنگِ راہ سے پھوٹے
خودی میں ڈوب کے ضربِ کلیم پیدا کر

ضربِ کلیم، ص: ۳۶۳

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح تریاکی!

ضربِ کلیم، ص: ۴۷۳

خودی کا سرِ نہاں لا الٰہ الا اللہ
خودی ہے تیغ، فساں لا الٰہ الا اللہ

ضربِ کلیم، ص:۴۷

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقامِ حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحانِ ثبات!

ارمغانِ حجاز، ص:۲۶۷

خودی ہے زندہ تو دریا ہے بیکرانہ ترا
ترے فراق میں مضطر ہے موجِ نیل و فرات!

ارمغانِ حجاز، ص:۲۶۸

خودی ہے مردہ تو مانندِ کاہ پیشِ نسیم
خودی ہے زندہ تو سلطانِ جملہ موجودات!

ارمغانِ حجاز، ص:۲۶۸

☆-☆-☆

خورشید

سبزۂ مزرعِ نوخیز کی امید ہوں میں
زادۂ بحر ہوں، پروردۂ خورشید ہوں میں

بانگِ درا، ص:۴۸

یہ سیہ پوشی کی تیاری کسی کے غم میں ہے
محفلِ قدرت مگر خورشید کے ماتم میں ہے

بانگِ درا، ص:۴۸

ٹوٹ کر خورشید کی کشتی ہوئی غرقابِ نیل
ایک ٹکڑا تیرتا پھرتا ہے روئے آبِ نیل

بانگِ درا، ص:۵۳

صبح اک گیت سراپا ہے تری سطوت کا
زیرِ خورشید نشاں تک بھی نہیں ظلمت کا

بانگِ درا، ص:۵۵

نہ اُٹھا جذبۂ خورشید سے اک برگِ گل تک بھی
یہ رفعت کی تمنا ہے کہ لے اُڑتی ہے شبنم کو

بانگِ درا، ص:۷۳

اُٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفسِ سوختۂ شام و سحر تازہ کریں

بالِ جبریل، ص:۲۹۳

مقصد ہو اگر تربیتِ لعلِ بدخشاں
بے سود ہے بھٹکے ہوئے خورشید کا پرتو!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۶

جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

ضربِ کلیم، ص:۵۵۸

آفاق کے ہر گوشہ سے اٹھتی ہیں شعاعیں
بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۹

خورشید کرے کسبِ ضیا تیرے شرر سے!
ظاہر تری تقدیر ہو سیمائے قمر سے!

ضربِ کلیم، ص:۵۸۳

☆-☆-☆

دار و رسن

ہاں آشنائے لب ہو نہ راز کہن کہیں
پھر چھڑ نہ جائے قصۂ دار و رسن کہیں

بانگِ درا، ص:۳۶

قصۂ دار و رسن بازیٔ طفلانۂ دل
التجائے اَرِنی سرخیِ افسانۂ دل

بانگِ درا، ص:۹۱

مری خودی بھی سزا کی ہے مستحق لیکن
زمانہ دار و رسن کی تلاش میں ہے ابھی!

ضربِ کلیم، ص:۶۰۳

☆-☆-☆

دَر ـ دروازہ

درد طفلی میں اگر کوئی رلاتا تھا مجھے
شورشِ زنجیرِ در میں لطف آتا تھا مجھے

بانگِ درا، ص: ۲۵

اپنے حسنِ عالم آرا سے جو تو محرم نہیں
ہمسرِ یک ذرۂ خاکِ درِ آدم نہیں!

بانگِ درا، ص: ۳۹

صحرا و دشت و در میں کہسار میں وہی ہے
انسان کے دل میں، تیرے رخسار میں وہی ہے

بانگِ درا، ص: ۱۷۱

کلبۂ افلاس میں، دولت کے کاشانے میں موت!!
دشت و در میں، شہر میں، گلشن میں، ویرانے میں موت

بانگِ درا، ص: ۲۳۰

ہوئے احرارِ ملت جادہ پیما کس تجمل سے
تماشائی شگافِ در سے ہیں صدیوں کے زندانی!

بانگِ درا، ص: ۲۷۰

اپنے وطن میں ہوں کہ غریب الدیار ہوں
ڈرتا ہوں دیکھ دیکھ کے اس دشت و در کو میں!

بالِ جبریل، ص: ۳۴۰

دنیا ہے روایاتی، عقبیٰ ہے مناجاتی
درباز دو عالم را این است شہنشاہی!

ضربِ کلیم،ص:۴۳٦

قبر کی ظلمت میں ہے ان آفتابوں کی چمک
جن کے دروازوں پہ رہتا تھا جبیں گستر فلک

بانگِ درا،ص:۱۵۰

بت خانے کے دروازے پہ سوتا ہے برہمن
تقدیر کو روتا ہے مسلماں تہِ محراب!

ضربِ کلیم،ص:۵۷۱

☆-☆-☆

درد

جلائے درد کوئی عضو ہو، روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

بانگِ درا،ص:۶۱

سکوت آموز طولِ داستانِ درد ہے، ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی ہے

بانگِ درا،ص:۷۶

پھر بھی اے ماہِ مبیں! میں اور ہوں تو اور ہے
درد جس پہلو سے اٹھتا ہو وہ پہلو اور ہے

بانگِ درا،ص:۸۰

علاجِ درد میں بھی درد کی لذت پہ مرتا ہوں
جو تھے چھالوں میں کانٹے نوکِ سوزن سے نکالے ہیں

بانگِ درا،ص:۱۰۱

دردِ اپنا مجھ سے کہہ، میں بھی سراپا درد ہوں
جس کی تو منزل تھا، میں اس کارواں کی گرد ہوں

بانگِ درا،ص:۱۳۳

کانٹا وہ دے کہ جس کی کھٹک لازوال ہو
یا رب وہ درد جس کی کسک لازوال ہو!

بالِ جبریل،ص:۳۰۱

وہ شب درد و سوز و غم کہتے ہیں زندگی جسے
اس کی سحر ہے تو کہ میں؟اس کی اذاں ہے تو کہ میں؟

بال جبریل،ص:۳۲۰

تجھ سے مری زندگی سوز و تب و درد و داغ
تُو ہی مری آرزو، تُو ہی مری جستجو!

بال جبریل،ص:۳۸۳

یہ حکمتِ ملکوتی، یہ علمِ لاہوتی
حرم کے درد کا درماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ضرب کلیم،ص:۴۸۶

میری مشکل؟ مستی و شور و سرور و درد و داغ
تیری مشکل؟مے سے ہے ساغر کہ مے ساغر سے ہے!

ضرب کلیم،ص:۵۱۷

☆-☆-☆

دریا

پرتوِ مہر کے دم سے ہے اُجالا تیرا
سیمِ سیال ہے پانی ترے دریاوں کا

بانگِ درا،ص:۵۴

زحمتِ تنگیٔ دریا سے گریزاں ہوں میں
وسعتِ بحر کی فرقت میں پریشاں ہوں میں

بانگِ درا،ص:۶۴

چشمۂ کہسار میں، دریا کی آزادی میں حسن
شہر میں، صحرا میں، ویرانے میں، آبادی میں حسن

بانگِ درا،ص:۹۴

رواں ہے سینۂ دریا پہ اک سفینۂ تیز
ہوا ہے موج سے ملاح جس کا گرمِ ستیز

بانگِ درا،ص:۹۵

اِسی دریا سے اُٹھتی ہے وہ موجِ تند جولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا!

بالِ جبریل،ص:۳۱۶

ہے گراں سیر غمِ راحلہ و زاد سے تو
کوہ و دریا سے گذر سکتے ہیں مانندِ نسیم!

بالِ جبریل،ص:۳۵۳

خضر کیوں کر بتائے کیا بتائے
اگر ماہی کہے دریا کہاں ہے

بالِ جبریل، ص:۳۷۸

دیتی ہے مری چشمِ بصیرت بھی یہ فتویٰ
وہ کوہ، یہ دریا ہے، وہ گردوں، یہ زمیں ہے

ضربِ کلیم، ص:۴۹۹

میں کشتی و ملاح کا محتاج نہ ہوں گا
چڑھتا ہوا دریا ہے اگر تو تو اتر جا!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۳

محروم رہا دولتِ دریا سے وہ غواص
کرتا نہیں جو صحبتِ ساحل سے کنارا

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۸

☆-☆-☆

دل

آنکھ وقفِ دید تھی، لب مائلِ گفتار تھا
دل نہ تھا میرا سراپا ذوقِ استفسار تھا

بانگِ درا، ص:۲۵

انکار کی عادت کو سمجھتی ہوں بُرا میں
سچ یہ ہے کہ دل توڑنا اچھا نہیں ہوتا

بانگِ درا، ص:۳۰

کہا یہ سُن کے گلہری نے، منہ سنبھال ذرا
یہ کچی باتیں ہیں دل سے انھیں نکال ذرا!

بانگِ درا، ص:۳۱

کر پہلے مجھ کو زندگیِ جاوداں عطا
پھر ذوق و شوق دیکھ دلِ بے قرار کا!

بالِ جبریل، ص:۳۰۱

پریشاں ہو کے میری خاک آخر دل نہ بن جائے!
جو مشکل اب ہے یارب پھر وہی مشکل نہ بن جائے!

بالِ جبریل، ص:۳۰۲

اے مسلماں! اپنے دل سے پوچھ، مُلا سے نہ پوچھ
ہو گیا اللہ کے بندوں سے کیوں خالی حرم؟

بالِ جبریل، ص:۳۲۵

ہے فلسفہ میرے آب و گل میں
پوشیدہ ہے ریشہ ہائے دل میں

ضربِ کلیم،ص:۴۸۰

دل مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ

ضربِ کلیم،ص:۴۹۸

تجھ سے بڑھ کر فطرتِ آدم کا وہ محرم نہیں
سادہ دل بندوں میں جو مشہور ہے پروردگار

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۳

دل و نظر بھی اسی آب و گل کے ہیں اعجاز؟
نہیں، تو حضرتِ انساں کی انتہا کیا ہے؟

ارمغانِ حجاز،ص:۶۶۷

☆-☆-☆

دُنیا

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا

بانگِ درا، ص:۳۰

دُور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے!
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہو جائے!

بانگِ درا، ص:۳۳

دنیا کی محفلوں سے اُکتا گیا ہوں یا رب!
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

بانگِ درا، ص:۳۶

بھروسا کر نہیں سکتے غلاموں کی بصیرت پر
کہ دنیا میں فقط مردانِ حُر کی آنکھ ہے بینا!!

بالِ جبریل، ص:۳۱۶

مَن کی دنیا؟ مَن کی دنیا سوز و مستی جذب و شوق
تن کی دُنیا؟ تن کی دنیا سُود و سَودا مکر و فن

بالِ جبریل، ص:۳۲۳

ہے یاد مجھے نکتۂ سلمانِ خوش آہنگ
دنیا نہیں مردانِ جفاکش کے لیے تنگ

بالِ جبریل، ص:۳۶۸

یہ مال و دولتِ دنیا، یہ رشتہ و پیوند
بتانِ وہم و گماں! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

ضربِ کلیم،ص:۴۷۷

دنیا کی عشا ہو جس سے اشراق
مومن کی اذاں ندائے آفاق!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۰

دنیا کو ہے پھر معرکۂ روح و بدن پیش
تہذیب نے پھر اپنے درندوں کو ابھارا

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۸

امید نہ رکھ دولتِ دنیا سے وفا کی
رم اس کی طبیعت میں ہے مانندِ غزالہ

ارمغانِ حجاز،ص:۶۸۷

☆-☆-☆

دین

سرِ فاراں پہ کیا دین کو کامل تو نے
اک اشارے میں ہزاروں کے لیے دل تو نے

بانگِ درا، ص:۱۶۸

اور لوگوں کی طرح تو بھی چھپا سکتا ہے
پردۂ خدمتِ دیں میں ہوسِ جاہ کا راز

بانگِ درا، ص:۱۷۶

منفعت ایک ہے اس قوم کی، نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی ﷺ، دین بھی، ایمان بھی ایک

بانگِ درا، ص:۲۰۲

متاعِ دین و دانش لٹ گئی اللہ والوں کی
یہ کس کا فرادا کا غمزۂ خوں ریز ہے ساقی؟

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرِ کرار ؓ بھی ہے

بالِ جبریل، ص:۳۵۶

دانش و دین و علم و فن بندگئ ہوس تمام
عشق گرہ کشائے کا فیض نہیں ہے عام ابھی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۱

عشق کے ہیں معجزات، سلطنت و فقر و دیں!
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں!

ضربِ کلیم،ص:۶۸۳

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذتِ کردار نہ افکارِ عمیق

ضربِ کلیم،ص:۳۸۳

جانتا ہوں میں یہ امت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۳

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۸

☆-☆-☆

ذرّہ

دیا یہ حکم صحرا میں، چلو اے قافلے والو!
چمکنے کو ہے جگنو بن کے ہر ذرّہ بیاباں کا

بانگِ درا، ص:۵۶

ذرّہ میرے دل کا خورشید آشنا ہونے کو تھا
آئنہ ٹوٹا ہوا عالم نما ہونے کو تھا

بانگِ درا، ص:۷۷

ہوئی جنبش عیاں، ذرّوں نے لطفِ خواب کو چھوڑا
گلے ملنے لگے اٹھ اٹھ کے اپنے اپنے ہمدم سے

بانگِ درا، ص:۱۱۲

ریاضِ ہستی کے ذرّے ذرّے سے ہے محبت کا جلوا پیدا
حقیقتِ گل کو تو جو سمجھے تو یہ بھی پیماں ہے رنگ و بو کا

بانگِ درا، ص:۱۳۷

سر زمیں دلّی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے
ذرّے ذرّے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے

بانگِ درا، ص:۱۴۵

ہر چیز ہے محوِ خود نمائی
ہر ذرّہ شہیدِ کبریائی!

بالِ جبریل، ص:۳۳۵

ہر اک ذرہ میں ہے شاید مکیں دل
اسی جلوت میں ہے خلوت نشیں دل

بالِ جبریل،ص:۳۷۳

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار

بالِ جبریل،ص:۳۵۰

دے ولولۂ شوق جسے لذتِ پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرہ مہ و مہر کو تاراج!

ضربِ کلیم،ص:۴۷۹

اس کی نگہِ شوخ پہ ہوتی ہے نمودار
ہر ذرہ میں پوشیدہ ہے جو قوتِ اشراق!

ضربِ کلیم،ص:۵۳۶

☆-☆-☆

ذوق

بہت دیکھے ہیں میں نے مشرق و مغرب کے میخانے
یہاں ساقی نہیں پیدا، وہاں بے ذوق ہے صہبا!

بالِ جبریل، ص:۳۱۵

نومید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

بالِ جبریل، ص:۳۲۸

بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اس سے نہ ہو سکا، وہ تو کر!

بالِ جبریل، ص:۳۵۱

صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

بالِ جبریل، ص:۳۷۷

شاعر کی نوا مردہ و افسردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست! نہ خوابیدہ نہ بیدار!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۲

قوموں کی حیات ان کے تخیل پہ ہے موقوف
یہ ذوق سکھاتا ہے ادب مرغِ چمن کو

ضربِ کلیم، ص:۵۲۱

کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گل کا سراغ!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۷

بہار و قافلۂ لالہ ہائے صحرائی
شباب و مستی و ذوق و سرور و رعنائی!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۶

مجبور ہوئی جاتی ہوں میں ترکِ وطن پر
بے ذوق ہیں بلبل کی نوا ہائے طربناک!

ضربِ کلیم، ص:۵۷۸

رہے تیری خدائی داغ سے پاک
مرے بے ذوق سجدوں سے حذر کر!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۳

☆-☆-☆

رات

کہتا تھا کہ رات سر پہ آئی
اُڑنے چگنے میں دن گزارا

بانگِ درا،ص:۳۵

جلاتا ہے مجھے ہر شمعِ دل کو سوزِ پنہاں سے
تری تاریک راتوں میں چراغاں کر کے چھوڑوں گا

بانگِ درا،ص:۷۱

سمجھ میں آئی حقیقت نہ جب ستاروں کی
اسی خیال میں راتیں گزار دیں میں نے

بانگِ درا،ص:۸۴

وہیں سے رات کو ظلمت ملی ہے
چمک تارے نے پائی ہے جہاں سے

بانگِ درا،ص:۹۹

رلاتی ہے مجھے راتوں کو خاموشی ستاروں کی
نرالا عشق ہے میرا، نرالے میرے نالے ہیں

بانگِ درا،ص:۱۰۱

جیسے ہو جاتا ہے گم، نور کا لیکر آنچل
چاندنی رات میں مہتاب کا ہمرنگ کنول

بانگِ درا،ص:۱۱۶

اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز

بانگِ درا، ص:۱۳۱

غضب ہے پھر تری ننھی سی جان ڈرتی ہے!
تمام رات تری کانپتے گزرتی ہے

بانگِ درا، ص:۱۴۷

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومی، کبھی پیچ و تابِ رازی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۹

☆-☆-☆

راز

سو زبانوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے
راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے

بانگِ درا، ص:۴۴

کیا عوض رفتار کے اس دیس میں پرواز ہے؟
موت کہتے ہیں جسے اہلِ زمیں، کیا راز ہے؟

بانگِ درا، ص:۴۰

زندگانی ہے تری آزاد قیدِ امتیاز
تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قدرت کا راز

بانگِ درا، ص:۶۷

مگر خبر نہ ملی آہ! رازِ ہستی کی
کیا خرد سے جہاں کو تہِ نگیں میں نے

بانگِ درا، ص:۸۳

کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی
جگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

بانگِ درا، ص:۸۵

تو نے یہ کیا غضب کیا! مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!

بالِ جبریل، ص:۲۹۷

امیں راز ہے مردانِ حُر کی درویشی
کہ جبرئیل سے ہے اس کو نسبتِ خویشی

بالِ جبریل، ص: ۳۲۱

صحبتِ پیرِ روم سے مجھ پہ ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بجیب، ایک کلیم سر بکف!

بالِ جبریل، ص: ۳۳۱

اس راز کو اب فاش کر اے روحِ محمد ﷺ!
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے!

ضربِ کلیم، ص: ۵۱۰

یہ راز ہم سے چھپایا ہے میر واعظ نے
کہ خود حرم ہے چراغِ حرم کا پروانہ

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۸۳

☆-☆-☆

رازداں

اثر یہ بھی ہے اک میرے جنونِ فتنہ ساماں کا
مرا آئینۂ دل ہے قضا کے راز دانوں میں

بانگِ درا،ص:۷۰

پھر آ رکھوں قدمِ مادر و پدر پہ جبیں
کیا جنھوں نے محبت کا رازداں مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۷

ہم اپنی دردمندی کا فسانہ
سُنا کرتے ہیں اپنے رازداں سے

بانگِ درا،ص:۹۹

زمانے بھر میں رسوا ہوں مگر اے وائے نادانی
سمجھتا ہوں کہ میرا عشق میرے رازداں تک ہے

بانگِ درا،ص:۱۰۳

مذاقِ دید سے نا آشنا نظر ہے مری
تری نگاہ ہے فطرت کی رازداں، پھر کیا؟

بانگِ درا،ص:۲۲۰

حفظِ اسرار کا فطرت کو ہے سودا ایسا
رازداں پھر نہ کرے گی کوئی پیدا ایسا

بانگِ درا،ص:۲۵۱

اے صبح ازل انکار کی جرأت ہوئی کیونکر!
مجھے معلوم کیا! وہ رازداں تیرا ہے یا میرا؟

بال جبریل، ص:۲۹۸

گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں!

بال جبریل، ص:۳۵۳

نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
امیدِ مردِ مومن ہے خدا کے رازدانوں میں!

بال جبریل، ص:۴۱۳

خودی کی موت سے مشرق کی سر زمینوں میں
ہوا نہ کوئی خدائی کا رازداں پیدا!

ضرب کلیم، ص:۵۶۳

☆-☆-☆

ربّ

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یا رب!
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یا رب!

بانگِ درا، ص:۳۴

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب!
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو

بانگِ درا، ص:۳۶

یا رب! اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہو گی!
جادۂ ملکِ بقا ہے خطِ پیمانۂ دل

بانگِ درا، ص:۶۱

عجب واعظ کی دینداری ہے یا رب!
عداوت ہے اسے سارے جہاں سے

بانگِ درا، ص:۹۹

انوکھی وضع ہے سارے زمانے سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یا رب رہنے والے ہیں

بانگِ درا، ص:۱۰۱

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لامکاں خالی
خطا کس کی ہے یا رب! لامکاں تیرا ہے یا میرا!

بالِ جبریل، ص:۲۸۹

کانٹا وہ دے کہ جس کی کھٹک لازوال ہو
یا رب وہ درد جس کی کسک لازوال ہو!

بال جبریل، ص: ۳۰۱

یا رب! یہ جہانِ گذراں خوب ہے لیکن
کیوں خوار ہیں مردانِ صفا کیش و ہنر مند؟

بال جبریل، ص: ۳۶۲

ترے بلند مناصب کی خیر ہو یا رب
کہ ان کے واسطے تو نے کیا خودی کو ہلاک!

ضرب کلیم، ص: ۶۰۱

تری حریف ہے یا رب سیاستِ افرنگ
مگر ہیں اس کے پجاری فقط امیر و رئیس!

ضرب کلیم، ص: ۶۰۳

☆-☆-☆

رُباب

نہ مے، نہ شعر، نہ ساقی، نہ شورِ چنگ و رباب!
سکوتِ کوہ و لبِ جوے و لالۂ خود رُو!

بالِ جبریل، ص:۳۰۵

جہانِ صوت و صدا میں سما نہیں سکتی
لطیفۂ ازلی ہے فغانِ چنگ و رباب!

بالِ جبریل، ص:۳۲۸

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیرِ اُمم کیا ہے
شمشیر و سناں اوّل، طاؤس و رباب آخر!

بالِ جبریل، ص:۳۴۳

نغمہ ہاے شوق سے تیری فضا معمور ہے
زخمہ ور کا منتظر تھا تیری فطرت کا رباب!

بالِ جبریل، ص:۴۴۳

اگر نوا میں ہے پوشیدہ موت کا پیغام
حرام میری نگاہوں میں نالے و چنگ و رباب!

ضربِ کلیم، ص:۵۸۸

کون بحرِ روم کی موجوں سے ہے لپٹا ہوا
گاہ بالد چوں صنوبر، گاہ نالد چوں رباب

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۱

رنگ

شرابِ بیخودی سے تا فلک پرواز ہے میری
شکستِ رنگ سے سیکھا ہے میں نے بن کے بو رہنا

بانگِ درا،ص:۴۷

کھل نہیں سکتی شکایت کے لیے لیکن زباں
ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گلستاں

بانگِ درا،ص:۹۰

مثلِ بوئے گل لباسِ رنگ سے عریاں ہے تو
ہے تو حکمت آفریں، لیکن تجھے سودا بھی ہے

بانگِ درا،ص:۱۲۲

ہیں ہزاروں اس کے پہلو، رنگ ہر پہلو کا اور
سینے میں ہیرا کوئی ترشا ہوا رکھتا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۱۲۳

یہ اگر سچ ہے تو ہے کس درجہ عبرت کا مقام
رنگ اک پل میں بدل جاتا ہے یہ نیلی رواق

بانگِ درا،ص:۲۹۰

کہیں اس عالمِ بے رنگ و بو میں بھی طلب میری
وہی افسانۂ دنبالۂ محمل نہ بن جائے!

بالِ جبریل،ص:۳۰۲

مجھے یہ ڈر ہے مقامر ہیں پختہ کار بہت
نہ رنگ لائے کہیں تیرے ہاتھ کی خامی!

بالِ جبریل، ص:۳۶۵

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے، طاؤس فقط رنگ!

بالِ جبریل، ص:۳۶۸

بہت رنگ بدلے سپہر بریں نے
خدایا یہ دنیا جہاں تھی وہیں ہے

ضربِ کلیم، ص:۵۵۵

وجودِ زن سے ہے تصویرِ کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں

ضربِ کلیم، ص:۵۵۶

☆-☆-☆

روح

تھا سراپا روح تو، بزمِ سخن پیکر ترا
زیبِ محفل بھی رہا، محفل سے پنہاں بھی رہا

بانگِ درا، ص:۲۶

جستجو میں ہے وہاں بھی روح کو آرام کیا؟
واں بھی انساں ہے قتیلِ ذوقِ استفہام کیا؟

بانگِ درا، ص:۴۰

اے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر
اے کہ تیری روح کا طائر قفس میں ہے اسیر

بانگِ درا، ص:۵۳

روح کو لیکن کسی گم گشتہ شے کی ہے ہوس
ورنہ اس صحرا میں کیوں نالاں ہے، یہ مثلِ جرس؟

بانگِ درا، ص:۹۳

روح مشتِ خاک میں زحمت کشِ بیداد ہے
کوچہ گردِ نَے ہوا جس دم نفس، فریاد ہے

بانگِ درا، ص:۱۵۱

تنِ بے رُوح سے بیزار ہے حق
خدائے زندہ زندوں کا خدا ہے

بالِ جبریل، ص:۳۸۲

یہی ہر چیز کی تقویم، یہی اصلِ نمود
گرچہ اس روح کو فطرت نے رکھا ہے مستور

ضربِ کلیم، ص:۴۹۳

عقل مدت سے ہے اس پیچاک میں اُلجھی ہوئی
روح کس جوہر سے؟ خاکِ تیرہ کس جوہر سے ہے؟

ضربِ کلیم، ص:۵۱۷

بانگِ اسرافیل ان کو زندہ کر سکتی نہیں
روح سے تھا زندگی میں بھی تہی جن کا جسد

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۳

اے کہ غلامی سے ہے روح تری مضمحل
سینۂ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقام

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۷

☆-☆-☆

روشن

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

بانگِ درا،ص:۶۳

مہرِ روشن چھپ گیا، اُٹھی نقابِ روئے شام
شانۂ ہستی پہ ہے بکھرا ہوا گیسوئے شام

بانگِ درا،ص:۳۸

آج لیکن ہمنوا! سارا چمن ماتم میں ہے!
شمعِ روشن بجھ گئی، بزمِ سخن ماتم میں ہے!

بانگِ درا،ص:۸۹

آنکھ تیری صفتِ آئنہ حیران ہے کیا؟
نورِ آگاہی سے روشن تری پہچان ہے کیا؟

بانگِ درا،ص:۱۱۷

ہے زمینِ قرطبہ بھی دیدۂ مسلم کا نور
ظلمتِ مغرب میں جو روشن تھی مثلِ شمعِ طور

بانگِ درا،ص:۱۳۶

اسی کوکب کی تابانی سے ہے تیرا جہاں روشن
زوالِ آدمِ خاکی زیاں تیرا ہے یا میرا؟

بالِ جبریل،ص:۲۹۸

سینہ روشن ہو تو ہے سوزِ سخن عینِ حیات
ہو نہ روشن، تو سخن مرگِ دوام اے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

جو ذکر کی گرمی سے شعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!

بالِ جبریل، ص:۳۱۸

روشن اس ضو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۷

فکر بے نور ترا، جذبِ عمل بے بنیاد!
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تارِ حیات!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۰

☆-☆-☆

روشنی

کیا غم ہے جو رات ہے اندھیری
میں راہ میں روشنی کروں گا

بانگِ درا،ص:۳۵

پروانہ اور ذوقِ تماشائے روشنی!
کیڑا ذرا سا اور تمنائے روشنی!

بانگِ درا،ص:۴۱

جگنو کی روشنی ہے کاشانۂ چمن میں
یا شمع جل رہی ہے پھولوں کی انجمن میں؟

بانگِ درا،ص:۸۴

یہ مری آغوش میں بیٹھے ہوئے جنبش ہے کیا
روشنی سے کیا بغل گیری ہے تیرا مدعا؟

بانگِ درا،ص:۹۳

زندگی ہو ترا نظارہ مرے دل کے لیے
روشنی ہو تری گہوارہ مرے دل کے لیے

بانگِ درا،ص:۱۱۸

☆-☆-☆

رہرو

ہوں وہ رہرو کہ محبت ہے مجھے منزل سے
کیوں تڑپتی ہوں، یہ پوچھے کوئی میرے دل سے

بانگِ درا، ص:۶۳

آہ! کس کی جستجو آوارہ رکھتی ہے تجھے
راہ تو، رہرو بھی تو، رہبر بھی تو، منزل بھی تو

بانگِ درا، ص:۲۹۱

مرشد کی یہ تعلیم تھی اے مسلمِ شوریدہ سر!
لازم ہے رہرو کے لیے دنیا میں سامانِ سفر

بانگِ درا، ص:۴۴۳

تھی کسی درماندہ رہرو کی صدائے درد ناک
جس کو آوازِ رحیلِ کارواں سمجھا تھا میں

بالِ جبریل، ص:۳۱۰

مجھے آہ و فغانِ نیم شب کا پھر پیام آیا
تھم اے رہرو کہ شاید پھر کوئی مشکل مقام آیا!

بالِ جبریل، ص:۳۳۹

منزلِ رہرواں دور بھی، دشوار بھی ہے
کوئی اس قافلہ میں قافلہ سالار بھی ہے

بالِ جبریل، ص:۳۵۶

گرم فغاں ہے جرس اٹھ کہ گیا قافلہ
وائے وہ رہرو کہ ہے منتظرِ راحلہ!

بالِ جبریل، ص:۳۶۴

بڑھ کے خضر سے ہے ذوقِ نظر مجھے
(sic)

بڑرد سے راہرو روشن بصر ہے
بڑرد کیا ہے؟ چراغِ رہگذر ہے

بالِ جبریل، ص:۳۷۷

جاتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو مَیں

بالِ جبریل، ص:۴۳۰

کیا چرخِ کج رو، کیا مہر، کیا ماہ
سب راہرو ہیں وا ماندۂ راہ!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۸

☆-☆-☆

زبان

سو زبانوں پر بھی خاموشی تجھے منظور ہے
راز وہ کیا ہے ترے سینے میں جو مستور ہے

بانگِ درا، ص:۴۳

کب زباں کھولی ہماری لذتِ گفتار نے
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

بانگِ درا، ص:۴۳

بستۂ رنگِ خصوصیت نہ ہو میری زباں
نوعِ انساں قوم ہو میری، وطن میرا جہاں

بانگِ درا، ص:۴۹

کس زباں سے اے گلِ پژمردہ تجھ کو گل کہوں
کس طرح تجھ کو تمنائے دلِ بلبل کہوں

بانگِ درا، ص:۵۱

وا نہ کرنا فرقہ بندی کے لیے اپنی زباں
چھپ کے ہے بیٹھا ہوا ہنگامۂ محشر یہاں

بانگِ درا، ص:۵۲

پاک رکھ اپنی زباں، تلمیذِ رحمانی ہے تو!
ہو نہ جائے دیکھنا تیری صدا بے آبرو!

بانگِ درا، ص:۵۳

نہیں منتِ کشِ تابِ شنیدن داستاں میری
خموشی گفتگو ہے، بے زبانی ہے زباں میری

بانگِ درا،ص:۶۸

نہ زباں کوئی غزل کی، نہ زباں سے باخبر میں
کوئی دل کشا صدا ہو، عجمی ہو یا کہ تازی!

بالِ جبریل،ص:۳۰۹

ہزار خوف ہو، لیکن زباں ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق!

بالِ جبریل،ص:۳۲۶

روحِ مسلماں میں ہے آج وہی اضطراب
رازِ خدائی ہے یہ کہہ نہیں سکتی زباں!

بالِ جبریل،ص:۳۹۲

☆-☆-☆

زمانہ

اعجاز اس چراغِ ہدایت کا ہے یہی
روشن تراز سحر ہے زمانے میں شامِ ہند

بانگِ درا،ص:۱۷۷

گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامۂ زمانہ ہوا
جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہوا

بانگِ درا،ص:۱۹۷

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں!
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

بانگِ درا،ص:۲۰۳

کشتیِ حق کا زمانے میں سہارا تو ہے
عصرِ نو رات ہے، دھندلا سا ستارا تو ہے

بانگِ درا،ص:۲۰۶

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ؟
وہ ادب گہِ محبت! وہ نگہ کا تازیانہ!

بالِ جبریل،ص:۳۰۷

وہی ہے صاحبِ امروز جس نے اپنی ہمت سے
زمانے کے سمندر سے نکالا گوہرِ فردا

بالِ جبریل،ص:۳۱۶

زمانہ اپنے حوادث چھپا نہیں سکتا
ترا حجاب ہے قلب و نظر کی ناپاکی!

ضربِ کلیم، ص:۴۷۳

ترا گناہ ہے اقبالؔ مجلس آرائی
اگرچہ تو ہے مثالِ زمانہ کم پیوند!

ضربِ کلیم، ص:۴۷۳

رہی نہ آہ زمانے کے ہاتھ سے باقی
وہ یادگار کمالاتِ احمدؐ و محمودؒ

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۶

چھپے رہیں گے زمانہ کی آنکھ سے کب تک
گہر ہیں آبِ وُلَر کے تمام یک دانہ

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۳

☆-☆-☆

زمین

کیا عوضِ رفتار کے اس دیس میں پرواز ہے؟
موت کہتے ہیں جسے اہلِ زمیں، کیا راز ہے؟

بانگِ درا،ص:۴۰

زمیں کا تھا دعویٰ کہ میں آسماں ہوں
مکاں کہہ رہا تھا کہ میں لامکاں ہوں

بانگِ درا،ص:۵۷

یہ خاموشی کہاں تک؟ لذّتِ فریاد پیدا کر!
زمیں پر تو ہو، اور تیری صدا ہو آسمانوں میں!

بانگِ درا،ص:۷۱

زمیں کیا آسماں بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے
غضب ہے سطرِ قرآں کو چلیپا کر دیا تو نے!

بانگِ درا،ص:۷۳

وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب!

بالِ جبریل،ص:۳۲۸

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں کے لیے

بالِ جبریل،ص:۳۳۱

اس کی زمیں بے حدود، اس کا افق بے ثغور
اس کے سمندر کی موج، دجلہ و دنوب و نیل!

بالِ جبریل، ص:۳۸۸

اگر نہ سہل ہوں تجھ پر زمیں کے ہنگامے
بُری ہے مستیِ اندیشہ ہائے افلاکی!

ضربِ کلیم، ص:۴۷۳

شاید کہ زمیں ہے یہ کسی اور جہاں کی
تو جس کو سمجھتا ہے فلک اپنے جہاں کا!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۱

ہے مرے دستِ تصرف میں جہانِ رنگ و بو
کیا زمیں، کیا مہر و مہ، کیا آسمانِ تو بتو

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۳

☆-☆-☆

زندگانی

اس چمن میں مَیں سراپا سوز و سازِ آرزو
اور تیری زندگانی بے گدازِ آرزو

بانگِ درا،ص:۴۳

زندگانی ہے تری آزادِ قیدِ امتیاز
تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قدرت کا راز

بانگِ درا،ص:۶۷

زندگانی جس کو کہتے ہیں فراموشی ہے یہ
خواب ہے، غفلت ہے، سرمستی ہے، بیہوشی ہے، یہ

بانگِ درا،ص:۹۳

گل، تبسم کہہ رہا تھا زندگانی کو، مگر
شمع بولی، گریۂ غم کے سوا کچھ بھی نہیں!

بانگِ درا،ص:۱۳۵

زندگی سے یہ پرانا خاکداں معمور ہے
موت میں بھی زندگانی کی تڑپ مستور ہے

بانگِ درا،ص:۱۵۲

ہے زندگانی سے سوزِ دروں
الٹتا نہیں خاک سے شرارہ

بالِ جبریل،ص:۳۹۵

ہے شباب اپنے لہو کی آگ میں جلنے کا نام
سخت کوشی سے ہے تلخ زندگانی انگبیں!

بالِ جبریل، ص:۴۱۳

حکم کیسے ہو زندگانی؟
کس طرح خودی ہو لازمانی؟

بالِ جبریل، ص:۴۸۰

زندگانی ہے صدف، قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے

ضربِ کلیم، ص:۴۹۳

نہ خودی ہے، نہ جہانِ سحر و شام کے دور
زندگانی کی حریفانہ کشاکش سے نجات!

ضربِ کلیم، ص:۵۷۹

☆-☆-☆

زندگی

کچھ بتا اس سیدھی سادی زندگی کا ماجرا
داغ جس پر غازۂ رنگِ تکلف کا نہ تھا

بانگِ درا،ص:۲۳

دیدہ تیری آنکھ کو اس حُسن کی منظور ہے
بن کے سوزِ زندگی ہر شے میں جو مستور ہے

بانگِ درا،ص:۲۶

کٹ رہی ہے بُری بھلی اپنی
ہے مصیبت میں زندگی اپنی

بانگِ درا،ص:۳۲

قائم یہ عنصروں کا تماشا تجھی سے ہے
ہر شے میں زندگی کا تقاضا تجھی سے ہے

بانگِ درا،ص:۴۳

اسی کشمکش میں گزریں مری زندگی کی راتیں
کبھی سوز و سازِ رومیؔ، کبھی پیچ و تابِ رازیؔ!

بالِ جبریل،ص:۳۰۹

وہ شب درد و سوز و غم کہتے ہیں زندگی جسے
اس کی سحر ہے تو کہ میں؟ اس کی اذاں ہے تو کہ میں؟

بالِ جبریل،ص:۳۲۰

جب تک نہ زندگی کے حقائق پہ ہو نظر
تیرا زجاج ہو نہ سکے گا حریفِ سنگ

ضربِ کلیم، ص:۴۷۳

گریز کشمکشِ زندگی سے مردوں کی
اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۱

تم اسے بیگانہ رکھو عالمِ کردار سے
تا بساطِ زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

خیال جادہ و منزل فسانہ و افسوں
کہ زندگی ہے سراپا رحیلِ بے مقصود!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۶

☆-☆-☆

زندہ

ہوئی ہے زندہ دم آفتاب سے ہر شے
اماں مجھی کو تہِ دامنِ سحر نہ ملی

بانگِ درا، ص:۱۱۵

رازِ حیات پوچھ لے خضرِ خجستہ گام سے
زندہ ہر ایک چیز ہے کوششِ ناتمام سے

بانگِ درا، ص:۱۴۳

مردہ عالم زندہ جن کی شورشِ قُم سے ہوا
آدمی آزاد زنجیرِ توہم سے ہوا

بانگِ درا، ص:۱۳۳

اور بلبل، مطربِ رنگیں نوائے گلستاں
جس کے دم سے زندہ ہے گویا ہوائے گلستاں

بانگِ درا، ص:۱۵۲

کس نے ٹھنڈا کیا آتش کدۂ ایراں کو؟
کس نے پھر زندہ کیا تذکرۂ یزداں کو؟

بانگِ درا، ص:۱۶۵

نگاہِ عشق دلِ زندہ کی تلاش میں ہے!
شکارِ مردہ سزاوارِ شاہباز نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۰

ترے مقام کو انجم شناس کیا جانے!
کہ خاکِ زندہ ہے تو تابعِ ستارہ نہیں

بالِ جبریل،ص:۳۳۶

پھرا فضاؤں میں کرگس اگرچہ شاہیں وار
شکارِ زندہ کی لذّت سے بے نصیب رہا!

بالِ جبریل،ص:۴۵۶

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد!

ضربِ کلیم،ص:۴۹۷

دلِ مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرضِ کہن کا چارہ

ضربِ کلیم،ص:۴۹۸

☆-☆-☆

ساحل

لذتِ قربِ حقیقی پہ مٹا جاتا ہوں میں
اختلاطِ موجہ و ساحل سے گھبراتا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۴۳

میں اچھلتی ہوں کبھی جذبِ مہِ کامل سے
جوش میں سر کو پٹکتی ہوں کبھی ساحل سے

بانگِ درا،ص:۶۳

چشمِ حیراں ڈھونڈتی اب اور نظارے کو ہے
آرزو ساحل کی مجھ طوفان کے مارے کو ہے

بانگِ درا،ص:۶۳

علم کے دریا سے نکلے غوطہ زن گوہر بدست
وائے محرومی! خزف چینِ لبِ ساحل ہوں میں

بانگِ درا،ص:۱۰۷

ہو سبک چشمِ مسافر پہ ترا منظر مدام
موج رقصاں تیرے ساحل کی چٹانوں پہ مدام

بانگِ درا،ص:۱۳۳

بتایا عشق نے دریائے نا پیدا کراں مجھ کو
یہ میری خود نگہداری مرا ساحل نہ بن جائے!

بالِ جبریل،ص:۳۰۲

نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج!
ابھر کر جس طرف چاہے نکل جا!

بالِ جبریل، ص:۳۷۳

پرِ تگ بحر ساحل آشنا رہ!
کفِ ساحل سے دامن کھینچتا جا

بالِ جبریل، ص:۳۷۷

شرعِ محبت میں ہے عشرتِ منزل حرام
شورشِ طوفاں حلال، لذتِ ساحل حرام

ضربِ کلیم، ص:۴۸۳

اے جوئے آب بڑھ کے ہو دریائے تندو تیز!
ساحل تجھے عطا ہو تو ساحل نہ کر قبول!

ضربِ کلیم، ص:۳۵۳

☆-☆-☆

ساقی

نہ صہبا ہوں، نہ ساقی ہوں، نہ مستی ہوں، نہ پیمانہ
میں اس میخانۂ ہستی میں ہر شے کی حقیقت ہوں

بانگِ درا،ص:۶۹

اٹھیں گے آزر ہزاروں شعر کے بتخانے سے
مے پلائیں گے نئے ساقی نئے پیمانے سے

بانگِ درا،ص:۹۰

مری نگاہ میں وہ رند ہی نہیں ساقی
جو ہوشیاری و مستی میں امتیاز کرے

بانگِ درا،ص:۱۰۶

فیضِ ساقی شبنم آسا، ظرفِ دل دریا طلب
تشنۂ دائم ہوں، آتش زیرِ پا رکھتا ہوں میں

بانگِ درا،ص:۱۲۳

گزر گیا اب وہ دور ساقی کہ چھپ کے پیتے تھے پینے والے
بنے گا سارا جہان میخانہ، ہر کوئی بادہ خوار ہو گا

بانگِ درا،ص:۱۴۰

ترے شیشے میں مے باقی نہیں ہے
بتا کیا تو مرا ساقی نہیں ہے؟

بالِ جبریل،ص:۲۹۸

حرم کے دل میں سوزِ آرزو پیدا نہیں ہوتا
کہ پیدائی تری اب تک حجاب آمیز ہے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

نہیں ہے نا اُمید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

فقیرِ راہ کو بخشے گئے اسرارِ سلطانی
بہا میری نوا کی دولتِ پرویز ہے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

گرچہ اس دیرِ کہن کا ہے یہ دستورِ قدیم
کہ نہیں میکدہ و ساقی و مینا کو ثبات!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۹

☆-☆-☆

سجدہ

تو سمجھتا نہیں اے زاہدِ ناداں! اس کو
رشکِ صد سجدہ ہے اک لغزشِ مستانۂ دل

بانگِ درا،ص:۹۳

پیام سجدہ کا یہ زیر و بم ہوا مجھ کو
جہاں تمام سوادِ حرم ہوا مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۴

وہ نشانِ سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہوگئی ہے اس سے اب نا آشنا تیری جبیں!

بانگِ درا،ص:۲۲۱

اخترِ شام کی آتی ہے فلک سے آواز
سجدہ کرتی ہے سحر جس کو وہ ہے آج کی رات

بانگِ درا،ص:۲۳۹

کبھی اے حقیقتِ منتظر، نظر آلباسِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبینِ نیاز میں

بانگِ درا،ص:۲۸۰

وہ سجدہ، روحِ زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر و محراب!

بالِ جبریل،ص:۳۲۸

پیکرِ نوری کو ہے سجدہ میسّر تو کیا
اس کو میسّر نہیں سوز و گدازِ سجود!

بالِ جبریل، ص:۳۸۷

پوشیدہ تری خاک میں سجدوں کے نشاں ہیں
خاموش اذانیں ہیں تری بادِ سحر میں

بالِ جبریل، ص:۳۹۶

ملّا کو جو ہے ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد!

ضربِ کلیم، ص:۴۹۸

مری نظر میں یہی ہے جمالِ زیبائی
کہ سر بسجدہ ہیں قوت کے سامنے افلاک!

ضربِ کلیم، ص:۵۸۵

☆-☆-☆

سحر

گاتا جو ہے شب کو تو سحر کو ہے تلاوت
اس رمز کے اب تک نہ کھلے ہم پہ معانی

بانگِ درا،ص:۵۹

چین یہ سُنا اپنے مریدوں سے ہے میں نے
بے داغ ہے مانندِ سحر اس کی جوانی

بانگِ درا،ص:۵۹

رنگیں کیا سحر کو، بانکی دلہن کی صورت
پہنا کے لال جوڑا شبنم کی آرسی دی

بانگِ درا،ص:۸۳

کوئی دم کا مہماں ہوں اے اہلِ محفل
چراغِ سحر ہوں، بجھا چاہتا ہوں

بانگِ درا،ص:۱۰۵

سحر نے تارے سے سن کر سنائی شبنم کو
فلک کی بات بتا دی زمیں کے محرم کو

بانگِ درا،ص:۱۱۳

اٹھ کہ خورشید کا سامانِ سفر تازہ کریں
نفسِ سوختۂ شام و سحر تازہ کریں

بالِ جبریل،ص:۲۹۳

وہ شب درد و سوز و غم کہتے ہیں زندگی جسے
اس کی سحر ہے تو کہ میں؟ اس کی اذاں ہے تو کہ میں؟

بال جبریل، ص:۳۲۰

عروس لالہ! مناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب
کہ میں نسیم سحر کے سوا کچھ اور نہیں

بال جبریل، ص:۳۳۹

تری سزا ہے نوائے سحر سے محرومی
مقام شوق و سرور و نظر سے محرومی!

ضرب کلیم، ص:۴۷۳

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

ضرب کلیم، ص:۴۷۶

☆-☆-☆

سرود

لذت سرود کی ہو چڑیوں کے چہچہوں میں
چشمے کی شورشوں میں باجا سا بج رہا ہو

بانگِ درا، ص:۴۷

سکوتِ شام میں محوِ سرود ہے راوی
نہ پوچھ مجھ سے جو ہے کیفیت مرے دل کی

بانگِ درا، ص:۹۳

اندھیری رات میں کرتا ہے وہ سرود آغاز
صدا کو اپنی سمجھتا ہے غیر کی آواز

بانگِ درا، ص:۱۳۶

چھیڑو سرود ایسا، جاگ اٹھیں سونے والے
رہبر ہے قافلوں کی تابِ جبیں تمھاری

بانگِ درا، ص:۱۷۳

سینۂ بلبل کے زنداں سے سرود آزاد ہے
سیکڑوں نغموں سے بادِ صبح دم آباد ہے

بانگِ درا، ص:۲۳۵

طرب آشنائے خروش ہو، تو نوا ہے محرمِ گوش ہو
وہ سرود کیا کہ چھپا ہوا ہو سکوتِ پردۂ ساز میں

بانگِ درا، ص:۲۸۰

قطرۂ خونِ جگر، سِل کو بناتا ہے دل
خونِ جگر سے صدا سوز و سرور و سرود!

بالِ جبریل، ص: ۳۸۷

مجھے خبر نہیں یہ شاعری ہے یا کچھ اور
عطا ہوا ہے مجھے ذکر و فکر و جذب و سرود!

ضربِ کلیم، ص: ۵۷۳

جس کو مشروع سمجھتے ہیں فقیہانِ خودی
منتظر ہے کسی مطرب کا ابھی تک وہ سرود!

ضربِ کلیم، ص: ۵۸۷

مجھے رُلاتی ہے اہلِ جہاں کی بیدردی
فغانِ مرغِ سحر خواں کو جانتے ہیں سرود!

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۶۶

☆-☆-☆

سفر

تکتے رہتا ہائے! وہ پہروں تلک سوئے قمر
وہ پھٹے بادل میں بے آواز پا اس کا سفر

بانگِ درا،ص:۴۵

رہتے ہیں ستم کشِ سفر سب
تارے، انسان، شجر، حجر سب

بانگِ درا،ص:۱۱۹

ہو گا کبھی ختم یہ سفر کیا؟
منزل کبھی آئے گی نظر کیا؟

بانگِ درا،ص:۱۱۹

جو موج دریا لگی یہ کہنے سفر سے قائم ہے شان میری
گہر یہ بولا صدف نشینی ہے مجھ کو سامان آبرو کا!

بانگِ درا،ص:۱۳۶

رخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر
جوشِ الفت بھی دلِ عاشق سے کر جاتا سفر

بانگِ درا،ص:۱۵۶

باغِ بہشت سے مجھے حکمِ سفر دیا تھا کیوں؟
کارِ جہاں دراز ہے، اب مرا انتظار کر!

بالِ جبریل،ص:۲۹۹

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۹

غرناطہ بھی دیکھا مری آنکھوں نے، ولیکن
تسکینِ مسافر نہ سفر میں نہ حضر میں!

بالِ جبریل، ص:۳۹۶

سفر زندگی کے لیے برگ و ساز
سفر ہے حقیقت، حضر ہے مجاز

بالِ جبریل، ص:۴۱۸

سفر اس کا انجام و آغاز ہے
یہی اس کی تقویم کا راز ہے!

بالِ جبریل، ص:۴۱۹

☆-☆-☆

سوز

آہ! میں جلتا ہوں سوزِ اشتیاقِ دید سے
تو سراپا سوز داغِ منتِ خورشید سے

بانگِ درا، ص:۷۹

خاک میں مل کے حیاتِ ابدی پا جاؤں
عشق کا سوز زمانے کو دکھاتا جاؤں

بانگِ درا، ص:۸۶

مخالف ساز کا ہوتا نہیں سوز
جہاں میں ساز کا ہے ہم نشیں سوز

بانگِ درا، ص:۹۳

سخن میں سوز الٰہی کہاں سے آتا ہے
یہ چیز وہ ہے کہ پتھر کو بھی گداز کرے

بانگِ درا، ص:۱۰۶

شمعِ سحر یہ کہہ گئی سوز ہے زندگی کا ساز
غمکدۂ نمود میں شرطِ دوام اور ہے

بانگِ درا، ص:۱۱۵

لذّتِ نو بہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو
اس دمِ نیم سوز کو طائرک بہار کر!

بالِ جبریل، ص:۲۹۹

متاعِ بے بہا ہے درد و سوزِ آرزو مندی
مقامِ بندگی دیگر نہ لوں شانِ خداوندی

بالِ جبریل،ص:۳۰۶

مشکل نہیں یارانِ چمن! معرکۂ باز
پُر سوز اگر ہو نفسِ سینۂ دراج

ضربِ کلیم،ص:۴۷۹

شعلہ ہے ترے جنوں کا بے سوز
سُن مجھ سے یہ نکتۂ دل افروز

ضربِ کلیم،ص:۴۸۰

نظر درد و غم و سوز و تب و تاب
تُو اے ناداں قناعت کر خبر پہ

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۹

☆-☆-☆

شام

ہاں دکھا دے اے تصور! پھر وہ صبح و شام تو
دوڑ پیچھے کی طرف اے گردشِ ایام تو

بانگِ درا، ص: ۲۳

مہرِ روشن چھپ گیا، اٹھی نقابِ روئے شام
شانۂ ہستی پہ ہے بکھرا ہوا گیسوئے شام

بانگِ درا، ص: ۳۸

چرخ نے بالی چرا لی ہے عروسِ شام کی؟
نیل کے پانی میں یا مچھلی ہے سیمِ خام کی؟

بانگِ درا، ص: ۵۳

کیا بھلی لگتی ہے آنکھوں کو شفق کی لالی
مے گلرنگ خمِ شام میں تو نے ڈالی

بانگِ درا، ص: ۵۳

یہ پیرہن شام کو دے رہے تھے
ستاروں کو تعلیمِ تابندگی تھی

بانگِ درا، ص: ۵۷

شام کو آواز چشموں کی سلاتی ہے مجھے
صبح فرشِ سبز سے کوئل جگاتی ہے مجھے

بانگِ درا، ص: ۶۳

کھو نہ جا اس سحر و شام میں اے صاحب ہوش
اک جہاں اور بھی ہے جس میں نہ فردا ہے نہ دوش!

بالِ جبریل، ص:۳۶۶

خلقِ خدا کی گھات میں رند و فقیہہ میر و پیر
تیرے جہاں میں ہے وہی گردشِ صبح و شام ابھی!

بالِ جبریل، ص:۴۰۱

خودی کو جس نے فلک سے بلند تر دیکھا
وہی ہے مملکتِ صبح و شام سے آگاہ

ضربِ کلیم، ص:۵۳۲

سورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دنیا ہے عجب چیز! کبھی صبح کبھی شام

ضربِ کلیم، ص:۵۶۹

☆-☆-☆

شاہین

نوا پیرا ہو اے بلبل کہ ہو تیرے ترنم سے
کبوتر کے تنِ نازک میں شاہیں کا جگر پیدا!

بانگِ درا، ص:۲۶۹

وہ فریب خوردہ شاہیں کہ پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی

بالِ جبریل، ص:۳۰۹

بُرہنہ سر ہے تو عزمِ بلند پیدا کر
یہاں فقط سرِ شاہیں کے واسطے ہے کلاہ!

بالِ جبریل، ص:۳۳۸

اسی اقبال کی میں جستجو کرتا رہا برسوں
بڑی مدت کے بعد آخر وہ شاہیں زیرِ دام آیا!

بالِ جبریل، ص:۳۵۰

تو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں

بالِ جبریل، ص:۳۵۳

شاہیں کی ادا ہوتی ہے بلبل میں نمودار
کس درجہ بدل جاتے ہیں مرغانِ سحر خیز!

ضربِ کلیم، ص:۵۱۶

شاہیں کبھی پرواز سے تھک کر نہیں گرتا
پُر دم ہے اگر تُو تو نہیں خطرۂ افتاد!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۳

قیضِ فطرت نے تجھے دیدۂ شاہیں بخشا
جس میں رکھ دی ہے غلامی نے نگاہِ خفاش

ضربِ کلیم، ص:۵۴۵

اے جانِ پدر نہیں ہے ممکن
شاہیں سے تدرو کی غلامی

ضربِ کلیم، ص:۵۵۰

دُرّاج کی پرواز میں ہے شوکتِ شاہیں
حیرت میں ہے صیّاد یہ شاہیں ہے کہ دُرّاج

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۹

نہیں تیرا نشیمن قصرِ سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے! بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

بالِ جبریل، ص:۳۱۲

☆-☆-☆

شرر

یہ آگہی مری مجھے رکھتی ہے بے قرار
خوابیدہ اس شرر میں ہیں آتش کدے ہزار

بانگِ درا،ص:۴۵

دل میں ہو سوز محبت کا وہ چھوٹا سا شرر
نور سے جس کے ملے رازِ حقیقت کی خبر

بانگِ درا،ص:۴۹

شرر بن کے رہتی ہے انسان کے دل میں
وہ ہے نورِ مطلق کی آنکھوں کا تارا

بانگِ درا،ص:۵۸

محبت کے شرر سے دل سراپا نور ہوتا ہے
ذرا سے بیج سے پیدا ریاضِ طور ہوتا ہے

بانگِ درا،ص:۷۳

نہیں بیگانگی اچھی رفیقِ راہِ منزل سے
ٹھہر جا اے شرر ہم بھی تو آخر مٹنے والے ہیں

بانگِ درا،ص:۱۰۱

بڑا کریم ہے اقبالؔ بے نوا لیکن
عطائے شعلہ شرر کے سوا کچھ اور نہیں

بالِ جبریل،ص:۳۳۹

یہ عقل و دل ہیں شرر شعلۂ محبت کے
وہ خار وخس کے لیے ہے، یہ نیستاں کے لیے!

بالِ جبریل، ص:۳۴۱

اک فغانِ بے شرر سینے میں باقی رہ گئی
سوز بھی رخصت ہوا جاتی رہی تاثیر بھی

بالِ جبریل، ص:۳۹۳

پیدا ہے فقط حلقۂ اربابِ جنوں میں
وہ عقل کہ پا جاتی ہے شعلے کو شرر سے

ضربِ کلیم، ص:۵۰۳

نگاہ موت پہ رکھتا ہے مردِ دانشمند
حیات ہے شبِ تاریک میں شرر کی نمود

ضربِ کلیم، ص:۵۳۰

☆-☆-☆

شعلہ

کیا جہنم معصیت سوزی کی اک ترکیب ہے؟
آگ کے شعلوں میں پنہاں مقصدِ تادیب ہے؟

بانگِ درا،ص:۴۰

کیسی حیرانی ہے یہ اے طفلکِ پروانہ خو!
شمع کے شعلوں کو گھڑیوں دیکھتا رہتا ہے تو

بانگِ درا،ص:۹۳

شمع اک شعلہ ہے، لیکن تو سراپا نور ہے
آہ! اس محفل میں یہ عریاں ہے، تو مستور ہے

بانگِ درا،ص:۹۳

عشق کی گرمی سے شعلے بن گئے چھالے مرے
کھیلتے ہیں بجلیوں کے ساتھ اب نالے مرے

بانگِ درا،ص:۱۴۰

میری بساط کیا ہے؟ تب و تابِ یک نفس!
شعلہ سے بے محل ہے اُلجھنا شرار کا

بالِ جبریل،ص:۳۰۱

ہوں آتشِ نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش
میں بندۂ مومن ہوں، نہیں دانۂ اسپند!

بالِ جبریل،ص:۳۱۳

جو ذکر کی گرمی سے شعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سُرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!

بالِ جبریل،ص:۳۱۸

عطا ہوا خس و خاشاکِ ایشیا مجھ کو
کہ میرے شعلے میں ہے سرکشی و بے باکی!

ضربِ کلیم،ص:۴۷۳

شعلہ ہے ترے جنوں کا بے سوز
سُن مجھ سے یہ نکتۂ دل افروز

ضربِ کلیم،ص:۴۸۰

تو ظاہر و باطن کی خلافت کا سزا وار
کیا شعلہ بھی ہوتا ہے غلامِ خس و خاشاک؟

ارمغانِ حجاز،ص:۶۴۳

☆-☆-☆

شکوہ۔شکوۂ اربابِ وفا۔شکوۂ اہلِ جہاں

مری زبانِ قلم سے کسی کا دل نہ دُکھے
کسی سے شکوہ نہ ہو زیرِ آسماں مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۶

اے خدا! شکوۂ اربابِ وفا بھی سن لے
خوگرِ حمد سے تھوڑا سا گلا بھی سن لے

بانگِ درا،ص:۱۶۳

کچھ جو سمجھا مرے شکوے کو تو رضواں سمجھا
مجھے جنت سے نکالا ہوا انساں سمجھا!

بانگِ درا،ص:۱۹۹

شکر شکوے کو کیا حسنِ ادا سے تو نے
ہم سخن کر دیا بندوں کو خدا سے تو نے

بانگِ درا،ص:۲۰۰

کیا کہا؟ بہرِ مسلماں ہے فقط وعدۂ حور
شکوہ بیجا بھی کرے کوئی تو لازم ہے شعور!

بانگِ درا،ص:۲۰۱

جانتا ہوں آہ! میں آلامِ انسانی کا راز
ہے نوائے شکوہ سے خالی مری فطرت کا ساز

بانگِ درا،ص:۲۲۷

نے مجالِ شکوہ ہے، نے طاقتِ گفتار ہے
زندگانی کیا ہے، اک طوقِ گلو افشار ہے!

بانگِ درا، ص: ۲۳۰

صدا تربت سے آئی "شکوۂ اہلِ جہاں کم گو
نوارا تلخ تری زن چو ذوقِ نغمہ کم یابی

بانگِ درا، ص: ۲۳۸

طریق اہلِ دنیا ہے گلہ شکوہ زمانے کا
نہیں ہے زخم کھا کر آہ کرنا شانِ درویشی!

ضربِ کلیم، ص: ۵۹۵

☆-☆-☆

شمع

گیسوئے اردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے
شمع یہ سودائی دلسوزیٔ پروانہ ہے

بانگِ درا، ص:۲۷

واں بھی جل مرتا ہے سوزِ شمع پر پروانہ کیا؟
اس چمن میں بھی گل و بلبل کا ہے افسانہ کیا؟

بانگِ درا، ص:۳۹

شمع تو محفل صداقت کی
حسن کی بزم کا دیا ہوں میں

بانگِ درا، ص:۴۲

حسن ہو کیا خود نما، جب کوئی مائل ہی نہ ہو
شمع کو جلنے سے کیا مطلب، جو محفل ہی نہ ہو

بانگِ درا، ص:۴۳

بزمِ جہاں میں مَیں بھی ہوں اے شمع! دردمند
فریاد در گرہ صفتِ دانۂ سپند

بانگِ درا، ص:۴۴

مہر نے نور کا زیور تجھے پہنایا ہے
تیری محفل کو اسی شمع نے چمکایا ہے

بانگِ درا، ص:۵۳

ٹپک اے شمع! آنسو بن کے پروانے کی آنکھوں سے
سراپا درد ہوں، حسرت بھری ہے داستاں میری

بانگِ درا، ص: ۶۸

شمع اک شعلہ ہے، لیکن تو سراپا نور ہے
آہ! اس محفل میں یہ عریاں ہے، تو مستور ہے

بانگِ درا، ص: ۹۳

زندہ پھر وہ محفلِ دیرینہ ہو سکتی نہیں
شمع سے روشن شبِ دو شینہ ہو سکتی نہیں

بانگِ درا، ص: ۱۹۶

وہ عشق، جس کی شمع بجھا دے اجل کی پھونک
اس میں مزا نہیں تپش و انتظار کا!

بالِ جبریل، ص: ۳۰۱

☆-☆-☆

شوق

شوق کس کا سبزہ زاروں میں پھراتا ہے مجھے؟
اور چشموں کے کناروں پہ سلاتا ہے مجھے؟

بانگِ درا، ص:۶۵

وہ آستاں نہ چھٹا تجھ سے ایک دم کے لیے
کسی کے شوق میں تو نے مزے ستم کے لیے

بانگِ درا، ص:۸۰

مانا کہ تیری دید کے قابل نہیں ہوں میں
تو میرا شوق دیکھ، مرا انتظار دیکھ

بانگِ درا، ص:۹۸

کھل جائیں کیا مزے ہیں تمنائے شوق میں
دو چار دن جو میری تمنا کرے کوئی

بانگِ درا، ص:۱۰۳

بادہ ہے نیم رس ابھی، شوق ہے نارسا ابھی
رہنے دو خُم کے سر پہ تم خشتِ کلیسا ابھی

بانگِ درا، ص:۱۱۵

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لا مکاں خالی
خطا کس کی ہے یا رب! لا مکاں تیرا ہے یا میرا؟

بالِ جبریل، ص:۲۹۸

مقامِ شوق ترے قدسیوں کے بس کا نہیں
انھیں کا کام ہے یہ جن کے حوصلے ہیں زیاد!

بالِ جبریل،ص:۳۰۰

حلقۂ شوق میں وہ جرأتِ اندیشہ کہاں
آہ! محکومی و تقلید و زوالِ تحقیق

ضربِ کلیم،ص:۴۸۳

وہ رمزِ شوق کہ پوشیدہ لاالٰہ میں ہے
طریقِ شیخ فقیہانہ ہو تو کیا کہیے!

ضربِ کلیم،ص:۵۱۵

تو رہ نوردِ شوق ہے؟ منزل نہ کر قبول!
لیلیٰ بھی ہم نشیں ہو تو محمل نہ کر قبول!

ضربِ کلیم،ص:۵۳۳

☆-☆-☆

صبح

جنبشِ موجِ نسیمِ صبح گہوارہ بنی
جھومتی ہے نشۂ ہستی میں ہر گل کی کلی

بانگِ درا، ص:۴۳

پچھلے پہر کی کوئل، وہ صبح کی مؤذن
میں اس کا ہمنوا ہوں، وہ میری ہمنوا ہو

بانگِ درا، ص:۴۷

ہو دُرِ گوشِ عروسِ صبح، وہ گوہر ہے تو
جس پہ سیمائے اُفق نازاں ہو وہ زیور ہے تو

بانگِ درا، ص:۴۸

تیرے احساں کا نسیمِ صبح کو اقرار تھا
باغ تیرے دم سے گویا طبلۂ عطار تھا

بانگِ درا، ص:۵۱

صبحِ خورشیدِ درخشاں کو جو دیکھا میں نے
بزمِ معمورۂ ہستی سے یہ پوچھا میں نے

بانگِ درا، ص:۵۳

برگِ گل پر رکھ گئی شبنم کا موتی بادِ صبح
اور چمکاتی ہے اس موتی کو سورج کی کرن

بالِ جبریل، ص:۳۲۲

قلب و نظر کی زندگی دشت میں صبح کا سماں
چشمۂ آفتاب سے نور کی ندیاں رواں!

بالِ جبریل، ص:۴۰۳

سورج نے دیا اپنی شعاعوں کو یہ پیغام
دنیا ہے عجب چیز! کبھی صبح کبھی شام

ضربِ کلیم، ص:۵۶۹

مری نوا سے گریبانِ لالہ چاک ہوا
نسیمِ صبح چمن کی تلاش میں ہے ابھی

ضربِ کلیم، ص:۶۰۳

آتی ہے دمِ صبح صدا عرشِ بریں سے
کھویا گیا کس طرح ترا جوہرِ ادراک!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۹

☆-☆-☆

صداقت

شمع تو محفلِ صداقت کی
حسن کی بزم کا دیا ہوں میں

بانگِ درا، ص:۴۲

آ گیا آج اس صداقت کا مرے دل کو یقیں
ظلمتِ شب سے ضیائے روزِ فرقت کم نہیں

بانگِ درا، ص:۷۷

ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی
دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی

بانگِ درا، ص:۱۶۰

خالی ہے صداقت سے سیاست تو اسی سے
کمزور کا گھر ہوتا ہے غارت تو اسی سے

بانگِ درا، ص:۱۶۱

حق نے عالم اس صداقت کے لیے پیدا کیا
اور مجھے اس کی حفاظت کے لیے پیدا کیا

بانگِ درا، ص:۱۹۶

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بیباک
عدل اس کا تھا قوی، لوثِ مراعات سے پاک

بانگِ درا، ص:۲۰۳

اب تک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت ان کی!

بانگِ درا، ص:۲۰۴

بے لوث محبت ہو، بیباک صداقت ہو
سینوں میں اُجالا کر، دل صورتِ مینا دے

بانگِ درا، ص:۲۱۳

دیکھ تو اپنا عمل، تجھ کو نظر آتی ہے کیا
وہ صداقت جس کی بیباکی تھی حیرت آفریں

بانگِ درا، ص:۲۲۱

جس کی نادانی صداقت کے لیے بیتاب ہے
جس کا ناخن سازِ ہستی کے لیے مضراب ہے

بانگِ درا، ص:۲۳۳

☆-☆-☆

ضمیر

خطرِ ہمت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر
فکر جب عاجز ہو اور خاموش آوازِ ضمیر

بانگِ درا، ص:۱۵۷

نغمۂ بلبل ہو یا آوازِ خاموشِ ضمیر
ہے اسی زنجیرِ عالمگیر میں ہر شے اسیر!

بانگِ درا، ص:۲۲۶

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب
گرہ کشا ہے نہ رازیؔ، نہ صاحبِ کشاف

بالِ جبریل، ص:۲۷۰

تازہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰ! عقل تمام بو لہب!

بالِ جبریل، ص:۳۰۶

تری نوا سے ہے بے پردہ زندگی کا ضمیر
کہ تیرے ساز کی فطرت نے کی ہے مضرابی!

بالِ جبریل، ص:۳۲۳

تھا جو نا خوب، بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

ضربِ کلیم، ص:۳۷۸

ضمیر اس مدنیت کا دیں سے ہے خالی
فرنگیوں میں اخوت کا ہے نسب پہ قیام

ضربِ کلیم، ص:۵۴۴

مجھ کو ہے انکار سے ان مدرسہ والوں کا ضمیر
خوب و ناخوب کی اس دور میں ہے کس کو تمیز!

ضربِ کلیم، ص:۵۴۳

باقی نہ رہی تیری وہ آئینہ ضمیری!
اے کشتۂ سلطانی و مُلّائی و پیری!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۰

تمیز خار و گل سے آشکارا
نسیم صبح کی روشن ضمیری!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۷۳

☆-☆-☆

طائر

ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں آتی تھیں
طائروں کی صدائیں آتی تھیں

بانگِ درا، ص:۳۲

اے کہ تیرا باغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر
اے کہ تیری روح کا طائر قفس میں ہے اسیر

بانگِ درا، ص:۵۳

عطا ایسا بیاں مجھ کو ہوا رنگیں بیانوں میں
کہ بامِ عرش کے طائر ہیں میرے ہمزبانوں میں

بانگِ درا، ص:۷۰

تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

بانگِ درا، ص:۸۹

چمکتی چیز اک دیکھی زمیں پر
اڑا طائر اسے جگنو سمجھ کر

بانگِ درا، ص:۹۳

ساکنانِ صحنِ گلشن کی ہم آوازی میں ہے
ننھے ننھے طائروں کی آشیاں سازی میں ہے

بانگِ درا، ص:۹۳

نہیں فردوس مقامِ جدل و قال و اقول!
بحث و تکرار اس اللہ کے بندے کی سرشت!

بالِ جبریل، ص: ۴۰۹

چھپتے نہیں بخشے ہوئے فردوس نظر میں
جنت تری پنہاں ہے ترے خونِ جگر میں

بالِ جبریل، ص: ۴۲۵

ہر سینہ نشیمن نہیں جبریلِ امیں کا
ہر فکر نہیں طائرِ فردوس کا صیاد!

بالِ جبریل، ص: ۴۶۰

فردوس میں رومی سے یہ کہتا تھا سنائی
مشرق میں ابھی تک ہے وہی کاسہ، وہی آش!

ضربِ کلیم، ص: ۵۸۰

☆-☆-☆

فقر

حیدری فقر ہے، نے دولتِ عثمانی ہے
تم کو اسلاف سے کیا نسبتِ روحانی ہے؟

بانگِ درا، ص: ۲۰۳

تری خاک میں ہے اگر شرر تو خیالِ فقر و غنا نہ کر
کہ جہاں میں نانِ شعیر پر ہے مدارِ قوتِ حیدری!

بانگِ درا، ص: ۲۵۲

نہیں فقر و سلطنت میں کوئی امتیاز ایسا
یہ سپہ کی تیغ بازی، وہ نگہ کی تیغ بازی!

بالِ جبریل، ص: ۳۰۹

نہ ایراں میں رہے باقی، نہ توراں میں رہے باقی
وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاکِ قیصرو کسریٰ

بالِ جبریل، ص: ۳۱۵

اب حجرۂ صوفی میں وہ فقر نہیں باقی
خونِ دلِ شیراں ہو، جس فقر کی دستاویز!

بالِ جبریل، ص: ۳۱۸

نہ فقر کے لیے موزوں، نہ سلطنت کے لیے
وہ قوم جس نے گنوایا متاعِ تیموری

بالِ جبریل، ص: ۳۲۳

اگرچہ زر بھی جہاں میں ہے قاضی الحاجات
جو فقر سے ہے میسّر تونگری سے نہیں!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۲

عشق کے ہیں معجزات، سلطنت و فقر و دیں!
عشق کے ادنیٰ غلام صاحبِ تاج و نگیں!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۳

نصیب خطہ ہو یا رب وہ بندۂ درویش
کہ جس کے فقر میں انداز ہوں کلیمانہ

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۳

غیرتِ فقر مگر کر نہ سکی اس کو قبول
جب کہا اس نے یہ ہے میری خدائی کی زکات

ارمغانِ حجاز، ص:۶۹۰

☆-☆-☆

فقیری

کافر ہے مسلماں، تو نہ شاہی، نہ فقیری
مومن ہے تو کرتا ہے فقیری میں بھی شاہی!

بالِ جبریل،ص:۳۲۷

دارا و سکندر سے وہ مردِ فقیر اَولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بُوئے اسد اللّٰہی!

بالِ جبریل،ص:۳۳۹

آہ! کہ کھویا گیا تجھ سے فقیری کا راز
ورنہ ہے مالِ فقیر، سلطنتِ روم و شام!

بالِ جبریل،ص:۳۵۴

میری میں، فقیری میں، شاہی میں، غلامی میں
کچھ کام نہیں بنتا بے جرأتِ رندانہ!

بالِ جبریل،ص:۳۶۰

خدا سے پھر وہی قلب و نظر مانگ
نہیں ممکن امیری بے فقیری!

بالِ جبریل،ص:۳۷۵

کلیسا کی بنیاد رہبانیت تھی
سماتی کہاں اس فقیری میں میری

بالِ جبریل،ص:۴۱۰

مومن کی اسی میں ہے امیری
اللہ سے مانگ یہ فقیری

ضربِ کلیم،ص:۵۵۱

آدم کا ضمیر اس کی حقیقت پہ ہے شاہد
مشکل نہیں اے سالکِ رہ علم فقیری

ارمغانِ حجاز،ص:۶۳۶

دنیا میں محاسب ہے تہذیب فسوں گر کا
ہے اس کی فقیری میں سرمایۂ سلطانی!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۴۰

غریبی میں ہوں محسود امیری
کہ غیرت مند ہے میری فقیری!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۷۳

☆-☆-☆

فکر

تنکے چنتے ہیں وہاں بھی آشیاں کے واسطے؟
خشت و گِل کی فکر ہوتی ہے مکاں کے واسطے؟

بانگِ درا، ص:۳۹

فکر رہتی تھی مجھے جس کی وہ محفل ہے یہی
صبر و استقلال کی کھیتی کا حاصل ہے یہی

بانگِ درا، ص:۵۳

وطن کی فکر کر ناداں! مصیبت آنے والی ہے
تری بربادیوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں

بانگِ درا، ص:۷۱

اور دکھلائیں گے مضموں کی ہمیں باریکیاں
اپنے فکرِ نکتہ آرا کی فلک پیمائیاں

بانگِ درا، ص:۸۹

خنجرِ ہمت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر
فکر جب عاجز ہو اور خاموش آوازِ ضمیر

بانگِ درا، ص:۱۵۷

افرنگ کا ہر قریہ ہے فردوس کی مانند!
مدت سے ہے آوارۂ افلاک مرا فکر

بالِ جبریل، ص:۳۱۲

جو ذکر کی گرمی سے شعلے کی طرح روشن
جو فکر کی سُرعت میں بجلی سے زیادہ تیز!

بالِ جبریل، ص:۳۱۰

ہے سلسلہ احوال کا ہر لحظہ دگرگوں
اے سالکِ رہ فکر نہ کر سود و زیاں کا!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۱

مقامِ فکر ہے پیمائشِ زمان و مکاں
مقامِ ذکر ہے سبحان ربی الاعلیٰ

ضربِ کلیم، ص:۴۸۵

مست رکھو ذکر و فکرِ صبحگاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاجِ خانقاہی میں اسے

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۷

☆-☆-☆

فنا

بقا کو جو دیکھا فنا ہو گئی وہ
قضا تھی، شکار قضا ہو گئی وہ

بانگِ درا،ص:۵۸

شکست سے یہ کبھی آشنا نہیں ہوتا
نظر سے چھپتا ہے، لیکن فنا نہیں ہوتا

بانگِ درا،ص:۹۵

کہا یہ میں نے کہ اے زیورِ جبینِ سحر!
غمِ فنا ہے تجھے؟ گنبدِ فلک سے اتر

بانگِ درا،ص:۱۱۵

یہ رسمِ بزمِ فنا ہے اے دل! گناہ ہے جنبشِ نظر بھی
رہے گی کیا آبرو ہماری جو تو یہاں بے قرار ہوگا

بانگِ درا،ص:۱۴۱

اجل ہے لاکھوں ستاروں کی اک ولادتِ مہر
فنا کی نیند مے زندگی کی مستی ہے

بانگِ درا،ص:۱۴۷

اک ذرا سا ابر کا ٹکڑا ہے، جو مہتاب تھا
آخری آنسو ٹپک جانے میں ہو جس کی فنا

بانگِ درا،ص:۱۵۱

رخصتِ محبوب کا مقصد فنا ہوتا اگر
جوشِ اُلفت بھی دلِ عاشق سے کر جاتا سفر

بانگِ درا،ص:۱۵۶

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
یہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

بانگِ درا،ص:۱۵۷

اوّل و آخر فنا، باطن و ظاہر فنا
نقشِ کہن ہو کہ نَو، منزلِ آخر فنا

بالِ جبریل،ص:۳۸۶

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملّت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد!

ضربِ کلیم،ص:۴۹۷

☆-☆-☆

قدرت

کہہ رہی ہے میری خاموشی ہی افسانہ مرا
کنجِ خلوت خانۂ قدرت ہے کاشانہ مرا

بانگِ درا،ص:۲۲

تیرے فردوسِ تخیّل سے ہے قدرت کی بہار
تیری کشتِ فکر سے اُگتے ہیں عالم سبزہ وار

بانگِ درا،ص:۲۶

نہیں ہے چیز نکمّی کوئی زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

بانگِ درا،ص:۳۱

زندگانی ہے تری آزادِ قیدِ امتیاز
تیری آنکھوں پر ہویدا ہے مگر قدرت کا راز

بانگِ درا،ص:۶۷

یہ سب کچھ ہے مگر ہستی مری مقصد ہے قدرت کا
سراپا نور ہو جس کی حقیقت، میں وہ ظلمت ہوں

بانگِ درا،ص:۶۹

یہی آئینِ قدرت ہے، یہی اسلوبِ فطرت ہے
جو ہے راہِ عمل میں گامزن، محبوبِ فطرت ہے

بانگِ درا،ص:۷۱

حسنِ قدیم کی یہ پوشیدہ اک جھلک تھی
لے آئی جس کو قدرت خلوت سے انجمن میں؟

بانگِ درا،ص:۸۴

پروں کو میرے قدرت نے ضیا دی
تجھے اس اس نے صدائے دلربا دی

بانگِ درا،ص:۹۴

صوفی نے جس کو دل کے ظلمت کدہ میں پایا
شاعر نے جس کو دیکھا قدرت کے بانکپن میں

بانگِ درا،ص:۱۲۱

خاموش ہیں کوہ و دشت و دریا
قدرت ہے مراقبے میں گویا

بانگِ درا،ص:۱۲۸

☆-☆-☆

قسمت

جان پہ آ بنی ہے، کیا کہیے!
اپنی قسمت بُری ہے، کیا کہیے!

بانگِ درا، ص: ۳۳

میری قسمت میں ہے ہر روز کا مرنا جینا
ساقیِ موت کے ہاتھوں سے صبوحی پینا

بانگِ درا، ص: ۸۵

جستجو جس گل کی تڑپاتی تھی اے بلبل مجھے
خوبیِ قسمت سے آخر مل گیا وہ گل مجھے

بانگِ درا، ص: ۱۴۰

آئینے قسمتوں کے تم کو یہ جانتے ہیں
شاید سنیں صدائیں اہلِ زمیں تمھاری

بانگِ درا، ص: ۱۷۴

تیری قسمت میں ہم آغوشی اسی رایت کی ہے
حسنِ روز افزوں سے تیرے آبرو ملت کی ہے

بانگِ درا، ص: ۱۸۱

یہ سعادت حورِ صحرائی تری قسمت میں تھی
غازیانِ دیں کی سقائی تری قسمت میں تھی

بانگِ درا، ص: ۲۱۴

اس اندیشے سے ضبطِ آہ میں کرتا رہوں کب تک
کہ مُغ زادے نہ لے جائیں تری قسمت کی چنگاری

بالِ جبریل، ص:۳۲۹

نہیں ساحل تری قسمت میں اے موج!
اُبھر کر جس طرف چاہے نکل جا!

بالِ جبریل، ص:۳۷۲

نگہ آلودۂ اندازِ افرنگ
طبیعت غزنوی، قسمت ایازی!

بالِ جبریل، ص:۳۷۳

پوجا ہے بے سود، نمازیں بھی ہیں بے سود
قسمت ہے غریبوں کی وہی نالہ و فریاد!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۵

☆-☆-☆

قوم

بستۂ رنگِ خصوصیت نہ ہو میری زباں
نوعِ انساں قوم ہو میری، وطن میرا جہاں

بانگِ درا، ص:۳۹

مدعا تیرا اگر دنیا میں ہے تعلیمِ دیں
ترکِ دنیا قوم کو اپنی نہ سکھلانا کہیں

بانگِ درا، ص:۵۳

قوم گویا جسم ہے، افراد ہیں اعضائے قوم
منزلِ صنعت کے رہ پیما ہیں دست و پائے قوم

بانگِ درا، ص:۶۱

محبت ہی سے پائی ہے شفا بیمار قوموں نے
کیا ہے اپنے بختِ خفتہ کو بیدار قوموں نے

بانگِ درا، ص:۷۵

صورتِ شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب!

بالِ جبریل، ص:۳۹۳

وہ قوم کہ فیضانِ سماوی سے ہو محروم
حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات!

بالِ جبریل، ص:۴۰۰

نہ دیر میں نہ حرم میں خودی کی بیداری
کہ خاوراں میں ہے قوموں کی روح تریاکی!

ضربِ کلیم، ص: ۴۷۳

اگر جواں ہوں مری قوم کے جسور و غیور
قلندری مری کچھ کم سکندری سے نہیں!

ضربِ کلیم، ص: ۴۸۲

کیا بتاؤں کیا ہے کافر کی نگاہِ پردہ سوز
مشرق و مغرب کی قوموں کے لیے روزِ حساب!

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۰

خال خال اس قوم میں اب تک نظر آتے ہیں وہ
کرتے ہیں اشکِ سحر گاہی سے جو ظالم وضو

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۳

☆-☆-☆

قیامت

کسی ایسے شرر سے پھونک اپنے خرمنِ دل کو
کہ خورشیدِ قیامت بھی ہو تیرے خوشہ چینوں میں

بانگِ درا،ص:۱۰۳

بوئے گل لے گئی بیرونِ چمن، رازِ چمن
کیا قیامت ہے کہ خود پھول ہیں غمازِ چمن

بانگِ درا،ص:۱۶۹

قیامت ہے کہ فطرت سو گئی اہلِ گلستاں کی
نہ ہے بیدار دل پیری، نہ ہمت خواہ برنائی

بانگِ درا،ص:۲۲۳

ابھی تک آدمی صیدِ زبونِ شہر یاری ہے
قیامت ہے کہ انساں نوعِ انساں کا شکاری ہے!

بانگِ درا،ص:۲۷۳

سِرِّ دیں ادراک میں آتا نہیں
کس طرح آئے قیامت کا یقیں؟

بالِ جبریل،ص:۴۳۱

قدرت کے مقاصد کا عیار اس کے ارادے
دنیا میں بھی میزان، قیامت میں بھی میزان!

ضربِ کلیم،ص:۵۲۲

ہر سینے میں اک صبح قیامت ہے نمودار
افکار جوانوں کے ہوئے زیر و زبر کیا!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۵

خیر اسی میں ہے قیامت تک رہے مومن غلام
چھوڑ کر اوروں کی خاطر یہ جہانِ بے ثبات

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

کیا شے ہے؟ کس امروز کا فردا ہے قیامت؟
اے میرے شبستانِ کہن! کیا ہے قیامت؟

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۱

گرچہ برہم ہے قیامت سے نظامِ ہست و بود
ہیں اسی آشوب سے بے پردہ اسرارِ وجود

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۳

☆-☆-☆

کائنات

موت کے ہاتھوں سے مٹ سکتا اگر نقشِ حیات
عام یوں اس کو نہ کر دیتا نظامِ کائنات

بانگِ درا، ص:۲۳۱

بندۂ مزدور کو جا کر مرا پیغام دے
خضر کا پیغام کیا، ہے یہ پیامِ کائنات

بانگِ درا، ص:۲۶۳

تو نے یہ کیا غضب کیا! مجھ کو بھی فاش کر دیا
میں ہی تو ایک راز تھا سینۂ کائنات میں!

بالِ جبریل، ص:۲۹۷

یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دما دم صدائے کن فیکوں!

بالِ جبریل، ص:۳۲۰

یہی زمانۂ حاضر کی کائنات ہے کیا؟
دماغ روشن و دل تیرہ و نگہ بیباک!

ارمغانِ حجاز، ص:۳۵۹

تجھ کو پرکھتا ہے یہ، مجھ کو پرکھتا ہے یہ
سلسلۂ روز و شب صیرفیِ کائنات

بالِ جبریل، ص:۳۸۵

عشق کی گرمی سے ہے معرکۂ کائنات!
علم مقامِ صفات، عشق تماشائے ذات!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۳

زمانہ ایک، حیات ایک، کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری قصۂ جدید و قدیم

ضربِ کلیم،ص:۴۸۸

وجود صرفِ کائنات ہے اس کا
اسے خبر ہے یہ باقی ہے اور وہ فانی

ضربِ کلیم،ص:۵۱۳

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۶

☆-☆-☆

کردار

اقبال بڑا اپدیشک ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
گفتار کا یہ غازی تو بنا، کردار کا غازی بن نہ سکا

بانگِ درا،ص:۲۹۱

ہر اک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوقِ سفر کے سوا کچھ اور نہیں

ہر اک منتظر تیری یلغار کا
تری شوخیِ فکر و کردار کا

بالِ جبریل،ص:۴۲۰

راز ہے راز ہے تقدیرِ جہانِ تگ و تاز
جوشِ کردار سے کھل جاتے ہیں تقدیر کے راز

بالِ جبریل،ص:۴۲۱

جوشِ کردار سے شمشیرِ سکندر کا طلوع
کوہِ الوند ہوا جس کی حرارت سے گداز!

بالِ جبریل،ص:۴۲۲

ہند میں حکمتِ دیں کوئی کہاں سے سیکھے
نہ کہیں لذتِ کردار نہ افکارِ عمیق

ضربِ کلیم،ص:۴۸۳

روشن اس ضو سے اگر ظلمتِ کردار نہ ہو
خود مسلماں سے ہے پوشیدہ مسلماں کا مقام!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۷

آہ اس راز سے واقف ہے نہ مُلا، نہ فقیہہ
وحدت افکار کی بے وحدتِ کردار ہے خام!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۷

وہ مردِ مجاہد نظر آتا نہیں مجھ کو
ہو جس کے رگ و پے میں فقط مستیِ کردار!

ضربِ کلیم،ص:۵۰۳

پیرانِ کلیسا ہوں کہ شیخانِ حرم ہوں
نے جدتِ گفتار ہے، نے جدتِ کردار

ضربِ کلیم،ص:۵۰۶

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان!

ضربِ کلیم،ص:۵۲۳

☆-☆-☆

گردش

قمر اپنے لباسِ نو میں بیگانہ سا لگتا تھا
نہ تھا واقف ابھی گردش کے آئینِ مسلّم سے

بانگِ درا، ص:۱۱۱

گردش تاروں کا ہے مقدر
ہر ایک کی راہ ہے مقرر

بانگِ درا، ص:۱۴۸

رو رہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے!

بانگِ درا، ص:۱۸۷

دگرگوں ہے جہاں، تاروں کی گردش تیز ہے ساقی
دلِ ہر ذرہ میں غوغائے رستا خیز ہے ساقی!

بالِ جبریل، ص:۳۰۳

کسے خبر ہے کہ ہنگامۂ نشور ہے کیا؟
تری نگاہ کی گردش ہے میری رستا خیز!

بالِ جبریل، ص:۳۰۸

نہ ہے ستارے کی گردش، نہ بازیٔ افلاک
خودی کی موت ہے تیرا زوالِ نعمت و جاہ!

بالِ جبریل، ص:۳۳۸

جہاں چھپ گیا پردۂ رنگ میں
لہو کی ہے گردش رگِ سنگ میں!

بالِ جبریل، ص:۴۱۴

شرابِ کہن پھر پلا ساقیا
وہی جام گردش میں لا ساقیا

بالِ جبریل، ص:۴۱۶

وہی زمانے کی گردش پہ غالب آتا ہے
جو ہر نفس سے کرے عمرِ جاوداں پیدا!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۳

گردشِ مہ و ستارہ کی ہے ناگوار اسے
دل آپ اپنے شام و سحر کا ہے نقشبند

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۱

☆-☆-☆

گفتار

کر رہا ہے آسماں جادو لبِ گفتار پر
ساحرِ شب کی نظر ہے دیدۂ بیدار پر

بانگِ درا،ص:۳۸

کب زباں کھولی ہماری لذتِ گفتار نے
پھونک ڈالا جب چمن کو آتشِ پیکار نے

بانگِ درا،ص:۴۳

گھر بنایا ہے سکوتِ دامنِ کہسار میں
آہ! یہ لذت کہاں موسیقیِ گفتار میں!

بانگِ درا،ص:۶۳

عظمتِ دیرینہ کے مٹتے ہوئے آثار میں
طفلکِ نا آشنا کی کوششِ گفتار میں

بانگِ درا،ص:۹۳

کہیں ذکر رہتا ہے اقبالؔ تیرا
فسوں تھا کوئی تیری گفتار کیا تھی

بانگِ درا،ص:۹۹

کبھی سرمایۂ محفل تھی میری گرم گفتاری
کبھی سب کو پریشاں کر گئی میری کم آمیزی!

بالِ جبریل،ص:۳۳۲

گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

بالِ جبریل، ص:۳۹۹

فروزاں ہے سینے میں شمعِ نفس
مگر تابِ گفتار کہتی ہے بس!

بالِ جبریل، ص:۴۲۱

صوفی کی طریقت میں فقط مستیِ احوال
مُلا کی شریعت میں فقط مستیِ گفتار

ضربِ کلیم، ص:۵۰۱

کرے یہ کافرِ ہندی بھی جرأتِ گفتار
اگر نہ ہو امرائے عرب کی بے ادبی

ضربِ کلیم، ص:۵۲۵

☆-☆-☆

گل

جنبشِ موجِ نسیمِ صبح گہوارہ بنی
جھومتی ہے نشۂ ہستی میں ہر گل کی کلی

بانگِ درا، ص:۲۲

سر پہ سبزے کے کھڑے ہو کے کہا قم میں نے
غنچۂ گل کو دیا ذوقِ تبسم میں نے

بانگِ درا، ص:۲۸

بستان و بلبل و گل و بو ہے یہ آگہی
اصلِ کشاکشِ من و تو ہے یہ آگہی

بانگِ درا، ص:۳۵

صدمہ آ جائے ہوا سے گل کی پتی کو اگر
اشک بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے اثر

بانگِ درا، ص:۳۹

جمیل تر ہیں گل و لالہ فیض سے اس کے
نگاہِ شاعرِ رنگیں نوا میں ہے جادو!

بالِ جبریل، ص:۳۰۵

دلِ غمیں کے موافق نہیں ہے موسمِ گل
صدائے مرغِ چمن ہے بہت نشاط انگیز!

بالِ جبریل، ص:۳۰۸

کیا ہے تجھ کو کتابوں نے کور ذوق اتنا
صبا سے بھی نہ ملا تجھ کو بوئے گل کا سراغ!

ضربِ کلیم،ص:۵۴۷

انجم کی فضا تک نہ ہوئی میری رسائی
کرتی رہی میں پیرہنِ لالہ و گل چاک!

ضربِ کلیم،ص:۵۷۷

کلی گل کی ہے محتاجِ کشود آج
نسیمِ صبحِ فردا پر نظر کیا!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۷۱

تمیزِ خار و گل سے آشکارا
نسیمِ صبح کی روشن ضمیری!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۷۳

☆-☆-☆

گلستان

غم زدائے دلِ افسردۂ دہقاں ہوتا
رونقِ بزمِ جوانانِ گلستاں ہوتا

بانگِ درا،ص:۴۸

ہو نہ خورشید تو ویراں ہو گلستاں میرا
منزلِ عیش کی جا نام ہو زنداں میرا

بانگِ درا،ص:۵۵

مرا رونا نہیں، رونا ہے یہ سارے گلستاں کا
وہ گل ہوں، خزاں ہر گل کی ہے گویا خزاں میری

بانگِ درا،ص:۶۸

ہویدا آج اپنے زخمِ پنہاں کر کے چھوڑوں گا
لہو رو رو کے محفل کو گلستاں کر کے چھوڑوں گا

بانگِ درا،ص:۷۱

محل نہیں تھی شکایت کے لیے لیکن زباں
ہے خزاں کا رنگ بھی وجہِ قیامِ گلستاں

بانگِ درا،ص:۹۰

خبر اقبالؔ کی لائی ہے گلستاں سے نسیم
نو گرفتار پھڑکتا ہے تہِ دام ابھی

بانگِ درا،ص:۲۷۹

پھر بادِ بہار آئی، اقبال غزلخواں ہو
غنچہ ہے اگر گل ہو! گل ہے، تو گلستاں ہو

بانگِ درا، ص:۲۸۰

خطر پسند طبیعت کو ساز گار نہیں
وہ گلستاں کہ جہاں گھات میں نہ ہو صیاد!

بالِ جبریل، ص:۳۰۰

افسردہ اگر اس کی نوا سے ہو گلستاں
بہتر ہے کہ خاموش رہے مرغِ سحر خیز

ضربِ کلیم، ص:۵۰۰

یوں بھی دستورِ گلستاں کو بدل سکتے ہیں
کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفس!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۲

☆-☆-☆

گوہر

چمن میں حکمِ نشاطِ مدام لائی ہے
قبائے گل میں گہر ٹانکنے کو آئی ہے

بانگِ درا، ص:91

تمنا دردِ دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

بانگِ درا، ص:103

ہم بغل دریا سے ہے اے قطرۂ بے تاب! تو
پہلے گوہر تھا، بنا اب گوہرِ نایاب تو

بانگِ درا، ص:113

کہیں سامانِ مسرت، کہیں سازِ غم ہے
کہیں گوہر ہے، کہیں اشک، کہیں شبنم ہے

بانگِ درا، ص:117

ہیں ابھی صدہا گہر اس ابر کی آغوش میں
برق ابھی باقی ہے اس کے سینۂ خاموش میں

بانگِ درا، ص:153

میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہوں خزف تو تُو مجھے گوہرِ شاہوار کر!

بالِ جبریل، ص:399

اگرچہ بحر کی موجوں میں ہے مقام اس کا
صفائے پاکیٔ طینت سے ہے گہر کا وضو

بالِ جبریل،ص:۳۰۵

ہر گہر نے صدف کو توڑ دیا
تو ہی آمادۂ ظہور نہیں

بالِ جبریل،ص:۳۳۵

زندگانی ہے صدف، قطرۂ نیساں ہے خودی
وہ صدف کیا کہ جو قطرے کو گہر کر نہ سکے

ضربِ کلیم،ص:۴۹۳

الفاظ کے پیچوں میں اُلجھتے نہیں دانا
غوّاص کو مطلب ہے صدف سے کہ گہر سے؟

ضربِ کلیم،ص:۵۰۴

☆-☆-☆

لالۂ صحرا / لالۂ صحرائی

یہ چمن وہ ہے کہ تھا جس کے لیے سامانِ ناز
لالۂ صحرا جسے کہتے ہیں تہذیبِ حجاز

بانگِ درا،ص:۱۴۵

در جہاں مثلِ چراغ لالۂ صحرا ستم
نے نصیبِ محفلے، نے قسمتِ کاشانۂ

بانگِ درا،ص:۱۸۳

یوں تو روشن ہے، مگر سوزِ دروں رکھتا نہیں
شعلہ ہے مثلِ چراغ لالۂ صحرا ترا

بانگِ درا،ص:۱۸۴

وہ بھی دن تھے کہ یہی مایۂ رعنائی تھا!
نازشِ موسمِ گل لالۂ صحرائی تھا!

بانگِ درا،ص:۲۰۰

بھٹکا ہوا راہی میں، بھٹکا ہوا راہی تو!
منزل ہے کہاں تیری اے لالۂ صحرائی؟

بالِ جبریل،ص:۴۱۳

☆-☆-☆

لہو

لہو سے لال کیا سیکڑوں زمینوں کو
جہاں میں چھیڑ کے پیکارِ عقل و دیں میں نے

بانگِ درا، ص:۸۲

کمالِ وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوکِ نشتر سے تو جو چھیڑے
یقیں ہے مجھ کو گرے رگِ گُل سے قطرہ انسان کے لہو کا

بانگِ درا، ص:۱۳۷

سرزمیں دلّی کی مسجودِ دلِ غم دیدہ ہے
ذرّے ذرّے میں لہو اسلاف کا خوابیدہ ہے

بانگِ درا، ص:۱۳۵

گُل بداماں ہے مری شب کے لہو سے میری صبح
ہے ترے امروز سے نا آشنا فردا ترا

بانگِ درا، ص:۱۸۳

جھلکتی ہے تری امت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

بانگِ درا، ص:۱۹۷

وہ شے کچھ اور ہے کہتے ہیں جانِ پاک جسے
یہ رنگ و نم، یہ لہو، آب و ناں کی ہے بیشی!

بالِ جبریل، ص:۳۲۲

مسلماں کے لہو میں ہے سلیقہ دل نوازی کا
مروت حسنِ عالمگیر ہے مردانِ غازی کا

بالِ جبریل، ص: ۳۲۳

دے کے احساسِ زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

ضربِ کلیم، ص: ۵۱۲

اک زندہ حقیقت مرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد

ضربِ کلیم، ص: ۵۵۷

دیکھ لیں گے اپنی آنکھوں سے تماشا غرب و شرق
میں نے جب گرما دیا اقوامِ یورپ کا لہو

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۳

☆-☆-☆

ماہتاب۔ ماہِ تمام

آیا ہے آسماں سے اڑ کر کوئی ستارہ
یا جان پڑ گئی ہے مہتاب کی کرن میں؟

بانگِ درا،ص:۸۳

جیسے ہو جاتا ہے گم، نور کا لیکر آنچل
چاندنی رات میں مہتاب کا ہمرنگ کنول

بانگِ درا،ص:۱۱۶

شیشۂ دہر میں مانندِ مئے ناب ہے عشق
روحِ خورشید ہے، خونِ رگِ مہتاب ہے عشق

بانگِ درا،ص:۱۱۷

سوتوں کو ندیوں کا شوق، بحر کا ندیوں کو عشق
موجۂ بحر کو تپش ماہِ تمام کے لیے

بانگِ درا،ص:۱۲۳

اک ذرا سا ابر کا ٹکڑا ہے، جو مہتاب تھا
آخری آنسو ٹپک جانے میں ہو جس کی فنا

بانگِ درا،ص:۱۵۱

زندگانی تھی تری مہتاب سے تابندہ تر
خوب تر تھا صبح کے تارے سے بھی تیرا سفر

بانگِ درا،ص:۲۳۶

رات کے افسوں سے طائر آشیانوں میں اسیر
انجم کم ضو گرفتارِ طلسمِ ماہتاب!

بانگِ درا،ص:۲۵۵

تو مری رات کو مہتاب سے محروم نہ رکھ
ترے پیمانے میں ہے ماہِ تمام اے ساقی!

بالِ جبریل،ص:۳۰۳

عصرِ حاضر کی شبِ تار میں دیکھی میں نے
یہ حقیقت کہ ہے روشن صفتِ ماہِ تمام

ضربِ کلیم،ص:۵۱۸

☆-☆-☆

مٹی

مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا
ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا

بانگِ درا،ص:۸۷

خام ہے جب تک تو ہے مٹی کا اک انبار تو
پختہ ہو جائے تو ہے شمشیر بے زنہار تو!

بانگِ درا،ص:۲۵۹

عشق سے پیدا نوائے زندگی میں زیر و بم
عشق سے مٹی کی تصویروں میں سوزِ دمبدم

بالِ جبریل،ص:۳۲۳

میں ناخوش و بیزار ہوں مرمر کی سِلوں سے
میرے لیے مٹی کا حرم اور بنا دو!

بالِ جبریل،ص:۴۰۲

اس کے آبِ لالہ گوں کی خونِ دہقاں سے کشید
تیرے میرے کھیت کی مٹی ہے اس کی کیمیا

بالِ جبریل،ص:۴۰۹

اِک فقر سے قوموں میں مسکینی و دلگیری!
اِک فقر سے مٹی میں خاصیتِ اکسیری!

بالِ جبریل،ص:۴۵۲

شیشے کی صراحی ہو کہ مٹی کا سبو ہو
شمشیر کی مانند ہو تیزی میں تری مے!

ضربِ کلیم، ص:۵۸۹

تاثیر میں اکسیر سے بڑھ کر ہے یہ تیزاب
سونے کا ہمالہ ہو تو مٹی کا ہے اِک ڈھیر!

ضربِ کلیم، ص:۶۱۶

موسم اچھا، پانی وافر، مٹی بھی زرخیز
جس نے اپنا کھیت نہ سینچا وہ کیسا دہقان!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۱

'شاہ' ہے برطانوی مندر میں اک مٹی کا بت
جس کو کر سکتے ہیں جب چاہیں پجاری پاش پاش

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۳

☆-☆-☆

(سیدنا) محمد ﷺ

وحدت کی لے سُنی تھی دنیا نے جس مکاں سے
میرِ عرب ﷺ کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے

بانگِ درا، ص: ۸۷

خاک اس بستی کی ہو کیونکر نہ ہمدوشِ ارم
جس نے دیکھے جانشینانِ پیمبر ﷺ کے قدم

بانگِ درا، ص: ۱۳۶

سالارِ کارواں ہے میرِ حجاز ﷺ اپنا
اس نام سے ہے باقی آرامِ جاں ہمارا

بانگِ درا، ص: ۱۵۹

کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبی ﷺ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے ملّت مٹا رہے ہیں!

بانگِ درا، ص: ۱۶۲

ہم کو جمعیتِ خاطر یہ پریشانی تھی
ورنہ اُمت ترے محبوب ﷺ کی دیوانی تھی؟

بانگِ درا، ص: ۱۶۳

وہ دانائے سُبل ختم الرسل ﷺ مولائے کل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادیٔ سینا

بالِ جبریل، ص: ۳۱۷

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ ﷺ سے مجھے
کہ عالمِ بشریت کی زد میں ہے گردوں!

بالِ جبریل، ص:۳۱۹

دیں مسلکِ زندگی کی تقویم
دیں سرِّ محمد ﷺ و ابراہیم علیہ السلام!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۰

اس راز کو اب فاش کرے روحِ محمد ﷺ!
آیاتِ الٰہی کا نگہبان کدھر جائے!

ضربِ کلیم، ص:۵۱۰

اگر قبول کرے دینِ مصطفیٰ ﷺ انگریز
سیاہ روز مسلماں رہے گا پھر بھی غلام

ضربِ کلیم، ص:۵۲۳

☆-☆-☆

مردِ مسلمان

اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو، تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق!

بالِ جبریل،ص:۳۲۷

مٹ نہیں سکتا کبھی مردِ مسلماں، کہ ہے
اس کی اذانوں سے فاش سرِّ کلیم و خلیل

بالِ جبریل،ص:۳۸۸

سوچا بھی ہے اے مردِ مسلماں کبھی تو نے
کیا چیز ہے فولاد کی شمشیرِ جگر دار

ضربِ کلیم،ص:۴۸۹

یہ فقر مردِ مسلماں نے کھو دیا جب سے
رہی نہ دولتِ سلمانی و سلیمانی!

ضربِ کلیم،ص:۵۱۳

آہ! اے مردِ مسلماں تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرْ!

ضربِ کلیم،ص:۵۱۸

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلمان
اللہ کرے تجھ کو عطا جدتِ کردار

ضربِ کلیم،ص:۵۹۸

کس کی نومیدی پہ حجت ہے یہ فرمانِ جدید؟
ہے جہاد اس دور میں مردِ مسلماں پہ حرام!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۳۹

کہن ہنگامہ ہائے آرزو سرد
کہ ہے مردِ مسلماں کا لہو سرد

ارمغانِ حجاز، ص:۶۸۳

☆-☆-☆

مسلم

ہے زمینِ قرطبہ بھی دیدۂ مسلم کا نور
ظلمتِ مغرب میں جو روشن تھی مثلِ شمعِ طور

بانگِ درا،ص:۱۴۶

آہ! مسلم بھی زمانے سے یونہی رخصت ہوا
آسماں سے ابرِ آزاری اٹھا، برسا، گیا

بانگِ درا،ص:۱۵۴

چین و عرب ہمارا، ہندوستاں ہمارا
مسلم ہیں ہم، وطن ہے سارا جہاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۱۵۹

مسلم نے بھی تعمیر کیا اپنا حرم اور
تہذیب کے آزر نے ترشوائے صنم اور

بانگِ درا،ص:۱۶۰

کل ایک شوریدہ خواب گاہِ نبی ﷺ پہ رو رو کے کہہ رہا تھا
کہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں!

بانگِ درا،ص:۱۶۴

کبھی اے نوجواں مسلم! تدبّر بھی کیا تو نے؟
وہ کیا گردوں تھا تو جس کا ہے اک ٹوٹا ہوا تارا؟

بانگِ درا،ص:۱۸۰

غرۂ شوال! اے نورِ نگاہِ روزہ دار!
آ! کہ تجھ تیرے لیے مسلم سراپا انتظار

بانگِ درا، ص:۱۸۱

فرقہ آرائی کی زنجیروں میں ہیں مسلم اسیر
اپنی آزادی بھی دیکھ، ان کی گرفتاری بھی دیکھ

بانگِ درا، ص:۱۸۲

ہم نشیں! مسلم ہوں میں، توحید کا حامل ہوں میں
اس صداقت پر ازل سے شاہدِ عادل ہوں میں

بانگِ درا، ص:۱۹۶

شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟

بانگِ درا، ص:۲۰۳

☆-☆-☆

مسلمانی

ہر کوئی مست مئے ذوقِ تن آسانی ہے
تم مسلماں ہو؟ یہ اندازِ مسلمانی ہے؟

بانگِ درا،ص:۲۰۳

یہی مقصودِ فطرت ہے، یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری، محبت کی فراوانی!

بانگِ درا،ص:۲۷۰

مجھ کو تو سکھا دی ہے، افرنگ نے زندیقی
اس دور کے ملا ہیں کیوں ننگِ مسلمانی!

بالِ جبریل،ص:۳۱۱

اگر ہو عشق، تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو، تو مردِ مسلماں بھی کافر و زندیق!

بالِ جبریل،ص:۳۲۷

اے رہروِ فرزانہ! بے جذبِ مسلمانی
نے راہِ عمل پیدا، نے شاخِ یقیں نمناک!

بالِ جبریل،ص:۳۳۳

نہ ڈھونڈ اس چیز کو تہذیبِ حاضر کی تجلی میں!
کہ پایا میں نے استغنا میں معراجِ مسلمانی!

بالِ جبریل،ص:۳۱۲

مثالِ ماہ چمکتا تھا جس کا داغِ سجود
خرید لی ہے فرنگی نے وہ مسلمانی!

ضربِ کلیم،ص:۴۹۴

کچھ اور چیز ہے شاید تیری مسلمانی
تری نگاہ میں ہے ایک فقر و رہبانی

ضربِ کلیم،ص:۵۱۲

ہزار پارہ ہے کہسار کی مسلمانی
کہ ہر قبیلہ ہے اپنے بتوں کا زناری

ضربِ کلیم،ص:۶۳۹

صدیوں میں کہیں پیدا ہوتا ہے حریف اس کا
تلوار ہے تیزی میں صہبائے مسلمانی!

ضربِ کلیم،ص:۶۴۱

☆-☆-☆

مضراب۔ مضرابی

آہ! امید محبت کی بر آئی نہ کبھی
چوٹ مضراب کی اس ساز نے کھائی نہ کبھی

بانگِ درا،ص:۱۲۵

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

بانگِ درا،ص:۱۵۵

مضطرب باغ کے ہر غنچے میں ہے بوئے نیاز
تو ذرا چھیڑ تو دے، تشنۂ مضراب ہے ساز

بانگِ درا،ص:۱۶۹

جس کی نادانی صداقت کے لیے بیتاب ہے
جس کا ناخن ساز ہستی کے لیے مضراب ہے

بانگِ درا،ص:۲۳۳

عشق کے مضراب سے نغمۂ تارِ حیات!
عشق سے نورِ حیات، عشق سے نارِ حیات

بالِ جبریل،ص:۳۸۷

تری نوا سے ہے بے پردہ زندگی کا ضمیر
کہ تیرے ساز کی فطرت نے کی ہے مضرابی!

بالِ جبریل،ص:۴۲۳

جس ساز کے نغموں سے حرارت تھی دلوں میں
محفل کا وہی ساز ہے بیگانۂ مضراب

ضرب کلیم،ص:۵۷۱

جس ساز پہ موقوف نواہائے جگر سوز
ڈھیلے ہوں اگر تار تو بے کار ہے مضراب!

ارمغان حجاز،ص:۶۷۶

☆-☆-☆

ملت

آنکھ مل جاتی ہے ہفتاد و دو ملت سے تری
ایک پیمانہ ترا سارے زمانے کے لیے

بانگِ درا،ص:۹۹

وجود افراد کا مجازی ہے، ہستیٔ قوم ہے حقیقی
فدا ہو ملت پہ، یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا

بانگِ درا،ص:۱۳۰

نرالا سارے جہاں سے اس کو عرب کے معمار نے بنایا
بنا ہمارا حصارِ ملت کی اتحادِ وطن نہیں ہے

بانگِ درا،ص:۱۳۶

سرگذشتِ ملتِ بیضا کا تو آئینہ ہے
اے مہِ نو! ہم کو تجھ سے اُلفتِ دیرینہ ہے

بانگِ درا،ص:۱۸۱

تجھ پہ روشن ہے ضمیرِ کائنات
کس طرح محکم ہو ملت کی حیات؟

بالِ جبریل،ص:۳۳۲

ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے؟ ذوقِ انقلاب!
ندرتِ فکر و عمل کیا شے ہے؟ ملت کا شباب!

بالِ جبریل،ص:۳۳۳

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد!

ضربِ کلیم، ص: ۴۹۷

وہ ملت روح جس کی لا سے آگے بڑھ نہیں سکتی!
یقیں جانو ہوا لبریز اس ملت کا پیمانہ!

ضربِ کلیم، ص: ۵۲۵

مجلسِ ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو
ہے وہ سلطاں، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر!

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۰

دیں ہاتھ سے دے کر اگر آزاد ہو ملت
ہے ایسی تجارت میں مسلماں کا خسارا

ارمغانِ حجاز، ص: ۶۵۸

☆-☆-☆

مومن

بندۂ مومن کا دل بیم و ریا سے پاک ہے
قوتِ فرماں روا کے سامنے بیباک ہے

بانگِ درا،ص:۵۳

عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی، ذہنِ ہندی، نطقِ اعرابی

بانگِ درا،ص:۲۶۷

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا؟
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں!

بانگِ درا،ص:۲۷۱

عالم ہے فقط مومنِ جانباز کی میراث
مومن نہیں جو صاحبِ لولاک نہیں ہے!

بالِ جبریل،ص:۳۲۶

جہاں تمام ہے میراث مردِ مومن کی
میرے کلام پہ حجت ہے نکتۂ لولاک!

بالِ جبریل،ص:۳۵۹

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا

ضربِ کلیم،ص:۴۷۶

سب کچھ اور ہے تو جس کو خود سمجھتا ہے
زوال بندۂ مومن کا بے زری سے نہیں!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۲

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۳

ہے طواف و حج کا ہنگامہ اگر باقی تو کیا
کند ہو کر رہ گئی مومن کی تیغِ بے نیام!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۳۹

جانتا ہوں میں یہ اُمت حاملِ قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۴

☆-☆-☆

مہر

مہر نے نور کا زیور تجھے پہنایا ہے
تیری محفل کو اسی شمع نے چمکایا ہے

بانگِ درا،ص:۵۴

کہیں مہر کو تاجِ زر مل رہا تھا
عطا چاند کو چاندنی ہو رہی تھی

بانگِ درا،ص:۵۷

مہر کا پرتو ترے حق میں ہے پیغامِ اجل
محو کر دیتا ہے تجھ کو جلوۂ حسنِ ازل

بانگِ درا،ص:۷۹

حسن کوہستاں کی ہیبت ناک خاموشی میں ہے
مہر کی ضو گستری، شب کی سیہ پوشی میں ہے

بانگِ درا،ص:۹۳

ستارے عشق کے تیری کشش سے ہیں قائم
نظامِ مہر کی صورت نظام ہے تیرا

بانگِ درا،ص:۹۶

کارواں تھک کر فضا کے پیچ و خم میں رہ گیا
مہر و ماہ و مشتری کو ہم عناں سمجھا تھا میں

بالِ جبریل، ص۳۱۰

دے ولولۂ شوق جسے لذتِ پرواز
کر سکتا ہے وہ ذرّہ مہ و مہر کو تاراج!

ضربِ کلیم، ص:۴۷۹

سفر عروسِ قمر کا عماریِ شب میں
طلوعِ مہر و سکوتِ سپہرِ مینائی!

ضربِ کلیم، ص:۵۶۶

کیا چرخِ کجرو، کیا مہر، کیا ماہ
سب راہرو ہیں وا ماندۂ راہ!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۸

وہ صاحبِ فن چاہے تو فن کی برکت سے
ٹپکے بدنِ مہر سے شبنم کی طرح ضو!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۹

☆-☆-☆

مہک

یہ امتیاز رفعت و پستی اسی سے ہے!
گل میں مہک، شراب میں مستی اسی سے ہے!

بانگِ درا، ص:۴۵

کثرت میں ہو گیا ہے وحدت کا راز مخفی
جگنو میں جو چمک ہے، وہ پھول میں مہک ہے

بانگِ درا، ص:۸۵

تجھے جس نے چمک، گل کو مہک دی
اسی اللہ نے مجھ کو چمک دی

بانگِ درا، ص:۹۳

جس کی چمک ہے پیدا، جس کی مہک ہویدا
شبنم کے موتیوں میں، پھولوں کے پیرہن میں

بانگِ درا، ص:۱۲۱

☆-☆-☆

نا آشنا

عظمتِ دیرینہ کے مٹتے ہوئے آثار میں
طفلک نا آشنائی کی کوششِ گفتار میں

بانگِ درا، ص:۹۴

عروسِ شب کی زلفیں تھیں ابھی نا آشنا خم سے
ستارے آسماں کے بے خبر تھے لذّتِ رم سے

بانگِ درا، ص:۱۱۱

ہے حسینوں میں وفا نا آشنا تیرا خطاب
اے تلوّن کیش! تو مشہور بھی، رسوا بھی ہے

بانگِ درا، ص:۱۲۲

یہاں کہاں ہم نفس میسر، یہ دیس نا آشنا ہے اے دل!
وہ چیز تو مانگتا ہے مجھ سے کہ زیرِ چرخِ کہن نہیں ہے

بانگِ درا، ص:۱۳۶

سکوں نا آشنا رہنا اسے سامانِ ہستی ہے
تڑپ کس دل کی یارب چھپ کے آ بیٹھی ہے پارے میں

بانگِ درا، ص:۱۳۸

یہ زائرانِ حریمِ مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں!

بانگِ درا، ص:۱۶۳

شاعر کا دل ہے لیکن نا آشنا سکوں سے
آزاد رہ گیا تو کیونکر مرے فسوں سے؟

بانگِ درا، ص:۱۷۲

گل بدامن ہے مری شب کے لہو سے میری صبح
ہے ترے امروز سے نا آشنا فردا ترا

بانگِ درا، ص:۱۸۴

مذاقِ دید سے نا آشنا نظر ہے مری
تری نگاہ ہے فطرت کی راز داں، پھر کیا؟

بانگِ درا، ص:۲۲۰

وہ نشانِ سجدہ جو روشن تھا کوکب کی طرح
ہوگئی ہے اس سے اب نا آشنا تیری جبیں!

بانگِ درا، ص:۲۲۱

☆-☆-☆

نشیمن

ہے بلندی سے فلک بوس نشیمن میرا
ابرِ کہسار ہوں گل پاش ہے دامن میرا

بانگِ درا، ص:۲۷

تھی حقیقت سے نہ غفلت فکر کی پرواز میں
آنکھ طائر کی نشیمن پر رہی پرواز میں

بانگِ درا، ص:۸۹

نہ پوچھو مجھ سے لذت خانماں برباد رہنے کی
نشیمن سیکڑوں میں نے بنا کر پھونک ڈالے ہیں

بانگِ درا، ص:۱۰۱

تیرے جلوہ کا نشیمن ہو مرے سینے میں
عکس آباد ہو تیرا مرے آئینے میں

بانگِ درا، ص:۱۱۸

اڑتی پھرتی تھیں ہزاروں بلبلیں گلزار میں
دل میں کیا آئی کہ پابندِ نشیمن ہو گئیں؟

بانگِ درا، ص:۱۸۸

اسی دریا سے اٹھتی ہے وہ موجِ تندجولاں بھی
نہنگوں کے نشیمن جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا!

بالِ جبریل، ص:۳۱۶

خزاں میں بھی کب آسکتا تھا میں صیاد کی زد میں
مری غماز تھی شاخِ نشیمن کی کم اوراقی!

بالِ جبریل، ص:۳۵۰

ہمسایۂ جبریلِ امیں بندۂ خاکی
ہے اس کا نشیمن، نہ بخارا نہ بدخشاں!

ضربِ کلیم، ص:۵۲۲

یوں بھی دستورِ گلستاں کو بدل سکتے ہیں
کہ نشیمن ہو عنادل پہ گراں مثلِ قفس!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۲

فلک کو کیا خبر یہ خاکداں کس کا نشیمن ہے
غرض انجم سے ہے کس کے شبستاں کی نگہبانی

ارمغانِ حجاز، ص:۶۹۳

☆-☆-☆

نصیب

جو بات مجھ میں ہے تجھ کو وہ ہے نصیب کہاں
بھلا پہاڑ کہاں، جانور غریب کہاں!

بانگِ درا،ص:۳۱

غم نصیب اقبالؔ کو بخشا گیا ماتم ترا
چھن لیا تقدیر نے وہ دل کہ تھا محرم ترا

بانگِ درا،ص:۱۳۳

تجھے وہ شاخ سے توڑیں! زہے نصیب ترے
تڑپتے رہ گئے گلزار میں رقیب ترے

بانگِ درا،ص:۱۵۸

فزوں ہے سود سے سرمایۂ حیات ترا
مرے نصیب میں ہے کاوشِ زیاں، پھر کیا؟

بانگِ درا،ص:۲۲۰

نغمۂ نو بہار اگر میرے نصیب میں نہ ہو
اس دمِ نیم سوز کو طائرک بہار کر!

بالِ جبریل،ص:۲۹۹

نفس کے زور سے وہ غنچہ وا ہوا بھی تو کیا
جسے نصیب نہیں آفتاب کا پرتو

بالِ جبریل،ص:۳۶۶

آغوشِ صدف جس کے نصیبوں میں نہیں ہے
وہ قطرۂ نیساں کبھی بنتا نہیں گوہر

ضربِ کلیم، ص:۵۵۶

مرے لیے ہے فقط زورِ حیدری کافی
ترے نصیب فلاطوں کی تیزیٔ ادراک

ضربِ کلیم، ص:۵۸۵

خدا نصیب کرے ہند کے اماموں کو
وہ سجدہ جس میں ہے ملت کی زندگی کا پیام!

ضربِ کلیم، ص:۶۲۱

وہی حرم ہے وہی اعتبارِ لات و منات
خدا نصیب کرے تجھ کو ضربتِ کاری!

ضربِ کلیم، ص:۶۳۹

☆-☆-☆

نفس

اے کہ تیرا مرغِ جاں تارِ نفس میں ہے اسیر
اے کہ تیری روح کا طائر قفس میں ہے اسیر

بانگِ درا،ص:۵۲

تو کہاں ہے اے کلیمِ ذروۂ سینائے علم!
تھی تری موجِ نفس بادِ نشاط افزائے علم

بانگِ درا،ص:۷۸

نفس سے جس کے کھلی میری آرزو کی کلی
بنایا جس کی مروّت نے نکتہ داں مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۷

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ نفس ان کی
الٰہی! کیا چھپا ہوتا ہے اہلِ دل کے سینوں میں

بانگِ درا،ص:۱۰۳

میری بساط کیا ہے؟ تب و تابِ یک نفس!
شعلہ سے بے محل ہے الجھنا شرار کا

بالِ جبریل،ص:۳۰۱

مقامِ گفتگو کیا ہے اگر میں کیمیا گر ہوں
یہی سوزِ نفس ہے اور میری کیمیا کیا ہے!

بالِ جبریل،ص:۳۴۷

تاثیر ہے یہ میرے نفس کی کہ خزاں میں
مرغانِ سحر خواں مری صحبت میں ہیں خورسند!

ضربِ کلیم، ص:۴۸۵

عشق و مستی نے کیا ضبطِ نفس مجھ پہ حرام
کہ گرہ غنچے کی کھلتی نہیں بے موجِ نسیم!

ضربِ کلیم، ص:۴۹۳

اے ترے سوزِ نفس سے کارِ عالم استوار
تو نے جب چاہا کیا ہر پردگی کو آشکار

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۱

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتسابِ کائنات!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۵۶

☆-☆-☆

نگاہ

یک ہیں تری نظر صفتِ عاشقانِ راز
میری نگاہ مایۂ آشوبِ امتیاز

بانگِ درا،ص:۴۴

منزل کا اشتیاق ہے، گم کردہ راہ ہوں
اے شمع! میں اسیر فریبِ نگاہ ہوں

بانگِ درا،ص:۴۶

زیر و بالا ایک ہیں تیری نگاہوں کے لیے
آرزو ہے کچھ اسی چشمِ تماشا کی مجھے

بانگِ درا،ص:۴۹

پنہاں بہ نقاب تری جلوہ گاہ ہے
ظاہر پرست محفلِ نو کی نگاہ ہے

بانگِ درا،ص:۵۰

حور و فرشتہ ہیں اسیر میرے تخیلات میں
میری نگاہ سے خلل تیری تجلیات میں!

بالِ جبریل،ص:۲۹۷

میں تو نیاز ہوں مجھ سے حجاب ہی اولیٰ
کہ دل سے بڑھ کے ہے میری نگاہ بے قابو!

بالِ جبریل،ص:۳۰۵

ممکن ہے کہ تو جس کو سمجھتا ہے بہاراں
اوروں کی نگاہوں میں وہ موسم ہو خزاں کا!

ضرب کلیم، ص:۴۸۱

تری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا
مری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا

ضرب کلیم، ص:۴۹۵

نگاہ ایک تجلی سے ہے اگر محروم
دو صد ہزار تجلی تلافی مافات

ارمغان حجاز، ص:۶۶۸

مہر و مہ و انجم نہیں محکوم ترے کیوں؟
کیوں تیری نگاہوں سے لرزتے نہیں افلاک؟

ارمغان حجاز، ص:۶۶۹

☆-☆-☆

نور

آہ! وہ کشور بھی تاریکی سے کیا معمور ہے؟
یا محبت کی تجلی سے سراپا نور ہے؟

بانگِ درا، ص:۴۰

اے آفتاب! ہم کو ضیائے شعور دے
چشمِ خرد کو اپنی تجلی سے نور دے

بانگِ درا، ص:۴۳

جلتی ہے تو کہ برقِ تجلی سے دور ہے
بیدرد تیرے سوز کو سمجھے کہ نور ہے

بانگِ درا، ص:۴۵

نور سے معمور ہو جاتا ہے دامانِ نظر
کھولتی ہے چشمِ ظاہر کو ضیا تیری مگر

بانگِ درا، ص:۴۸

نور سے دور ہوں ظلمت میں گرفتار ہوں میں
کیوں سیہ روز، سیہ بخت، سیہ کار ہوں میں؟

بانگِ درا، ص:۵۵

دل بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور، دل کا نور نہیں

بالِ جبریل، ص:۳۳۵

یہ پیرانِ کلیسا و حرم! اے وائے مجبوری!
صلہ ان کی کدو کاوش کا ہے سینوں کی بے نوری!

بالِ جبریل، ص:۳۵۱

فکر بے نور ترا، جذبِ عمل بے بنیاد!
سخت مشکل ہے کہ روشن ہو شبِ تار حیات!

ضربِ کلیم، ص:۵۰۰

فضائے نور میں کرتا نہ شاخ و برگ و بر پیدا
سفر خاکِ شبستاں سے نہ کر سکتا اگر دانہ

ضربِ کلیم، ص:۵۲۵

نظر حیات پہ رکھتا ہے مردِ دانشمند
حیات کیا ہے؟ حضور و سرور و نور و وجود!

ضربِ کلیم، ص:۵۳۰

☆-☆-☆

وجود

ہے محفلِ وجود کا ساماں طراز تو
یزدانِ ساکنانِ نشیب و فراز تو

بانگِ درا،ص:۴۳

مجھ سے خبر نہ پوچھ حجاب وجود کی
شامِ فراق، صبح تھی میری نمود کی

بانگِ درا،ص:۴۵

ہے ترے نور سے وابستہ مری بود و نبود
باغباں ہے تری ہستی پئے گلزارِ وجود

بانگِ درا،ص:۵۵

لذت گیرِ وجود ہر شے
سرمستِ مئے نمود ہر شے

بانگِ درا،ص:۱۲۷

وجود افراد کا مجازی ہے، ہستی قوم ہے حقیقی
فدا ہو ملت پہ، یعنی آتش زنِ طلسمِ مجاز ہو جا

بانگِ درا،ص:۱۳۰

گاہ مری نگاہِ تیز چیر گئی دلِ وجود
گاہ اُلجھ کے رہ گئی میرے توہمات میں!

بالِ جبریل،ص:۲۹۷

دل و نظر کا سفینہ سنبھال کر لے جا
مہ و ستارہ ہیں بحرِ وجود میں گرداب!

بالِ جبریل،ص:۳۲۸

ترا وجود سراپا تجلیِ افرنگ
کہ تو وہاں کے عمارت گروں کی ہے تعمیر!

ضربِ کلیم،ص:۴۹۵

وجود انھیں کا طوافِ بتاں سے ہے آزاد
یہ تیرے مومن و کافر تمام زناری!

ضربِ کلیم،ص:۵۰۵

گرچہ برہم ہے قیامت سے نظامِ ہست و بود
ہیں اسی آشوب سے بے پردہ اسرارِ وجود

ارمغانِ حجاز،ص:۶۶۳

☆-☆-☆

وطن

ہو مرے دم سے یونہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

بانگِ درا،ص:۴۳

غربت میں ہوں اگر ہم، رہتا ہے دل وطن میں
سمجھو وہیں ہمیں بھی دل ہو جہاں ہمارا

بانگِ درا،ص:۸۳

چلی ہے لے کے وطن کے نگار خانے سے
شرابِ علم کی لذّت کشاں کشاں مجھ کو

بانگِ درا،ص:۹۶

پاک ہے گردِ وطن سے سرِ داماں تیرا
تو وہ یوسف ہے کہ ہر مصر ہے کنعاں تیرا

بانگِ درا،ص:۲۰۵

کس کو اب ہو گا وطن میں آہ! میرا انتظار؟
کون میرا خط نہ آنے سے رہے گا بے قرار؟

بانگِ درا،ص:۲۲۸

بڑھ کے خیبر سے ہے یہ معرکۂ دین و وطن
اس زمانے میں کوئی حیدرِ کرار بھی ہے

بالِ جبریل،ص:۳۵۶

تا کجا آویزشِ دین و وطن
جوہرِ جاں پہ مقدم ہے بدن!

بالِ جبریل،ص:۴۲۸

اپنے وطن میں ہوں کہ غریب الدیار ہوں
ڈرتا ہوں دیکھ کے اس دشت و در کو مَیں!

بالِ جبریل،ص:۴۳۰

غدارِ وطن اس کو بتاتے ہیں برہمن
انگریز سمجھتا ہے مسلماں کو گداگر!

ضربِ کلیم،ص:۴۸۸

مجذوبِ فرنگی نے بانداز فرنگی
مہدی کے تخیل سے کیا زندہ وطن کو

ضربِ کلیم،ص:۵۲۱

☆-☆-☆

ہستی

جنبشِ موجِ نسیمِ صبح گہوارہ بنی
جھومتی ہے نشّۂ ہستی میں ہر گل کی کلی

بانگِ درا، ص:۴۲

زیبِ محفل ہے، شریکِ شورشِ محفل نہیں
یہ فراغت بزمِ ہستی میں مجھے حاصل نہیں

بانگِ درا، ص:۴۴

فکرِ انساں پر تری ہستی سے یہ روشن ہوا
ہے پرِ مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

بانگِ درا، ص:۴۶

بن کے گیسو رُخِ ہستی پہ بکھر جاتا ہوں
شانۂ موجۂ صرصر سے سنور جاتا ہوں

بانگِ درا، ص:۴۸

دانۂ خرمن نما ہے شاعرِ معجز بیاں
ہو نہ خرمن ہی تو اس دانے کی ہستی پھر کہاں

بانگِ درا، ص:۶۳

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

بانگِ درا، ص:۸۳

توڑ دیتا ہے بتِ ہستی کو ابراہیمِ عشق
ہوش کا دارو ہے گویا مستیِ تسنیمِ عشق

بانگِ درا، ص:۱۱۳

رازِ ہستی راز ہے جب تک کوئی محرم نہ ہو
کھل گیا جس دم، تو محرم کے سوا کچھ بھی نہیں!

بانگِ درا، ص:۱۳۵

مصر و بابل مٹ گئے، باقی نشاں تک بھی نہیں
دفترِ ہستی میں ان کی داستاں تک بھی نہیں

بانگِ درا، ص:۱۵۳

غم نہیں غم، روح کا اک نغمۂ خاموش ہے
جو سرودِ بربطِ ہستی سے ہم آغوش ہے

بانگِ درا، ص:۱۵۶

☆-☆-☆

ہمت

خضرِ ہمت ہو گیا ہو آرزو سے گوشہ گیر
فکر جب عاجز ہو اور خاموش آوازِ ضمیر

بانگِ درا،ص:۱۵۷

رہزنِ ہمت ہوا ذوقِ تن آسانی ترا
بحر تھا صحرا میں تو، گلشن میں مثلِ جو ہوا

بانگِ درا،ص:۱۸۹

رہ یک گام ہے ہمت کے لیے عرشِ بریں
کہہ رہی ہے یہ مسلمان سے معراج کی رات

بانگِ درا،ص:۲۳۹

زیارت گاہِ اہلِ عزم و ہمت ہے لحد میری
کہ خاکِ راہ کو میں نے بتایا رازِ الوندی!

بالِ جبریل،ص:۳۰۶

ہمت کو شناوری مبارک
پیدا نہیں بحر کا کنارہ!

بالِ جبریل،ص:۳۹۵

ہمت ہو اگر تو ڈھونڈ وہ فقر
جس فقر کی اصل ہے حجازی

ضربِ کلیم،ص:۵۵۰

خودی میں ڈوبنے والوں کے عزم و ہمت نے
اس آبجو سے کیے بحر بیکراں پیدا!

ضربِ کلیم،ص:۵۶۳

یہ نیلگوں فضا جسے کہتے ہیں آسماں
ہمت ہو پر کشا تو حقیقت میں کچھ نہیں!

ضربِ کلیم،ص:۶۳۸

☆-☆-☆

یاد

سکوتِ شامِ جدائی ہوا بہانہ مجھے
کسی کی یاد نے سکھلا دیا ترانہ مجھے

بانگِ درا، ص:۱۳۱

دل کو تڑپاتی ہے اب تک گرمیِ محفل کی یاد
جل چکا حاصل، مگر محفوظ ہے حاصل کی یاد

بانگِ درا، ص:۱۳۵

آج کیوں سینے ہمارے شرر آباد نہیں؟
ہم وہی سوختہ ساماں ہیں، تجھے یاد نہیں؟

بانگِ درا، ص:۱۶۸

اب تلک یاد ہے قوموں کو حکایت ان کی
نقش ہے صفحۂ ہستی پہ صداقت ان کی!

بانگِ درا، ص:۲۰۳

خاکِ مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا؟

بانگِ درا، ص:۲۲۸

یاد سے تیری دلِ دردآشنا معمور ہے
جیسے کعبے میں دعاؤں سے فضا معمور ہے

بانگِ درا، ص:۲۳۶

تجھے یاد کیا نہیں ہے مرے دل کا وہ زمانہ؟
وہ ادب گہِ محبت! وہ نگہ کا تازیانہ!

بالِ جبریل، ص:۳۰۷

ہے یاد مجھے نکتۂ سلمانِ خوش آہنگ
دنیا نہیں مردانِ جفاکش کے لیے تنگ

بالِ جبریل، ص:۳۶۸

خرد نے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

ضربِ کلیم، ص:۴۹۷

اس دیرِ کہن میں ہیں غرض مند پجاری!
رنجیدہ بتوں سے ہوں تو کرتے ہیں خدا یاد!

ارمغانِ حجاز، ص:۶۶۵

☆-☆-☆

یقین

آ گیا آج اس صداقت کا مرے دل کو یقیں
ظلمتِ شب سے ضیائے روز فرقت کم نہیں

بانگِ درا،ص:۷۷

کمالِ وحدت عیاں ہے ایسا کہ نوکِ نشتر سے تو جو چھیڑے
یقیں ہے مجھ کو گرے رگِ گل سے قطرہ انسان کے لہو کا

بانگِ درا،ص:۱۳۷

خدائے لم یزل کا دستِ قدرت تو، زباں تو ہے
یقیں پیدا کر اے غافل کہ مغلوبِ گماں تو ہے

بانگِ درا،ص:۲۶۹

گمان آباد ہستی میں یقیں مردِ مسلماں کا
بیاباں کی شبِ تاریک میں قندیلِ رہبانی!

بانگِ درا،ص:۲۷۰

جب اس انگارۂ خاکی میں ہوتا ہے یقیں پیدا
تو کر لیتا ہے یہ بال و پرِ روح الامیں پیدا

بانگِ درا،ص:۲۷۱

علاجِ ضعفِ یقیں ان سے ہو نہیں سکتا
غریب اگرچہ ہیں رازی کے نکتہ ہائے دقیق!

بالِ جبریل،ص:۳۲۶

اے رہرو فرزانہ! بے جذبِ مسلمانی
نے راہِ عمل پیدا، نے شاخِ یقیں نمناک!

بالِ جبریل،ص:۳۲۳

وہ ملت روح جس کی لا سے آگے بڑھ نہیں سکتی!
یقیں جانو ہوا لبریز اس ملت کا پیمانہ!

ضربِ کلیم،ص:۵۲۵

آگ اس کی پھونک دیتی ہے برنا و پیر کو
لاکھوں میں ایک بھی ہو اگر صاحبِ یقیں!

ضربِ کلیم،ص:۶۳۸

چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں!

ارمغانِ حجاز،ص:۶۵۵

☆-☆-☆

"جب میں چھوٹا تھا تو میری ماں مجھے اسکول کے لیے دو آنے دیتی تھی۔
ایک میرے لیے، ایک کسی پر خرچ کرنے کے لیے۔"

عبدالستار ایدھی

بابائے خدمت

ہمارے ایدھی صاحب

تعارف، شاہد حمید

تالیف، ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم

نایاب تاریخی تصاویر کے ساتھ

حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حضرت ایوب حضرت داؤد حضرت سلیمان
حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی المرتضیٰ حضرت امام حسین حضرت امام حسن
حضرت ابوذر غفاری حضرت ابوہریرہ حضرت سلمان فارسی حضرت اویس قرنی حضرت عمر بن عبدالعزیز
امام محمد باقر امام جعفر صادق امام ابوحنیفہ امام شافعی امام احمد بن حنبل امام مالک امام موسیٰ کاظم امام علی رضا
امام علی نقی امام حسن عسکری امام بخاری امام ابوداؤد امام مسلم امام ترمذی امام غزالی امام ابن جوزی امام ابن عربی

عظیم لوگوں کی سنہری باتیں

اقوالِ زریں

کا

انسائیکلوپیڈیا

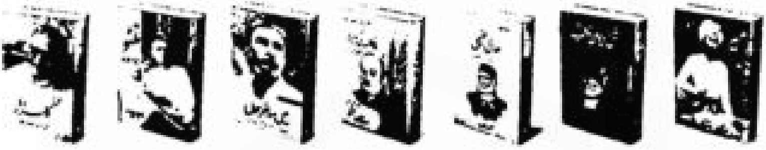
قیمت:- 600/ روپے
NORMAL EDITION

مرتبہ: نجمہ منصور

قیمت:- 999/ روپے
DELUX EDITION

امام ابن تیمیہ امام رازی شیخ عبدالقادر جیلانی حضرت لعل شہباز قلندر حسین بن منصور حلاج قطب الدین بختیار کاکی
بابا فرید گنج شکر خواجہ حسن بصری حضرت رابعہ بصری حضرت جنید بغدادی امیر خسرو مولانا رومی میاں محمد بخش
اقبال فردوسی خلیل جبران کمال اتاترک افلاطون ارسطو سقراط بقراط حکیم محمد سعید ٹیپو سلطان
قائداعظم محمد علی جناح مولانا ابوالکلام آزاد ماؤزے تنگ مہاتما بدھ ولیم شیکسپیئر ڈیل کارنیگی
برٹرینڈ رسل کنفیوشس نپولین ٹالسٹائی لینن ہٹلر چارلس ڈکنز کارلائل زرتشت آسکر وائلڈ گوئٹے رابندر ناتھ ٹیگور

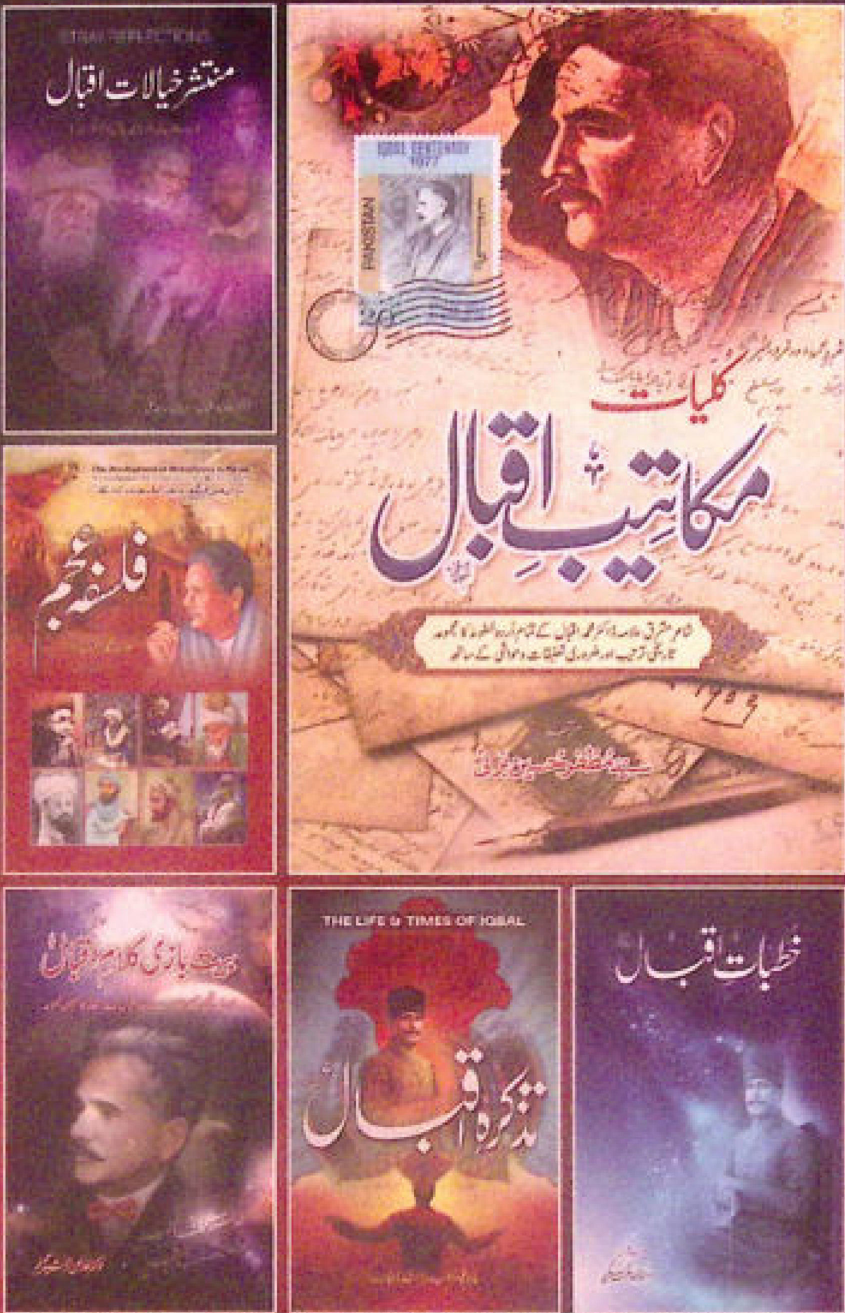
خوبصورت اور معیاری کتابیں



داستان تاریخ اردو	حامد حسن قادری	نکاتِ بیدل (مترجم)	مرزا عبدالقادر بیدل
دلی کا ایک یادگار مشاعرہ	مرزا فرحت اللہ بیگ	رستم و سہراب	آغا حشر کاشمیری
کلیاتِ ولی دکنی	مرتب: پروفیسر سید امیر کھوکھر	ماں (ماں کے موضوع پر شاہکار تحریریں)	محمد حامد سراج
شرح دیوانِ غالب (اردو)	سید علی حیدر نظم طباطبائی	عالمی سب رنگ افسانے	مرتب: محمد حامد سراج
غالب کے فارسی خطوط (مشمولہ پنج آہنگ)	مترجم: ڈاکٹر تنویر احمد علوی	نامور ادیبوں کی آپ بیتیاں	مرتب: محمد حامد سراج
کلامِ میر انیس (روحِ انیس)	سید مسعود حسن ادیب رضوی	میری آپ بیتی (خودنوشت)	میر تقی میر
موازنۂ انیس و دبیر	علامہ شبلی نعمانی	یادوں کی برات (خودنوشت)	جوش ملیح آبادی
حالی شناسی (سوانح، شخصیت، فن)	ڈاکٹر سید تقی عابدی	میں ساحر ہوں (خودنوشت)	ساحر لدھیانوی
کلیاتِ حالی (مولانا الطاف حسین حالی)	مرتب: ڈاکٹر سید تقی عابدی	رسیدی ٹکٹ (خودنوشت)	امرتا پریتم
مسدسِ حالی (ترجمہ، تشریح و تحقیق)	مولانا الطاف حسین حالی	کاغذی ہے پیرہن (خودنوشت)	عصمت چغتائی
یگانہ چنگیزی (شخصیت، فن، کلام)	وسیم فرحت کارنجوی (علیگ)	بیگمات کے آنسو	خواجہ حسن نظامی
کلیاتِ فراق گورکھپوری	مرتب: مطرب نظامی	دہشت میں محبت (افسانے)	محمد حمید شاہد
گلزار (نظمیں، غزلیں، تروینی، گیت)	مرتب: گل شیر بٹ	شیکسپیئر کہانیاں	چارلس لیم
گلزار۔۔۔ آواز میں لپٹی خاموشی	گل شیر بٹ	منٹو کے شاہکار افسانے	مرتب: امر شاہد
گلزار۔۔۔ وہ جو شاعر ہے	سید وسیع کاظمی	کرشن چندر کے شاہکار افسانے	مرتب: امر شاہد
معصوم اور پریچے (دو منظرنامے)	گلزار	عصمت چغتائی کے شاہکار افسانے	مرتب: امر شاہد
جگجیت سنگھ (غزلیں، نظمیں، گیت)	مرتب: گل شیر بٹ	امربیل	عصمت چغتائی
کہانی سانس لیتی ہے (ادبِ عالیہ)	گل شیر بٹ	شاعروں ادیبوں کے لطیفے	شاہد حمید
لفظ گھروندے	تنویر سپرا	کتابیں بولتی ہیں	رضا الحق صدیقی
کلیاتِ نجمہ منصور	نجمہ منصور	دیکھا تیرا امریکہ (سفرنامہ)	رضا الحق صدیقی

بک کارنر

شوروم: بالمقابل اقبال لائبریری، بک سٹریٹ، جہلم، پاکستان


STRAY REFLECTIONS
منتشر خیالات اقبال
IQBAL CENTENARY 1977
PAKISTAN
کلیات
مکاتیبِ اقبال
فلسفہ عجم
THE LIFE & TIMES OF IQBAL
تذکرہ اقبال
خطباتِ اقبال